بنام آں کہ اوناے ندارد
بہر نامے کہ خوانی سر برآرد

گنجینۂ معرفت

مرتبہ

صوفی غلام مصطفےٰ عاجزؔ چشتی نظامی
معظمی سیالوی

ملنے کا پتہ:
کرمانوالہ بک شاپ
دوکان نمبر ۲ دربار مارکیٹ لاہور فون 042-7249515

Marfat.com

Marfat.com

شرح حق دی پہچان

یعنی

گنجینۂ معرفت

ارشادات و ملفوظات

بابا ابوالعرفان دیوان چشتی

مرتبہ

غلام مصطفےٰ عاجز نظامی

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ صاحبزادہ محمد عمران اکبر محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــــــ شرح حق دی پہچان

باراوّل ـــــــــــ مئی 2006ء

تعداد ـــــــــــ 500

ناشر ـــــــــــ خالد محمود نظامی

طباعت ـــــــــــ محمد یونس نظامی

مرتبہ ـــــــــــ غلام مصطفیٰ عاجز نظامی

ہدیہ ـــــــــــ 200 روپے

معاونین

شبیر لطیف نظامی ۔ عامر خان نظامی

محمد اعجاز نظامی ۔ رحمت علی ناز نظامی

ملنے کا پتہ:

موبائل: 0300-8163090

فون: 042-6060573

تحریر و تالیف

ظہیر شہزاد نظامی

Marfat.com

نسبت

خواجہ معظم الدین معظم آبادی

سید پیر نادر علی شاہ

مَیں فقیر حقیر مُعظمی ہاں ، میرا شہنشاہ پیر سیال تُوں ایں
میری آن تُوں ایں میری شان تُوں ایں میرا دین ایمان لجپال تُوں ایں
اپنے آپ کولوں بے شک دُور ہاں مَیں ، میری جان بن کے ہردم نال تُوں ایں
مَیں ادنیٰ اک غلام عاجز ، میرے پیراں دا پیر کمال توں ایں

سید پیر ابوالحقائق نظامی

ابوالعرفان دیوان چشتی

حضرت مُعظم الحق والدینؒ
معظم آباد شریف ضلع سرگودہا

حضرت پیر سَید نادر علی شاہ
چشتی نظامی معظمیؒ

ابوالحقائق الحاج پیر سید
امانت علی شاہ نظامی

الحاج صوفی خواجہ پیر
عبدالرحیم المعروف دیوانہ نظامی

Marfat.com

اللہ محمد ﷺ چار یار حاجی خواجہ قطب فریدؒ

صوفی عبدالرحیم دیوانہ بندگی

المعروف بابا العرفا دیوان شتی باغبانپوری

مصنف: حق دی پہچان

Marfat.com

Marfat.com

نذرانہ عقیدت

اے مبلّغ شیخ اکبر اے مُوحدِ معنوی

اے مُفکّرِ سرِ وحدت ، اے مفسّرِ مثنوی

اے شناسائے محبت نازشِ ملّت حبیب

اے امیرِ کاروانِ عِشق دیوانہ ادیب

ابنِ عربی کے تصوف کے تمہیں ہو ترجماں

سیّدی پیرِ امانت شہ کے سچّے راز داں

اِس گئے گذرے زمانے میں ہو یا دِاصفیا

اے غوّاصِ بحرِ توحید و حقیقت مرحبا

حق کی پہچان لِکھ کے تم نے طَورِ منصوری کیا

فکرِ چشتی ، رمزِ رُومی اور نظامی بھر دیا

کون ہے جو برملا افشا کرے رازِ دوئی

چُھپ گئے مے خوار و میخانے گئے ساقی سبھی

خالی ہیں خُمانہ وحدت و میخانے وجام

مشرق و مغرب کو دیکھا گھوم کر مَیں نے تمام

ذوق کی دُنیا دبی تالے زبانوں پر پڑے

فاش تر بردار انا الحق کہنے والے چُھپ گئے

اِس اندھیرے فکر نے کئی آستاں خالی کئے

قصرِ توحیدی میں مُشرک پھر نظر آنے لگے

رشدِ رازیؔ، عشقِ جامیؔ، سوزِ سعدیؔ لُٹ گیا

کیفِ رُومیؔ، وجدِ طُوسیؔ، اور نظامیؔ چُھٹ گیا

ہے خزاں خُوردہ گلستاں وفضا مسمُوم ہے

کیا کرے کوئی چمن میں دِلبری معدُوم ہے

Marfat.com

لُٹ چکی ہے دولتِ عرفان و وَحدت کی فصیل

چھا گئے ہیں پاکبازوں کے محلوں پر رذیل

ایک عرصہ سے نہیں اب خانقاہوں پہ چراغ

شاہبازوں کے نشیمن پہ ہوئے قابض ہیں زاغ

مکتبوں اور مدرسوں میں عارف و عامل نہیں

یعنی وارث بُزرگوں کے کامراں کامل نہیں

بے بصر اور بے بصیرت لاشبہ بے جان ہیں

وارثانِ عارفاں سب مرد یہ نادان ہیں

بند ہوتے جا رہے ہیں میکدے اسلاف کے

چھپتے جاتے ہیں صحیفے صاحبِ اوصاف کے

ہیں حجابوں کے تلے ساقی جو تھے اقوام کے

نہ رہے باقی خلف گر ہیں تو ہیں بس نام کے

Marfat.com

یہ بیچارے واقفِ آدابِ خمخانہ نہیں

مَیں نے کئی میخوار دیکھے اِک بھی دیوانہ نہیں

اِس اندھیری رات میں پُورا شہر سُنسان ہَے

آپ کا دم ہے غنیمت روشنی کی جان ہَے

دَورِ حاضر میں غنیمت ہَے دیوانے کا نمو

مئے وَحدت سے ہیں خالی اِس گھڑی اکثر کدو

اے دیوانہ نظامی تیری ہمت کو سلام

از گُلِ تر مرحبَا صد مرحبا فرخندہ فام

از

عَلّامہ محمّد رمضان گُلتر پتوکی

Marfat.com

کامل پیر سیّد دستگیر سیّد

اوہدے قدم زمانے دے شاہ چمن جھڑا ہو کے رہوے فقیر سیّد
بانہہ پھڑ مُریدی چھڈدا نئیں، کامل پیر سیّد دستگیر سیّد
کر کے نظر تے قلب نُوں کرے روشن، سوہنا سخی جو روشن ضمیر سیّد
او دیوانیہ رَج کے دید کر لے، ظاہر حق دی عَین تصویر سیّد

حدیث نبوی:۔ خُلِقَتُ الْعُلَمَاءُ مِنْ صَدْرِیْ وَ خُلِقَتِ السَّادَاتُ مَنْ صُلْبِیْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَاءُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ ط

ترجمہ:۔ ''علماء'' میرے سینے سے پیدا ہوئے۔ ''سادات'' میری پشت سے اور ''فقیر اللہ'' کے نور سے پیدا ہوئے۔

جو مرشد

عالم بھی ہو، سید بھی ہو، اور فقیر بھی ہو
ایسا محبوب تو قسمت سے ہی ملتا ہے

شرح

دل کا قبلہ مُرشد، جان کا قبلہ رسُولؐ اور رُوح کا قبلہ حق تعالیٰ کی ذات ہے مرشد کی محبت

Marfat.com

سے عشقِ رسول مقبولؐ اور اطاعتِ رسولؐ سے مشاہدہ حق نصیب ہوتا ہے۔

مِلیا سوہنے محبوب دا عشق مینوں، ودھ ایس توں ہور عطا کیہ اے
لکھ وار سرکار توں ہوواں صدقے، مَیں تُکیں جان دا ہور دُعا کیہ اے
روزِ ازل توں زُلف دا ہاں قیدی، ایڈی سوہنی اوہ میری خطا کیہ اے
دُوری دوزخ دیوانیہ دید جنت، دس ہور جزا سزا کیہ اے

عشق مجازی ہو یا حقیقی اِس کا کام دوئی کو ختم کرنا ہے اور صورت پرستی سے حق پرستی پر پہنچ جانا قرآن پاک سے ثابت ہے دیکھ زلیخا یوسفؑ کے حسن و جمال پر عاشق ہو کر حقیقت تک پہنچ گئی۔ تُو بھی کسی حسین و جمیل مردِ خدا پر عاشق ہو کر حقیقت آشنا ہو جا۔

کیسے سوہنے محبوب دے وچ قدماں ایس جد نمانی نوں رول کے ویکھ
ویکھاں کیویں تُکیں مولا دی دید ہُندی اپنے آپ نوں بجاں ٹول کے ویکھ
تیرے وچ نہیں تیرا کجھ نظر آوَنا، اپنے آپ نوں تے کدے پھول کے ویکھ
اوہ دیوانیہ دھاگے ثوں گنڈھ دے کے، فیر گنڈھ ثوں دھاگے چوں کھول کے ویکھ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثِ پاک ہے کہ وَلی اللہ کی نگاہ سے ڈرو، وہ خدا کے نُور سے دیکھتا ہے۔ نُور الٰہی کیا ہے؟ علم لدنی ہے جو حضورؐ کے سینہ پاک سے صحابہؓ کو ملا اور صحابہ سے اولیا اللہ کو حاصل ہوا۔ یہ نور کیسے ملتا ہے؟ "جب بغض و کینہ سے سینہ پاک ہو جائے دِل میں خدا کا نور پیدا ہو جاتا ہے" دِیکھ پیاس کے بغیر پانی کی کیا قدر، بھوک کے بغیر روٹی کا کیا مزہ۔ جب دل میں شوق ہی نہ ہو تو مُرشد کیا کرے۔ رات کو اُٹھ سر

Marfat.com

سجدے میں رکھ اور اللہ تعالیٰ سے عشقِ رسول ؐ کی بھیک مانگ پھر حضورؐ سے اللہ کا فضل طلب کر تجھے عارف و کامل مرشد مل جائے گا۔ ولی اللہ کے بغیر معرفت الٰہی نہیں ملتی اور نہ معرفتِ الٰہی کے بغیر ولائیت کا مقام ملتا ہے۔

بناں پیرِ کامل محبت نئیں ملدی ، اُلفت نئیں مِلدی عقیدت نئیں ملدی
عزت نئیں ملدی شہرت نئیں ملدی، بناں معرفت دے ولائیت نئیں ملدی
جہدے گھر چہ اللہ دے ولیاں دا پیر اے
اوہدی یارو دوناں جہاناں چہ خیر اے

دیکھ" ولی اللہ، اللہ کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور اللہ حضور ؐ کی آنکھ سے۔ اکثر اوقات محبوب کی گفتار، رفتار اور کردار سے بھی محبت ہو جاتی ہے۔

مہربان سیّد لجپال سیّد ، بے مثل سیّد بے مثال سیّد
مونہوں بول کے دسّن دی لوڑ کیہ اے حال جان دا ای صاحب حال سیّد
سُونہہ ربّ دی رب دا نُور سیّد ، عارف پیر کامل باکمال سیّد
ڈس مینوں دیوانیہ غم کیہ اے ، رہندا ہر ویلے میرے نال سیّد

دیکھ جب حضورؐ محبتِ الٰہی میں مستغرق ہوتے تو لوگ اُنہیں دیوانہ کہتے بس جس کی بھی محبت دل میں ہو وہی ہر رونگٹے میں سما جاتا ہے۔ پہلے یہ جانو کہ ولی اللہ میں رَچ جانا ہے یا پڑھنا پڑھانا ہے خوب سمجھ لے شریعت کسب ہے اور عشق فضل ہے بس اللہ سے فضل مانگ۔

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

اللہ جل جلالہٗ — اللہ جل جلالہٗ

تیری اے خدا میں لکھوں ثنا — تیری ابتدا ہے نہ انتہا
بھلا ہوں میں کیا تیرے رُو برُو — اللہ جل جلالہٗ

تُو جمال ہے تُو جلال ہے — تیرا غیر ہے نہ مثال ہے
ہے ظہور تیرا نظر بھی تُو — اللہ جل جلالہٗ

کہیں نار میں کہیں نُور میں — کہیں عین ہو کے حضور میں
نظر آ رہا ہے تُو ہُو بہُو — اللہ جل جلالہٗ

جو عروج تجھ کو محال ہے — تیرا آنا حد میں کمال ہے
یہ نمود تیری تُو ہے نمو — اللہ جل جلالہٗ

کہیں پھول ہے کہیں خار ہے — تیرے حسن کی یہ بہار ہے
ہے چمن بھی تُو تُو ہی رنگ و بُو — اللہ جل جلالہٗ

یہی رات دن کرے التجا — یہ فقیر دیوانہ پُر خطا
تیرے ہاتھ ہے میری آبرو
اللہ جل جلالہٗ

Marfat.com

پیرِ کامل کی صُورت بڑی چیز ہے

دوستو! پیر کامل ہے ظلِ خدا بس ولی کی زیارت بڑی چیز ہے
مانگنا ہے تو حق سے یہی مانگ لو بس محبت عقیدت بڑی چیز ہے
یا الٰہی مجھے قبر میں حشر میں ایک لے دے کے ہے بس یہی آسرا
آسرا تا قیامت سلامت رہے پیر کامل سے نسبت بڑی چیز ہے
مَیں خُدا کو نہ دیکھوں گا روزِ حشر صورتِ شیخ میں گر نہ آیا نظر
ہے یہ فرمان محبوبِ گنجِ شکرؒ پیرِ کامل کی صورت بڑی چیز ہے
جس کو قسمت سے مردِ خدا مل گئے پیر رُومیؒ سے پوچھو وہ کیا مل گئے
بس خُدا مل گیا مصطفےٰؐ مل گئے پیرِ کامل کی سنگت بڑی چیز ہے
کوئی معراج کی منزلیں طے کرے بندہ بندہ رہے مولا مولا رہے
دونوں ہی ذاتِ حق کے ہیں یہ مرتبے کوئی سمجھے حقیقت بڑی چیز ہے
جانتا ہوں خدا کے سوا کُچھ نہیں مانتا ہُوں کہ غیرِ خُدا کُچھ نہیں
پھر بھی حفظِ مراتب کو رکھ سامنے یار پاسِ شریعت بڑی چیز ہے
ہے حسیں آرزو ہے حسیں التجا ہے سُہانا سماں اور رنگیں فِضا
میرا محبوبؐ ہے جو میرے سامنے بس یہ دیوانے جنت بڑی چیز ہے

❁❁❁

شہبازِ طریقت

آنکھ عین الیقیں دِل ہے عرشِ بریں پیرِ کامل مُجھے پیشوا مِل گئے

وہ جمیل و حسیں ہر اَدا دِل نشیں نازنیں مہ جبیں رہنما مِل گئے

کہہ دیا پیر رُومیؒ نے یوں بَرملا اولیاء اللہ ہوتے ہیں ظِلّ الٰہ

عقل والوں نے دیکھا بشر کہہ دیا عِشق والوں کو نُورِ خُدا مِل گئے

راہِ الفت میں ناز و ادا کی قسم منزلوں کی قَسم نقشِ پا کی قَسم

پیرِ کامل مِلا وہ خدا کی قَسم بس خُدا مِل گیا مُصطفےٰ مِل گئے

رَحمتوں کی گھٹا ہے سُہانا سماں آج ہیں پیر و مُرشد بڑے مہرباں

وجد میں ہے زمیں رقص میں آسماں مُجھ کو محبوب وہ دِلرُبا مِل گئے

آج تشریف فرما ہیں مولا علیؓ اور موجود ہیں آقا غوث جیلیؒ

دیکھو وہ آگئے خواجہ ہندالولیؒ سب گلے سے گلے اولیاء مِل گئے

عارفِ حق نما محرمِ راز ہے، میرا ہادی طریقت کا شہباز ہے

مُجھ کو نسبت پہ اپنی بڑا ناز ہے مُرشدِ سلسلۂ چشتیہ مِل گئے

یا الٰہی سلامت رہے آستاں، میرا کعبۂ دل ہے وہ بیت الاماں

میں ہوں دیوانہ سجدے کرونگا یہاں مجھ کو محبوب کے نقشِ پا مِل گئے

Marfat.com

ضرورتِ شیخ

بناں پیر دے گل نہیں ہتھ آوَنی ، بھاویں لکھ واری کعبے جا کے ویکھ
وَلی قلب دی اَکھ نال تکدا ای ، لکھ اپنا آپ چُھپا کے ویکھ
نیوں اپنے آپ دی سمجھ آوَنی ، گھوڑے عقل دے لکھ دوڑا کے ویکھ
کرم ہووے دیوانیہ گل بن دی ، بھاویں لکھ توں رُوپ وٹا کے ویکھ

آیت:۔ وَالَّذِینَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج
وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ط

ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں ساتھ اس چیز کے جو اُتاری گئی ہے طرف تیری اور جو تجھ سے پہلے اُتاری جا چکی ہے اور ساتھ آخرت کے ایمان رکھتے ہیں۔

مذکورہ آیت میں تین زمانوں کا ذکر ہے۔ حال ماضی اور مستقبل۔ کتاب جو اتاری گئی حال اور جس پر اتاری گئی اسے ماضی اور مستقبل کی خبر ہے۔ جو ان تینوں زمانوں کی خبر رکھے وہی انسانِ کامل ہے اور مرشدِ برحق اُس کا نمونہ ہے۔

شرح

کوئی شے انسان سے خارج نہیں جن فرشتہ شیطان رحمان سب انسان کے مرتبے ہیں اگر میں اپنی حقیقت کا پتہ نہیں کرتا تو یہ میرا قصور ہے۔ نہ عرش و فرش مجھ سے باہر ہیں نہ

لوح وقلم نہ مکان ولامکان نہ عرش وکرسی حتیٰ کہ خدا بھی مجھ سے الگ نہیں میں خدا کا بھید ہوں اور خدا میرا بھید ہے۔ چار فرشتوں نے خدا کے عرش کو تھام رکھا ہے اور وہ مومن کا دِل ہے۔ کراماً کاتبین کا میرے ساتھ ہونا حدیثِ نبویؐ سے ثابت ہے اس ط عزرائیلی قوت کا ہر ذی روح میں ہونا مسلمہ ہے معلوم ہوا کہ فرشتے قوائے انسانی ہیں جیسے کہ حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابنِ عربی فرماتے ہیں جب انسان ان قوتوں پر غالب آجاتا ہے تو مسجودِ ملائک بن جاتا ہے۔ میرے اندر فرشتوں کے کمالات بھی موجود ہیں جب مجھ پر میرا بھید کھلتا ہے تو منصور کی صورت میں انا الحق کہہ اُٹھتا ہوں کہیں سے سُبحانی اعظم ماشانی کی صدائیں آتی ہیں اور کوئی لیس فی جُبّتی الا اللہ پکار اٹھتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ ایک ایسا مقام ہے جس کے متعلق حدیث پاک میں آیا کہ جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کا بولنا سننا چلنا پھرنا پکڑنا سب اللہ کا ہو جاتا ہے۔ اور یہ مقامِ ولایت ہے۔ اولیا اللہ ہم میں رہ کر بھی اِن حقیقتوں کو محسوس کرتے ہیں جو ہمارے حواس سے باہر ہیں۔

حق تبارک وتعالیٰ نے فرمایا "اے مُوسیٰ" تجھ سے زیادہ علم رکھنے والا موجود ہے تُو اُس سے جا کر عِلمِ لَدُنی سیکھ۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ وہ مجھے کہاں ملے گا؟ حق تعالیٰ نے فرمایا جہاں دو دریا ملتے ہیں مفسرین نے اُسے خضرؑ لکھا ہے اور عارفین و کاملین کے نزدیک دو دریاؤں سے مراد مرتبہ تنزیہ اور مرتبہ تشبیہ ہے۔

پہلے تو یہ غور کرنا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام جن کا مقام کلیم اللہ ہے جو کوہ طور پر خدا سے ہم کلام ہوں اور جسے آگ اور درخت کی صورت میں خدا دیدار بخشے۔ جو ہاتھ بغل میں

Marfat.com

دے کر نکالے تو چاند کی طرح روشن ہو۔ جو اپنا سوٹا پھینکے تو اژدھا بن جائے اور جب پکڑے تو پھر سوٹے کی صورت ہو۔ اس کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ کلیم اللہ بھی ہو تو اس کو بھی علم سیکھنے کے لئے خضر کے پاس جانا پڑتا ہے۔ حق تبارک وتعالیٰ ہر کام وسیلے سے کرنا چاہتا ہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام کو نبی ہوتے ہوئے بھی رہبر کی ضرورت ہے تو ہم اگر کہیں کہ پیر کی کوئی ضرورت نہیں اور ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ تو ہم نماز کو تو ٹھیک طرح ادا نہیں کر سکتے ظاہری ارکان کو بھی نہیں جانتے اور پھر یہ کہہ دیتے ہیں کہ پیر کی کوئی ضرورت نہیں بس ہمیں حجاب ہو گیا ہے۔

حضرت رُومیؒ فرماتے ہیں کہ زندگی میں اگر کوئی شمس تبریزؒ مل جائے تو بات بن جائے گی وگرنہ حقیقت کا پتہ چلنا بہت مشکل ہے۔

پیر را بگزیں کہ بے پیرا ایں سفر

ہست پُر آفات و پُر خوف وخطر

میرے پیرومرشد بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

بناں عشق دے جسم تے جان مُردہ ہووے، عشق تے جسم وچ جان ہووے

عِشق باج نماز نہ حج روزہ ہووے، عشق تے دین ایمان ہووے

عِشق لے کے عرش توں پار جاوے، راہ وچ بھاویں لا مکان ہووے

پر عِشق اودھوں دیوانیہ ہووے پیدا، جدوں پیر سوہنا مہربان ہووے

رُومی رحمتہ اللہ علیہ کو شمس تبریز سے عِشق ہو گیا۔ عاشق کے نزدیک قہر اور لطف برابر ہے

وہ سمجھتا ہے کہ معشوق کے ہر ستم میں ہزاروں کرم چُھپے ہوتے ہیں وہ خیر و شر کے مسلے کو خوب جانتا ہے کہ ؎

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ؎

مینوں کرم یا ستم نال غرض کوئی نئیں ، تیری ہر ادا وچ مزہ آؤندا اے
جہنوں ویکھ کے جوش آوے ، رحمت مینوں ایسی خطا وچ مزہ آؤندا اے
مزہ آؤندا اے جو عشق دی چوٹ کھا کے ، نہ دوا شفا وچ مزہ آؤندا اے
او دیوانیہ زلفاں دا ہو قیدی ، فیر ویکھ سزا وچ مزہ آؤندا اے

پھر فرماتے ہیں ؎

سانوں تک ادا نال ماریا ای ، اسیں نیوں قضا دے نال مَر گئے
موت اونہاں نُوں کدے نئیں مار سکدی جہیڑے تیری ادا دے نال مَر گئے
اوہ تاں آکھدے نے بار بار مریئے ، جہیڑے تیری جفا دے نال مَر گئے
او دیوانیہ جگ توں گئے ایویں ، جہیڑے نا آشنا دے نال مَر گئے

❁❁❁

نہ ہم بھی آج تمنائے رنگ و بُو کرتے
اگر وہ خود ہی نہ آئینہ رَو بُرو کرتے

نہ ہم ہی ہوتے نہ تیری ہی جستجو کرتے
ازل سے پہلے جو تم ہی نہ آرزو کرتے

مجھے وہ اپنا سا کب تک نہ ہُو بہُو کرتے
تمام عمر گئی ایک تُو ہی تُو کرتے

کسی لباس میں ظاہر وہ رنگ و بُو کرتے
ظہور کرتے تو کیسے وہ بے نمو کرتے

نقاب اُٹھتے ہی کہتے لَنْ تَرَانِیْ وہ
بغیر پردہ نہیں ہم سے گفتگو کرتے

اسی میں وادیٔ ایمن اسی میں جلوۂ طُور
کہو کلیم سے دل ہی کی جستجو کرتے

حضورِ حُسن میں شب بھر میں اس لئے رویا
نہیں تلاوتِ قرآں بے وضُو کرتے

Marfat.com

تیری راہ میں زندگی بھر چلے
ابھی راہ میں ہیں مگر مر چلے
اداؤں سے اُن کی ہے کون آشنا
سرِ بزم بے پردہ ہو کر چلے
تیری رازداری تیری پردہ داری
یوں ہی چند دن ہم بسر کر چلے
کسی کی محبت کا ہے کارخانہ
فقط ہم تو آتے ہیں آ کر چلے
تیرے در سے آگے کوئی در نہیں ہے
وہ کافر ہے جو چھوڑ کر در چلے
غنی تُو مگر بے نوا ہم فقیر
تیرے راہ کی خاک سر دھر چلے
نظامی چلے گا جدھر لے چلے تو
یہی راستہ تھا کہ جس پر چلے

Marfat.com

نگاہِ فقر

جتھے جتھے فقیر دی نظر پَے گئی، سَونھ رب دی گلھاں سنوار گئی اے
چنگا ہو یا محبوب دی پاک ہستی، میری ہستی دی مَستی نوں مار گئی اے
لا کے پیار دی یار دے نال بازی، جتّی اوہ سمجھو جیہڑی ہار گئی اے
سچ دَساں دیوانیہ ربّ دی سَونھ مینوں نظر فقیر دی تار گئی اے

آیت:۔ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ط (سورۃ نور آیت نمبر ۳۵)

ترجمہ:۔اللہ راہ دکھاتا ہے اپنے نور سے جسے چاہتا ہے۔

ثابت ہوا کہ رہبر خود اللہ کی صفات کا مجسمہ ہے اگر طلب صادق ہے تو مطلوب دُور نہیں

شرح

آدمی پانی سے پاک نہیں ہوتا اگر ہوتا ہے تو کوئی کُتے یا سُور کو پاک کر کے دکھائے۔آدمی بس پاک آدمی سے ہی پاک ہوتا ہے۔

مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں۔کہ حقیقت کا انکشاف ارادوں کے ٹوٹنے سے ہوتا ہے کہ کوئی ایسی طاقت ضرور ہے جو میرے ارادوں کو توڑتی ہے اور پھر یہاں یہ بات بھی سمجھ میں آرہی ہے کہ جب میرا بُرا ارادہ نیک ارادے میں

Marfat.com

بدل گیا مجھے خدا کی پہچان ہوگئی گویا آدمی کلمہ پڑھ کر شرک سے پاک ہوجاتا ہے۔ کافر تھا مسلمان ہوگیا کفر ایمان میں بدل گیا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

یآ اَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوْ ا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَس"

ترجمہ:۔ مومنو! مشرک لوگ پلید ہیں۔ بس آدمی پانی سے پاک نہیں ہوتا کلمہ پڑھنے سے پاک ہوتا ہے۔ حضور ﷺ نے کلمہ پڑھا کر لوگوں کو شرک سے پاک کیا۔

کلمہ پاک قرآن دی آیت محکم کلمے وچ کوئی بحث تکرار کُفر اے
واجب اِک وجُود موجود مَن کے، کرنا حق دا فیر انکار کُفر اے
مشرک سمجھ دے بُتاں نُوں غیر اللہ، غیر اللہ دا کرنا اقرار کُفر اے
اودیوانیہ اللہ دی ذات اِک اے، عدد وِچ وی کرنا حصار کُفر اے

دیکھ حضور کی پاک نگاہ نے ہی حضرت عمر فاروقؓ کے ناپاک ارادے کو بدل کر ہاتھ سے تلوار گرادی اور کلمہ پڑھا دیا۔

بس جب تک تیرا بُرا ارادہ نیک نہیں ہوگا تیری نجات نہیں ہوگی۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک کوئی قوم اپنے ارادے کو نہیں بدلتی اس کی حالت نہیں بدلتی۔

بس اگر تُو چاہتا ہے کہ تیرا ناپاک ارادہ پاک ہوجائے تو کسی پاک آدمی کی تلاش کر جو تیرے بُرے ارادے کو نیکی میں بدل دے۔

جے توں رب رسولؐ دی دِید کرنی کسے ولی دے پَیراں دی خاک ہوجا
ولی رکھدا نئیں کِتے غیر کوئی تونویں غیر خیال توں پاک ہوجا

Marfat.com

بے شک روح ایک ہے مگر جب تک اس کا تعلق جسم سے ہے ''حیوانی روح'' ہے یہی روح پاک انسان کی صحبت سے ''انسانی روح'' بن جاتی ہے۔

جے نئیں تینوں کوئی پیر فقیر ملیا، لنگھی عُمر جو سمجھ بیکار گئی اے
زندہ رہی اوہ سدا جہان اندر، جیہڑی جند محبوب توں وار گئی اے
پیر پُٹ کے کدے نئیں پچھاں پرتی، لنگھ عشق دا جو بازار گئی اے
اودیوانیہ فلک نُوں چیر کے تے، نظر عاشقاں دی عرشوں پار گئی اے

پاک اور ناپاک کی پہچان حضرت رومیؒ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہرن کا کُتیا سے ملاپ ہو جائے۔ تو پیدا ہونے والے بچے میں ضرور شک ہوگا کہ یہ ہرن کا بچہ ہے یا کتے کا، تو مولینا رومیؒ فرماتے ہیں کہ اس بچے کے آگے گھاس اور ہڈی ڈال اگر وہ گھاس کی طرف جائیگا۔ تو وہ ہرن کا بچہ ہے اور ہڈی کی طرف لپکے گا تو کتے کا بچہ ہوگا۔ اب تو اپنے آپ کو دیکھ میں کیا ہوں؟ قدم کس طرف اُٹھتے ہیں مسجد کی طرف یا شاہی محلے کی طرف۔

کملی میں آوارہ ساں پھرن والی، بڑا شوق دِل نُوں ٹھوکر کھان دا سی
پَر کسے سوہنے معشوق دے جلویاں نُوں، روزِ ازل توں عشق پچھان دا سی
سُتی میں تے جاگ پئے بھاگ میرے، ملیا جو مقصود ایمان دا سی
مینوں ہور دیوانیہ پتہ کوئی نئیں، مُکھ یار دا صفحہ قرآن دا سی

لباس تبدیل کرنے سے تو دل تبدیل نہیں ہو جاتا بس پاک نگاہ ہی دل کو پاک کرتی

Marfat.com

ہے۔ تیرا بدن امر کے تابع ہو جیسے مردہ غسال کے تابع ہوتا ہے۔ بس جب تک مرشد کامل واکمل تیرے حیوانی روح کو غسل دے کر انسانی روح نہ بنائے پاک نہ کردے جیسے اصحاب کہف کا کتا ولی اللہ کی صحبت سے پاک ہو کر جنتی ہو گیا۔ بس تو بھی کوئی اصحاب کہف ڈھونڈ جو تجھے پاک کردے اور تیری نجات ہو جائے۔ یہی صراط مستقیم ہے امر رحمان کا تابع ہو امر شیطان کا تابع نہ ہو دیکھ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ (سورۃ زخرف آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی آنکھ چرائے رحمان کی یاد سے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کرتے ہیں جو اس کے ہمیشہ ساتھ ہوتا ہے شیاطین آدمی کو سیدھی راہ سے روکتے ہیں اور آدمی سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں۔ دوزخی کیلئے دوزخ ہی جنت ہے اور جنتی کیلئے جنت ہی جنت ہے بس ہر شے اپنے اصل کی طرف لوٹتی ہے۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

حق جان حقیقی مسلے نوں ، جاوے ہر شے اپنے اصلے نوں

ہے مال مہیاں رانجھے دا ، بھاویں ہیر وِیائی جاندی اے

یا اللہ مجھے نفس کی حرص سے بچا بس اپنی پناہ میں رکھ۔

Marfat.com

جمالِ یار نے صورت میں آ کے لُوٹ لیا
حسین بن کے نظر میں سما کے لُوٹ لیا

بنا کے لُوٹ لیا اور مٹا کے لُوٹ لیا
نقاب میں کبھی، کبھی پردہ اُٹھا کے لُوٹ لیا

حجاب خود ہی بنا اور خود ہی اُس میں چھپا
میرے ہی پردے میں نغمہ سنا کے لُوٹ لیا

کبھی جو کام لیا ضبطِ شوق سے میں نے
بنا کے مست مجھے مئے پلا کے لُوٹ لیا

کسی کو کیسے بتاؤں وصال کی لذت
مجھے نظر سے نظر کو ملا کے لُوٹ لیا

تمام عُمر تیری راہ گذار میں گذاری
کبھی جو آ کے بسایا تو جا کے لُوٹ لیا

نہیں نہیں مجھے شکوہ نہیں کوئی ہرگز
کرم کیا مجھے اپنا بنا کے لُوٹ لیا

تیری نوا سے نظامیؔ ہیں جان و دل زندہ
جہاں کو تُو نے محبت سکھا کے لُوٹ لیا

Marfat.com

جہاں کا تاج ملے فقر کی کلاہ ملے
سرِ نیاز کو جو تیری گردِ راہ ملے
پرانی ہو چکی اب داستانِ جلوۂ طور
نگاہِ شوق سے اک بار پھر نگاہ ملے
فلک سے پار ہو عرشِ بریں پہ جا پہنچے
میری نگاہ کو دل کی طرف جو راہ ملے
تڑپ ہو سجدے میں اتنی کہ سر جھکاتے ہی
جبینِ شوق سے اُٹھ اُٹھ کے سجدہ گاہ ملے
تیرے فقیر ہیں وہ جن کے آستانوں پہ
کھڑے ہیں چھپ کے گداؤں میں بادشاہ ملے
تیری وہ شانِ کرم ہے کہ بیگناہ کو آج
گنہگاروں میں چل کر تیری پناہ ملے
تلاش کرتے ہیں سدرہ پہ حضرتِ جبریلؑ
کہیں جو دردِ محبت کی درسگاہ ملے
میری فنا و بقا جلوۂ عروج و نزول
جدا وہ مجھ سے ہوئے گاہ اور گاہ ملے
چھپایا دامنِ رحمت نے جب نظامی کو
گنہگاروں میں چھپ چھپ کے بے گناہ ملے

Marfat.com

فیضانِ حُسن

رُخ سے پردے اٹھے طُور جلنے لگا پھر نظر سے کسی کی نظر مل گئی
ہو گیا میرے مولا کا مُجھ پہ کرم دردِ دِل مل گیا چشم تر مل گئی
دیکھ کر آج ساقی نے کالی گھٹا اپنی زلفوں کا صدقہ دی اِتنی پلا
چھا گئی بے خودی جام ٹکرا گئے پی کے مَیں نہ رہا اِس قدر مل گئی
جو مِلا ان کے قدموں کا مجھ کو نشاں پُوچھئے پھر نہ سجدوں کی بے تابیاں
مَیں چلا تو مُجھے منزل عشق میں منزِل یار ہر گام پر مِل گئی
غیر کا اب تو وہم و گماں ہی نہیں اپنی ہستی کا نام و نشاں ہی نہیں
مَیں نہیں مَیں نہیں ہوں وہی ہے وہی کھو کے خود کو خُدا کی خبر مِل گئی
ہو گا قلب و نظر پہ جو نقشِ صنم خُود بخود چُھوٹ جائیں گے دیر و حرم
پھر تو خُوب آئے گا بندگی کا مزہ گھر میں تصویر جاناں اگر مِل گئی
اُن کو آنا گوارا نہیں ہے تو کیا دَرد کا میرے چارہ نہیں ہے تو کیا
اُن کا غم بن گیا میرے دِل کا سکوں یاد اُن کی گلے جُھوم کر مِل گئی
مَیں ہوں دیوانہ سجدے کروں گا یہیں میں جیونگا یہیں میں مروں گا یہیں
کعبے والوں کو کعبہ مبارک رہے مجھ کو محبوب کی رہگذر مِل گئی

Marfat.com

وَجہ اللہ

جے تُوں ربّ رسولؐ دی دِید کرنی، کِسے مرد فقیر دے چہرے نُوں تگ
خُسروؒ کولوں عقیدت دی اَکھ لے کے، پیر روشن ضمیر دے چہرے نُوں تگ
لَجپال دے ہتھاں وچہ ہَتھ دے کے، اپنے دستگیر دے چہرے نُوں تگ
او دیوانیہ اکبری حج ہو وے، بہہ کے سامنے پِیر دے چہرے نُوں تگ

مولا تعالیٰ فرماتا ہے:۔وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَّيَّ ج (سورۃ لقمان آیت نمبر 15)

ترجمہ:۔پیروی کر اُس شخص کی جو رجوع کرتا ہے طرف میری۔

آدمی پانی سے نہیں کلمہ طیبہ سے پاک ہوتا ہے اور کلمہ بغیر مرشد کامل سمجھ میں نہیں آتا۔ طوطا کلمہ پڑھنے سے انسان تو نہیں بن جاتا۔

زبان نے کہہ بھی دیا لا الــہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

(علامہ اقبالؒ)

شرح

یہ تیرا تنِ خاکی ہی تاریک رات ہے تُو کب تک اس اندھیری رات میں سویا رہے گا۔

Marfat.com

ذرا آنکھ کھول بیدار ہو۔ دیکھ سحری کا وقت ختم ہو گیا ہے اب تیرے لئے جسمانی غذا کو ترک کر دینے کا حکم ہے اذان سُن دیکھ ولایت کا سورج نکلنے والا ہے روحانی غذا کے لئے اِس گھر سے نِکل رُوحانی خوراک کی تلاش کر۔ شاید اُس آفتابِ ولایت کی ایک کِرن تیرے اس ظلمت کدۂ دل پر بھی پڑ جائے اور تو حضورِ قلب سے نماز ادا کرے وہ نماز جس کا ایک ہی سجدہ تجھے دیر و حرم کی حدود و قیوٗد سے پاک کر دے۔ پھر تو بھی زبان حال سے پکار اُٹھے ؎

دِید یار دی اصل نماز میری، مَینوں پُچھ نہ وِچ نماز مَیں آں
کوئی نئیں اوس محمود دا ہور ثانی روزِ ازل توں جہدا ایاز مَیں آں
ایہہ وی اوس دے کرم دا ہے صدقہ درد سوز دیوچ گداز مَیں آں
او دیوانیہ یار دے جلویاں دا جلوہ گاہ بن کے محرم راز مَیں آں

دیکھ جو اس جہان میں اندھا ہے وہ اُس جہان میں بھی اندھا ہے کسی کامل و اکمل سرجن سے اپریشن کروا تا کہ تیری بصیرت کی آنکھیں روشن ہو جائیں اور تجھے اپنے محبوب کا دیدار نصیب ہو جائے۔ دیکھ پانی پینے کے بغیر یا روٹی کھانے کے بغیر تیری پیاس یا بھوک تو ختم نہیں ہو گی۔ شاید تجھے روحانی خوراک کے ساتھ وہ پانی بھی مل جائے جس سے تیرے جسم و دل اور روح کا وضو ہو جائے اور تُو اپنے آپ سے ہاتھ دھو کر اس نفس امارہ کی نجاست سے پاک ہو جائے صرف زبان سے اللہ اللہ کرنے سے کیا فائدہ جب تک مرشد کلمہ نہ پڑھائے اور مطلب نہ سمجھائے کلمہ پڑھنے کا کچھ فائدہ نہیں میرے

مرشد بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ۔

اگ لا مُصلے نوں توڑ تسبیح، کلمہ عشق پڑھاوے تے بن دی اُوگل

بناں قلب حضور صلوٰۃ نیّوں ، کامل پیر سمجھاوے تے بن دی اُوگل

چھڈ یارا یہہ ننگ ناموس کِیہ اے، عشق ناچ نچاوے تے بن دی اُوگل

لکھ رُوپ دیوانیہ دھار بھاویں ، جدوں یار بناوے تے بن دی اُوگل

حسن سے عشق پیدا ہوتا ہے جب تک تیری رگ رگ میں معشوق کا عشق نہیں سمائے گا صرف نام پکارنے سے کیا فائدہ اپنے اندر سے مردار نکال ۔ کُتا نکالے بغیر کنواں صاف کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ۔ یہ دنیا مردار ہے اور اس کا طالب کتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْ آ اِنَّا بِلَّذِیْٓ اٰ مَنْتُمْ بِهٖ کٰفِرُوْنَ۔

ترجمہ :۔اور پیروی کی خواہش اپنی کی پس مثال اُس کی مانند کتے کے۔

اِس پر بوجھ ڈال دو تو بھی ہانکتا ہے بوجھ اُتار دو تو بھی زبان نکالتا ہے۔ کتے کو قرآن پاک نے ناپاک کہا ہے اور یہ تیرا نفس امارہ جب تک ناپاک کے ساتھ منسوب رہے گا کیسے پاک ہوگا۔نماز سے پہلے وضو کرنا سیکھ کہ وضو کیسے ہوتا ہے۔جسم پانی سے نہیں کلمہ طیبہ پڑھنے سے پاک ہوتا ہے۔دیکھ اصحاف کہف کا کتا نیکوں کے ساتھ لگ کر نیک ہو گیا تھا۔تُو بھی کسی پاک بندے کے ساتھ لگ تا کہ تیرا کُتا نفس پاک ہو جائے ۔

جے تُوں ربّ رسولؐ دِی دید کرنی، کِسے ولی دے پیراں دی خاک ہو جا

وَلی رکھدا نئیں کِتے غَیر کوئی، تُوں وی غیرِ خیال توں پاک ہو جا

Marfat.com

تینوں مِلے گا فیر محبوب تیرا، پہلاں وانگ رنجیڑے چاک ہو جا

دے کے جان دیوانیہ یار تائیں، ذرا خوف نہ رکھ بے باک ہو جا

عقیدہ برا ہو تو کوئی نیک عمل بھی کام نہیں آتا۔ بے ادب بے مراد ہوتا ہے۔

بابا دیوان چشتیؒ فرماتے ہیں۔

تیرا ربّ رسولؐ قرآن اِک اے، کلمہ اِک اے فرق بچھان کِیہ اے

حضرت عیسیٰؑ ہے زندہ ایمان تیرا، نبی پاکؐ تے تیرا ایمان کیہ اے

جے تُوں اپنے نبیؐ نوں کہویں فانی، تیری آن کِیہ اے تیری شان کِیہ اے

کوئی سُنے دیوانیہ کِیہ آکھے، ایہدا دِین کِیہ اے مسلمان کِیہ اے

حدیث پاک میں آیا ہے جس سے تجھے محبت ہوگی آخرت میں تو اسی کے ساتھ ہوگا اپنے رہبر کی طرف دیکھ اپنے امام کی طرف دیکھ۔ چوروں کا امام بھی چور اور جاہلوں کا امام بھی جاہل ہوتا ہے اکثر یہ نام نہاد جعلی پیر بزرگوں کے مزارات کا سہارا لے کر سادہ دل لوگوں کو لوٹتے ہیں۔ بابا دیوان چشتیؒ فرماتے ہیں۔

بڑی شان دے نال یاراں نوں لے کے، مزاراں تے جا کے قوالی چہ بہہ کے

ایویں ذرا رو کے تے سجدے چہ پے کے، سجدے چوں اُٹھ کے تے مصرے نوں کہہ کے

لٹاؤندے قوالاں توں نوٹاں دی کاپی

ایہہ جھوٹی جو شہرت دے بھکھے نے پاپی

Marfat.com

نیازِ عشق

یہ سدا آرزو میرے دِل میں رہے التجا میں کروں وہ وفا نہ کرے
درد بن کے رہے میں تڑپتا رہوں یار دِل سے جُدا ہو خدا نہ کرے

اس کا ہونا روا، میری ہستی خطا، میں وہ مجرم ہوں میری یہی ہے سزا
یار کی ہر ادا پہ مَیں مٹتا رہوں وہ کسی اور پر بھی جفا نہ کرے

ہے خوشی یار کی میں تو روتا رہوں روسیاہی کو اشکوں سے دھوتا رہوں
میرا ہمدرد ہے تو میرا درد ہے اب کوئی دردِ دل کی دوا نہ کرے

وہ تو ستّار ہے مَیں گنہگار ہوں وہ سراپا کرم مَیں خطا کار ہوں
مجھ کو محشر میں ڈھونڈے گی اُس کی عطا وہ خطاوار ہے جو خطا نہ کرے

بخششوں سے نوازے وہ اے دِل مجھے دیکھ کر میں نے سجدہ کیا ہے اُسے
وہ تو بندہ نہیں جو خطا نہ کرے وہ خدا ہی نہیں جو عطا نہ کرے

سُن لی آخر کسی نے میری التجا، ہاتفِ غیب سے مجھ کو آئی نِدا
مَیں تو اُس کا ہوا مَیں اُسی کو مِلا جو نمازِ محبّت قضا نہ کرے

مَیں جو برباد ہوں وہ تو آباد ہے مَیں جو نخچیر ہوں یار صیّاد ہے
اب تو دیوانے میری یہی ہے دعا وہ مجھے قید کر کے رہا نہ کرے

Marfat.com

حسن و عشق

خوش رہے تو نظر سے پلاتا رہے میں اداؤں پہ خود کو مٹاتا رہوں
تو لگاتار ہے شوق سے ٹھوکریں میں محبت میں سر کو جُھکاتا رہوں
اب حجابِ دوئی درمیاں سے اُٹھا میرے محبوب نظروں سے نظریں مِلا
تیر دِل سے میرے پار ہوتے رہیں میں تڑپتا رہوں مسکراتا رہوں
عشق میرا تیرے حسن کی آبرو ہے یہی آرزو تو رہے رُو برو
دیکھ کر مجھ کو تُو مُسکراتا رہے میں محبت سے آنسو بہاتا رہوں
رَو دِیا آسماں سُن کے آہ وفغاں میرے محبوب ہو تُو کبھی مہرباں
رُو بُرو بیٹھ کر عشق کی داستاں آپ سُنتے رہو میں سُناتا رہوں
مرمٹا ہوں میں دردِ جگر کی قسم آنسوؤں کی قسم چُشمِ تر کی قسم
مجھ سے کہتی ہے فرقت تیری بے وفا خُون پیتا رہوں زہر کھاتا رہوں
روکتی ہیں مجھے گردشیں جا بجا کب تلک درد و غم میں رہوں مبتلا
میری قسمت بدل میری قسمت بدل تیری محفل میں مَیں آتا جاتا رہوں
مجھ کو تیری وفا نہ جفا سے غرض میں ہوں دیوانہ ناز و ادا سے غرض
زندگی عِشق میں یُوں گذرتی رہے رُوٹھتے تم رہو مَیں مناتا رہوں

پیرِ کامل اَور مُریدِ صَادِق

رُومیؒ پیر دا آکھیا سِر متھے کامل پیر نہ مِلے تے کیہ کریئے

جیہڑا ڈِگے مُرید دی بانھ پھڑ لَے دستگیر نہ مِلے تے کیہ کریئے

جیہڑا تخت تے تاج نوں لت مارے اوہ فقیر نہ ملے تے کیہ کریئے

جیہڑا نبیؐ دی زُلف دا ہووے قیدی اوہ اسیر نہ ملے تے کیہ کریئے

تے یارا ناطق قرآن دی کرن والا تفسیر نہ مِلے تے کیہ کریئے

جیہڑا رب دے راہ دی خبر رکھے راہ گیر نہ مِلے تے کیہ کریئے

گل سُن فقیر اک کہن لگا کوئی باضمیر نہ مِلے تے کیہ کریئے

صَادق صدق یقین نال مُڑن والا دامن گیر نہ ملے تے کیہ کریئے

کامل پیر زُلف دا وانگ خسروؒ کوئی اسیر نہ ملے تے کیہ کریئے

بن کے جوگی دیوانیہ پھرن رانجھے جتّی ہیر نہ مِلے تے کیہ کریئے

Marfat.com

رازِ دروُں

بناں قلب حضور صلوٰۃ نیوں، حکم نبیؐ دا پیراں دے پیر دسیا

وَجہُ اللّٰہِ دی رمز دا خاص نکتہ، کھول کھول کے روشن ضمیر دسیا

رُوح جسم انسان وجُود اِکو، لِکھیا عارفاں وِچ تفسیر دسیا

صُورت اوہلے دیوانیہ ربّ وَسے، راز خاص میراں دستگیر دسیا

حدیث پاک:۔ لا صلوٰۃ الاّ بحضور القلب

ترجمہ:۔حضور قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور

ایسی نماز سے گذر ایسے امام سے گذر

(علامہ اقبالؒ)

شرح

نفس اور شیطان اُس طاقت کا نام ہے جو بغیر کسی مقام کے اپنے ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔انسان کے اندر اس کی انانیت ہی اِس کو خراب کرتی ہے۔

Marfat.com

ضد ند نہ کوئی مثل مثال اے
عین غین والا وہم تے خیال اے
تیرا ہونا تینوں کنڈیاں چہ رول دا
رب بندے دی زبان وچ بول دا

اس ''انانیت'' یعنی ہونے کی نفی بغیر عشق ومحبت کے ممکن نہیں کلمہ طیبہ میں لا کی تلوار اسی انانیت کو قتل کرنے کیلئے ہے۔ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ؎

نفی جمع تے ضرب تقسیم کرکے رہیا میں نہ جدوں حساب کیتا
کلمے وچ سبحاں لا کہن بدلے میرے یار میرا انتخاب کیتا

جب تُو انانیت کی نفی کرلیگا تو نفس کی قید سے آزاد ہوجائیگا۔ نفس کی قید کون سے نفس کی قید؟ بُرائی بے حیائی والے نفس کی قید۔ اِسی لئے قرآن پاک میں لکھا ہے کہ نماز برائیوں اور بے حیائیوں سے روکتی ہے۔'' ان الصوۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر''

ترجمہ:۔ بے شک نماز بُرائیوں اور بے حیائیوں سے روکتی ہے۔

بُرائی بے حیائی کیا ہے؟ ذاتِ حق سے غافل ہوکر نفسانی خواہشوں میں جانا۔ نیکی کیا ہے؟ نفس کی خواہشات کو چھوڑ کر حق تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا سب سے بڑی نیکی ہے۔ مگر جب تک نفس کی قید سے رہائی نہ ملے گی آزادی کیسے نصیب ہوگی۔ بس نماز اس طرح ادا کر کہ آزادی حاصل ہوجائے۔ وہ نماز کیسے ادا ہوتی ہے؟۔ اس نفس کو کچلنے

Marfat.com

کیلئے رات کو اُٹھ اور اپنے پرودگار کا نام لے۔کونسی رات کو؟ یہ تیرا تن خاکی ہی اندھیری رات ہے۔اس تن کی اندھیری رات میں جاگ تا کہ تیرا دل بھی بیدار ہو جائے۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

جاگن والیا رات نوں خوش بختا ، جاگے دل دی تیرا تے ہور گل اے
قلب وچوں کجھ یار دا کھوج ملدا اے،توں ویکھیں چار چوفیرا تے ہور گل اے
اپنی ہستی دی مستی دا قلب وچوں ، ہووے دُور ہنیرا تے ہور گل اے
جدھر ویکھیں دیوانیہ ہر پاسے ، دِسے یار دا چہرا تے ہور گل اے

اپنی اولاد کی پرورش کرنا تربیت کرنا اپنی جگہ دیکھ ایک مرغی بھی اپنے بچوں کی اچھے طریقے سے پرورش کرتی ہے۔مگر انسان کو تو خدا نے اپنی معرفت کیلئے پیدا فرمایا ہے۔ اور سب سے بڑی نیکی خدا کی معرفت ہے۔خدا کی پہچان ہے۔اور خدا کی پہچان تو کوئی عارف وکامل ہی کراتا ہے۔

ہون بخت چنگے ملے پیر کامل ایہہ تاں رب دا بڑا احسان سمجھو
جہدے ویکھیاں رب دی دید ہووے،کامل ولی دی خاص پچھان سمجھو
حضرت شاہ نصیر چراغ چشتیؒ ، لِکھیا وچ کتاب فرمان سمجھو
او دیوانیہ جہدا کوئی پیر نا ہیں ، اوہدا پیر بے پیرِ شیطان سمجھو

آزادی نفس کیلئے مُرشد عارف وکامل کی رہنمائی ضروری ہے۔

Marfat.com

راھدے راھدے ہر کوئی آکھے میں وی آکھاں راہ دے
بن راہبر تینوں راہ نئیں ملنا مرجا سئیں وچ راہ دے

دیکھ پانچ وقت تجھے آواز آتی ہے آنماز کی طرف آفلاح کی طرف نماز مومن کی معراج ہے۔ جنت کی کنجی ہے۔ مگر کون سی نماز؟ وہ نماز جس میں حضورِ قلب ہو۔ حضورِ قلب کیا ہے؟ حضورِ قلب کا مطلب یہ ہے کہ!

''تو جب عبادت کرے خدا کو دیکھ کر عبادت کرے نہ دیکھ سکے تو پھر یوں سمجھے کہ خدا مجھے دیکھتا ہے مگر یاد رکھ یہ روئت باری تعالیٰ بصارت کی آنکھ سے نہیں بصیرت کی آنکھ سے ہوتی ہے۔ اس کیلئے کسی کامل واکمل سرجن کی ضرورت ہے جو تیری آنکھوں کا آپریشن کردے اور تجھے خدا نظر آجائے پھر تُو بھی بابا دیوان چشتی کی طرح یوں پکارتا پھرے۔

یارو اَکھ بصیرت دی رب ویکھے، ویکھن والے ہر پیر فقیر دی خیر
جس بخشیا علم عرفان حق دا، سخی مرد اُس روشن ضمیر دی خیر
پھڑ کے مٹی نوں سونا بنا دیوے، میرے پیر کامل دستگیر دی خیر
لجپال دیوانیہ لاج رکھے، مہربان میرے سیّد پیر دی خیر

پھر فرماتے ہیں۔

میں تاں ویکھیا جگ جہان اندر، مینوں جو ملیا بے نظیر ملیا
واہ واہ خوب سوہنے رُوپ دھار کے تے، ہر قدم تے پیر فقیر ملیا
راہ وِچ میں خضرؑ وی ویکھیا سی، اوہوی مَنّیا روشن ضمیر ملیا
گل اودھوں دیوانیہ ہتھ آئی، جدوں مینوں میرا سوہنا پیر ملیا

Marfat.com

پھر بچھڑ جانے کا غم یاد آیا

پھر تیری زلف کا خم یاد آیا
درد کو دِل کا زخم یاد آیا

دیکھ کر اپنے دل کی بربادی
پھر ترا ترکِ ستم یاد آیا

پھر لگا کرنے حرم میرا طواف
کون سجدے میں صنم یاد آیا

بے کنارہ تھی عشق کی منزل
مجھ کو یہ ڈوبتے دم یاد آیا

وہ ابھی پاس آکے بیٹھے تھے
پھر بچھڑ جانے کا غم یاد آیا

مست آنکھوں میں وہ مستی کا خمار
پھر مُصوّر کا قلم یاد آیا

لوگ کہتے ہیں جن کا دیوانہ
ان کا پھر لطف و کرم یاد آیا

Marfat.com

بڑھے ہے درد پھٹا جائے دل کمال ہے یہ
مقامِ وصل میں بھی عاشقوں کا حال ہے یہ

اسے جمال کہو یا کہو جلال ہے یہ
مرا نشاں نہ رہا عشق کا مآل ہے یہ

سما سکے نہ کہیں تُو مگر عجب کہ جہاں
سما گیا تُو میرا دِل میرا خیال ہے یہ

میری نظر میں کہیں ماسوٰی نہیں ورنہ
میرے خیال میں تُو آ سکے محال ہے یہ

یہی ہے صورتِ جاناں یہی ہے وجہ اللہ
یہ چشمِ ناز ہے ابرو ہے خط و خال ہے یہ

جمالِ یار کی نیرنگیاں بہار و خزاں
زوالِ حُسن نہیں حُسن کا کمال ہے یہ

میری زباں پہ نظامیؔ وہ خود ہے بول رہا
بیانِ حُسن ہو میری کہاں مجال ہے یہ

حق و باطل

اللہ ھو دے ذکر دی ضرب لا کے، ایس نفس شیریر نوں مار کے ویکھ
عقل والے توں عقل قربان کر کے، چنگی سوچ کوئی سوچ وچار کے ویکھ
عاشق آکھدے عشق دے راہ پے کے، اپنے من نوں ذرا کھلار کے ویکھ
او دیوانیہ جھوٹ نوں چھڈ کے تے، رُوپ سچے فقیر دا دھار کے ویکھ

آیت:۔ لَایَذُ وُقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْ تَةَ الْاُ وْلٰی (سورۃ الدخان آیت نمبر 56)

ترجمہ:۔وہاں سوائے اس موت کے جو پہلے مر چکے اور موت نہیں چکھیں گے۔

مرنا کیا ہے؟ جسم یعنی نفس کے پنجرے سے آزاد ہو کر روح سے آشنا ہونا ہے ''مُوْ تُوْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْ تُوْ'' کا بھی یہی مطلب ہے۔

شرح

جنت اور دوزخ تیرے خود تیار کردہ مقام ہیں ذرا غور کر زمین پانی سے زندہ ہے اور جسم روح سے۔ نفس اور روح عقل کے مشیر ہیں۔ عقل نفس کے مشورے سے زمین میں کچھ بوئے گی تو خاردار جھاڑیاں پیدا ہوں گی اور اگر روح سے مشورہ لے گی تو خوشبو دار پھول پیدا ہوں گے اسی طرح اگر عقل پر نفس کا غلبہ ہوگا تو حسد و بغض، کینہ و نفرت، غصہ

Marfat.com

وشہوت، غرور وتکبر، عداوت وبخل، چُغلی وغیبت اور حرص وہوا جیسی اشیا پیدا ہوں گی اور اگر عقل روح کی اطاعت میں ہوگی تو عِشق ومحبت، شرم وحیا، صبر وشکر، اِتقا ورضا، عِلم و حلم، نُور وحضور اور دین وایمان کی دولت ملے گی۔

گر در دلِ تو گُل گذرد گُل باشی
ور بُلبلِ بے قرار بُلبل باشی
تو جزوی و حق کُل ست اگر روزِ چند
اندیشہ گُل پیشہ کنی گُل باشی

تیرے خیال میں پھول آئیں گے تو پھر تُو پھول بن جائے گا اور اگر خیال میں بلبل بے قرار کا تصور آئے گا تو پھر تُو بلبل کی طرح بے قرار ہو جائے گا۔ تُو جُز ہے اور حق کُل ہے اگر تُو حق حق پکارے گا تو حق میں فنا ہو جائے گا۔

کِسے پیر فقر دے وچ قدماں چار دن تے یار گذار کے ویکھ
ویکھاں کیویں نئیں مولا دی دید ہندی منگن والیا ندا روپ دھار کے ویکھ
اپنی جھولی دے وچ عقیدتاں دے سُچے پیار دے پھُل کھلار کے ویکھ
تیری ہووے دیوانیہ آس پوری، میرے خواجہ ؒ نوں دلوں پُکار کے ویکھ

اے سی A.C اور ڈی سی D.C دو مختلف طاقتیں ہیں۔ دونوں کی فطرت ایک دوسرے کے برعکس ہے مگر دونوں قوتوں سے پنکھے چلتے ہیں بلب جلتے ہیں برف بنتی ہے آگ جلتی ہے سب کام دو متضاد طاقتوں سے ہو رہے ہیں اِسی طرح نفس اور روح کی دو

Marfat.com

متضاد قوتیں ہیں۔ نفس کی قوت کو ''استدراج'' کہتے ہیں اور روح کی طاقت کو ''کرامت'' کہا جاتا ہے اور یہی طاقت اگر نبی سے ظہور میں آئے معجزہ کہلاتی ہے اور یہی قوت حق تبارک وتعالیٰ کی ''قدرت'' ہے۔ بابا دیوان چشتیؒ فرماتے ہیں ؎

یارو کافر وی نفس دی نال قوت ، عقل والیاں دی عقل مار لیندا اے
ولی اللہ اس نوں استدراج کہندے ، جس طاقت توں کم مکّار لیندا اے
کافر اُڈّے ہوا دیوچہ بھاویں ، ولی کھچ کے تھلّے اُتار لیندا اے
فرق صاف دیوانیہ نظر آوے ، کافر ڈوب دیندا اے ولی تار لیندا اے

جب تم نفس کی قید سے آزاد ہو جاؤ گے تو روح سے آشنائی ہو گی اور پھر تم مومنوں کی صف میں ہو گے تمہیں وہ نور عطا ہو گا وہ روشنی ملے گی اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ'' اِتَّقُوْا فِرَاسَتَ الْمُئومِنِ فَاِ نَّهُ يَنْظُرُبِنُورِاللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ''

(الحدیث قُدسی)

ترجمہ:۔ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے ؎

ولی اللہ دا اللہ دی نال قدرت ، وگڑے ازلاں دے لیکھ سنوار سکدا اے
جے کر کھلی بصیرت دی اکھ ہووے ، ''یاسَاریۃ الجبل'' پکار سکدا اے
ولی اللہ دا اک نگاہ کر کے ، کُتے نفس شریر نوں مار سکدا اے
سچ دساں دیوانیہ رب دی سونہہ ، کافر ڈوب دیندا ولی تار سکدا اے

جب مرید روح سے آشنا ہو جائے تو پھر اسکی فنافِی الشَیخ کی منزل ہے مرشد عارف و

کامل ہوتو مرید کو مجاہدے سے مشاہدے تک پہنچا دیتا ہے۔

ولی تے خدا دی محبت سکھا وندے، ولی تے غلاماں توں عارف بناوندے

ولی اگے شاہ وی گدا بن کے آوندے، ولی باہوں پھڑ کے خدا نوں ملاوندے

ایہہ تن من لکھاں تے جاناں ہزاراں

میں اللہ دے ولیاں دے قدماں توں واراں

ہر اصل کی نقل ضرور ہوتی ہے جاہل لوگ تو اپنے خیالی خدا کو بھی پوج لیتے ہیں۔ فقیری کے لباس میں کوئی بھی دھوکہ دے سکتا ہے۔

مُندریاں پا کے تے زلفاں ودھا کے، کینٹھے گلا بے دا زیور سجا کے

پی کے پیالہ تے مستی چہ آ کے، کڈھ دے نے گالاں بڑا شور پا کے

شریعت دے مجرم، تے محرم گھڑے دے

مُریداں نوں دسدے نے نمبر ڈے دے

Marfat.com

مارے گئے کچھ ایسی نرالی ادا سے ہم
اے کاش بار بار مریں اس قضا سے ہم

موت و حیات کیا ہے، کرشمے نگاہ کے
ہر آن کھیلتے ہیں فنا و بقا سے ہم

ہم جس قدر کہ جلتے رہے اُٹھ گئے حجاب
پہنچے ہیں دید تک تیری ہر جفا سے ہم

ہم کیا ہیں اور کیا ہے ہماری کائنات
مُنہ پھیرتے تو کیسے تمہاری رضا سے ہم

صدقے تیرے خرام کے مجھ کو مٹا بھی دے
پاتے ہیں تیری راہ تیرے نقشِ پا سے ہم

بھولا نہ اُن کا احساں نظامی فنا کے بعد
ہر آن یاد کیا کئے مرحبا سے ہم

Marfat.com

غزل

کون کہتا ہے کہ بے پردہ خدا مِلتا نہیں
جس کو مِلتا ہے اُسے اپنا پتہ مِلتا نہیں

لن ترانی کی جو سمجھو تو یہی تفسیر ہے
وہ کِسی کو سامنے ہو کر جُدا مِلتا نہیں

زاہدوں کو کیا بتائے گا کوئی راہِ خُدا
وہ بھلا کوئی شہر ہے جو راستہ مِلتا نہیں

کیا کرو گے بحرِ پایاں میں قطرے کی تلاش
عشق کی منزل میں جو گم ہو گیا ملتا نہیں

''مولوی ہرگز نشُد'' فرمان رُومیؒ کا بجا
کیا کرے وہ جس کو کامل پیشوا مِلتا نہیں

کِس کو مَیں جا کر سناؤں داستانِ دردِ دِل
رازداں مِلتا نہیں کوئی آشنا مِلتا نہیں

دیکھ دیوانے جہاں میں ذاتِ واحد کا ظہور
ایک جیسا ایک سے جو دُوسرا مِلتا نہیں

Marfat.com

دعوتِ فکر

اللہ ھُو دے ذکر دی ضرب لا کے ایس نفس شریر نوں مار دا رو

تینوں رب دی ذات توفیق دیوے، اللہ پاک دا نام چتار دا رو

کیتے قول اقرار نُوں یاد کر کے، قرض پیار دا سِروں اتار دا رو

تیرے کولوں دیوانیہ موت نسے، جِند جان محبُوب توں وار دا رو

آیت:۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْ بَلٰی

ترجمہ:۔کیا میں تمہارا رب نہیں؟ کہا ہاں۔

شرح

دیکھ تیرا ہر سانس تجھے فنا کی طرف لے جا رہا ہے اور تُو ہر لمحے مر رہا ہے یہ مت خیال کر کہ مرتے وقت اللہ اللہ کروں گا ذرا سوچ کون سا وقت ہے جب تُو نہیں مر رہا فرق صرف اتنا ہے کہ تُو چارپائی پر لیٹا ہوا نہیں ہے فنا و بقا تو بس تیری تقدیر بن چکی ہے ۔

موت و حیات کیا ہیں کرشمے نِگاہ کے

ہر آن کھیلتے ہیں فنا و بقا سے ہم

دیکھ تیرے دم بڑے قیمتی ہیں جنہیں تُو ضائع کر رہا ہے۔اگر تیری زندگی نہیں تو تُو بقا کو

Marfat.com

کیا کرے گا بقا کے لئے پہلے زندگی حاصل کر پھر بقا کی تلاش کر۔ بس یہ جو تیرے سانس ہیں تیری زندگی ہیں اگر یہ اللہ کی راہ میں خرچ ہوں گے تو تجھے دائمی زندگی حاصل ہوگی۔

بھیڑی عقل نادان دا چھڈ کھیڑا روپ سوہنے محبوب دا دھار کے ویکھ
نجے توں چاہویں دیوانیہ سدا جینا جند جان محبوب توں وار کے ویکھ

حق تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ جو کچھ تُو میری راہ میں خرچ کرے گا وہ اچھی کھیتی کی طرح بڑھتا رہے گا۔

بس اگر تُو آزادی چاہتا ہے نجات چاہتا ہے تو ابھی سے خود کو موت کے حوالے کر دے آخری وقت یٰسین پڑھنے کا کیا فائدہ اور قالب پر الفی لکھنے سے کیا ہوگا جب قلب پر ہی کچھ نہ لکھا ہوگا۔ اندر کچھ اور باہر کچھ یہ تو دھوکا ہے۔ اس کی سزا تو منکر نکیر ہی دیں گے تُو کس سے دھوکا کرتا ہے؟ وہ تو تیرے سینوں میں ہر چھپی ہوئی چیز کو جانتا ہے اور آنکھوں کی چوری اور دل کی ہر دھڑکن کو دیکھتا اور سنتا ہے۔ یہ داڑھی اور زلفیں رکھ لینے سے تو مومن نہیں بن جائے گا جب تک دل سے وہم اور دوئی کا خیال دُور نہیں ہوگا تُو مومن نہیں بن سکے گا۔ آ ہر طرف سے بے پرواہ ہو کر اپنے رب کا ذکر کر تُو ظاہر میں پابندِ شریعت اور باطن میں طالبِ دنیا ہے جب حضورؐ نے فرما دیا کہ دُنیا مردار ہے اور اس کا طالب کتا ہے تو پھر اِس کُتے نفس کو کسی اصحاب کہف کے حوالے کر دے تا کہ یہ مُردار

Marfat.com

کھانے سے بچ جائے۔

کسے پیر فقیر دے وِچ قدماں چار دن تے یار گزار کے ویکھ
ویکھاں کیویں نئیں تینوں مُراد مِلدی، منگن والیاں دا رُوپ دھار کے ویکھ
اپنے قلب دے وِچ عقیدتاں دے سُچے پیار دے پُھل کھِلار کے ویکھ
تیری ہووے دیوانیہ آس پُوری میرے خواجہ نوں دلوں پکار کے ویکھ

دینِ محمدی کی دُکان میں عیاری و مکاری کا سودا نہ رکھ۔ یزید نہ بن حُسینؓ کے قدموں میں آ۔ اور خود کو موت کے حوالے کر دے دیکھ حق تعالیٰ فرما رہا ہے۔

''وَلَا تَقُوْلُو الِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتُ بَلْ اَحْیاء'' ''

(سورۃ بقرہ آیت 184)

ترجمہ:۔ جو اللہ کی راہ میں قتل ہوئے انہیں مردہ مت کہو، وہ تو زندہ ہیں۔

زندہ رہئی اوہ سدا جہان اتے جہیڑی جند محبوب توں وار گئی اے
اوہ دیوانیہ فلک نوں چیر کے تے نظر عاشقاں دی عرشوں پار گئی اے

اگر تو چاہتا ہے کہ تجھے حیاتِ جاوداں حاصل ہو جائے تو پھر موسیٰ علیہ السلام کی طرح پیر خضر علیہ السلام کی تلاش کر۔ جو تیرے نفس طفل کو قتل کر کے تیری روح کو زندہ کر دے۔

بُلہے شاہ اساں مرنا ناہیں گور پیا کوئی ہور
میری بُکل دے وچ چور

Marfat.com

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

جہڑا جان کے اگ وچ چھال مارے بندہ کوئی وی ایڈھا نادان نئیوں
تے جہڑا نفسِ امارہ نوں خوش رکھے خوش اوس تے رب رحمان نئیوں
سبق فرقہ پرستی دا دیوے جہڑا، اُہدا کوئی وی دین ایمان نئیوں
اودیوانیہ بندے دے روپ اندر اوہ ہے خاص شیطان انسان نئیوں

پھر فرماتے ہیں۔

تیرا رب رُسول قرآن اک اے کلمہ اک اے فرق پچھان کیہ اے
حضرت عیسیٰؑ ہے زندہ ایمان تیرا اپنے نبیؐ پاک تے تیرا ایمان کیہ اے
دیکھ تیرے ہر عمل کا انحصار تیرے عقیدے پر ہے اچھے عقیدے کے بغیر تیرا ہر عمل بیکار ہے خدا سے ادب کی توفیق مانگ۔

پھر بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

رب رسولؐ قرآن جے اِک ہے تے دل جان وی اِک ہے
اِکو یار بنالے اپنا دین ایمان وی اِک ہے
اِک دا ہوکے اِک تھاں بہہ جا ناں پھر ڈانواں ڈول
بولی الا اللہ دی بول ، بولی الا اللہ دی بول

Marfat.com

تیری نگاہ کے مارے تلاش کرتا ہوں
دِل حزیں کے سہارے تلاش کرتا ہُوں

خبر نہیں مجھے ہے گناہ یا کہ ثواب
تیری نظر کے اشارے تلاش کرتا ہُوں

میں آئینہ ہوں تیرا تیرے رُو برو رہ کر
وہ بے نقاب نظارے تلاش کرتا ہوں

وہ ایک بار جو تُو نے مجھے پکارا تھا
کبھی جو پھر تُو پکارے تلاش کرتا ہُوں

ہزاروں قافلے منزل پہ اپنی جا پہنچے
میں نقشِ پا کو تمہارے تلاش کرتا ہُوں

دوام بحر میں رہ کر نظامیؔ خستہ
میں ہُوں وہ موج کنارے تلاش کرتا ہُوں

Marfat.com

بے قراری کو یوں فزوں کر دوں
دردِ دل پر فدا سکوں کر دوں
عقل کی منزلیں تمام ہوئیں
ہوش کو واقفِ جنوں کر دوں
ذرّہ ذرّہ نگاہ بن جائے
خاک کو جانِ پُرفنوں کر دوں
ایسی ہستی کو جو حجاب بنے
صدقۂ سوزشِ دروں کر دوں
لذّتِ وصل سے پکار اُٹھا
دِل کے ٹکڑے جگر کو خوں کر دوں
جُز میرے کچھ نہیں ہے پردوں میں
فاش گر رازِ اندروں کر دوں
اے نظامی مرا نشاں نہ رہے
اپنی ہستی خراب یوں کر دوں

Marfat.com

رازِ دروں

مَست نظر توں سجناں مَست ہو کے مستی وِچ اک راز دی گل دَساں
جہدے وِچ رکوع قیام نیّوں ، تینوں اوس نماز دی گل دَساں
جہیڑی آپ وَلّوں اپنے وَل جاندی، تینوں اوس پرواز دی گل دَساں
یار آپ دیوانیہ بولدا ای ، ساز وچوں آواز دی گل دَساں

آیت:۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ لَا تَقْرَبُوْ الصَّلٰوۃَ وَ اَنْتُمْ سُکٰرٰی

ترجمہ:۔اے ایمان والو!نہ قریب جاؤ نماز کے اس حال میں کہ جب تم نشے کی حالت میں ہو۔

شرح

اس عنصری جسم میں خدا کی محبت کا جو سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے اس سے کیا تُو بھی اپنی پیاس بجھانا چاہتا ہے آ تجھ کو اس میں غوطہ زن کر دوں۔ دیکھ جب تیرا دل عشق و مستی میں ڈوب جائے گا تو پھر تُو اس جسم کی حالت سے بے پرواہ ہو کر اس سے نجات پا جائے گا۔ یعنی اپنے نفس کی قید سے آزاد ہو جائے گا نفس سے رہائی کا یہی مطلب ہے کہ تُو اس پر غالب آ جائے گا۔ نفس اور شیطان اس طاقت کا نام ہے جو بغیر مقام رکھتے ہوئے بھی اپنے ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور یہ جو تجھ میں انانیت پائی جاتی ہے یہی تجھے ذلیل و خوار

Marfat.com

کرتی ہے اس انانیت کی نفی بغیر عشق و محبت کے ممکن نہیں۔ آ تجھے فریدی میکدے سے دو گھونٹ پلا دوں۔

کھلا گنج شکرؒ دا میخانہ، جتھوں پی کے ہووے جگ مستانہ
بھر بھر کے نظر دا پیمانہ، اکھاں نال پلائی جاندی اے

ہر پیغمبر کا یہی اعلان کہ نجات حاصل کرو۔ بس اِس نفسِ امارہ کی قید سے آزادی کا نام نجات ہے اور اس سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ اس کی حاجت پوری نہ کرو ورنہ اپنے دام فریب میں گرفتار کر کے واصلِ جہنم کر دے گا اس سے بچنے کا طریقہ کسی دیوانے سے پوچھ۔

پَے کے وچ سجدے نظراں نال پیتی، میتھوں پُچھ نہ یار میخانے دی گل
پی کے جام اَلست دا مَست ہو جا، جانے مست کوئی یار مستانے دی گل
ویکھ ساڑ کے خود وی رہی جل دی، شمع کولوں نہ پُچھ پروانے دی گل
او دیوانیہ عقل نئیں سمجھ سکدی، عقل چھڈ کے سمجھ دیوانے دی گل

بس تُو اپنی عقل کو مرشد کامل کی عقل پر قربان کر دے اور جامِ الست سے مست ہو جا۔ بس تیرا دل ذاتِ حق کی مستی میں ڈوب جائے گا تو پھر تیری نماز رکوع اور سجدے سے پاک ہو جائے گی اور تُو اپنی انانیت کو شرک سمجھے گا۔ حضرت رُومی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں۔

ایں ثناء گفتن زِ من ترک ثنا است
کیں دلیل ہستی و ہستی خطا است

Marfat.com

بس تو اپنے آپ سے گذر گیا تو نجات پا گیا۔ دیکھ کلمہ شریف میں پہلا لفظ لا ہے اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ اپنی انانیت کی نفی کرو۔

نفی جمع تے ضرب تقسیم کر کے، رہیا مَیں نہ جدوں حساب کیتا
کلمے وِچ مینوں ''لَا'' کہن بدلے، میرے یار میرا انتخاب کیتا
جنہوں ہوش حواس نئیں پا سکدے، مستی میری اوہنوں بے نقاب کیتا
اوہ دیوانیہ یار کمال ہو گئی تُوں تے کم یارا لاجواب کیتا

قرآن پاک میں جو بار بار آتا ہے آؤ نماز کی طرف اور خلاصی پاؤ۔ پہلے یہ سمجھنا ہے کہ ہم کس کی قید میں ہیں؟ ہم اس نفس امارہ کی گرفت میں ہیں جو ہم کو برائی اور بے حیائی کی دعوت دیتا ہے اور نماز برائیوں اور بے حیائیوں سے روکتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ برائی اور بے حیائی کیا ہے؟ بس ذاتِ حق سے غافل ہو کر اپنی نفسانی خواہشوں میں مشغول ہونا ہی سب سے بڑی برائی اور بے حیائی ہے نیکی کیا ہے؟ اپنی خواہشاتِ نفس کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا سب سے بڑی نیکی ہے اور خدا نے انسان کو پیدا ہی اپنی معرفت کے لئے کیا ہے۔ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

بندہ کیہ اے کون تے کتھوں آیا بنا عارفاں دے ہُندا بُجھ نئیوں
جد ''اثر حلُول اتحاد'' کفر اے، فیر قرب کیہ اے آوندی سُجھ نئیوں
یارو نفی اثبات دی وِچ سینے، بناں پیر کامل پیندی بُجھ نئیوں
میرے وِچ دیوانیہ رَبّ دی سَونھ، میرا کُجھ وی نئیں میں تاں کُجھ نئیوں

Marfat.com

منزلِ جاناں

نہ کعبے میں مقیّد ہے نہ بُت خانے سے مِلتا ہے

پتہ اس یار کا ہستی کے مِٹ جانے سے مِلتا ہے

اے خود کو چھوڑ کر سارے جہاں میں ڈھونڈنے والے

پتہ اس کا نہ آبادی نہ ویرانے سے ملتا ہے

کوئی بازو کٹائے تیر کھائے دار پر جائے

نہ کوئی عشق کا افسانہ فسانے سے مِلتا ہے

پتہ گر پوچھنا ہے قیس یا فرہاد سے پوچھو

کِسی کے عِشق میں رو رو کے مرجانے سے مِلتا ہے

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے

پتہ اس یار کی منزل کا دیوانے سے ملتا ہے

Marfat.com

برقِ نظر

وہ مسکرا کے نئی ادا سے مجھے تو اپنا بنا کے مانے
جو دِل سے دامن بچایا میں نے نظر سے بجلی گرا کے مانے

یہ دل ہی جانے وہ کیا نظر تھی مجھے جلا دے گی کیا خبر تھی
وہ خود حقیقت میں بے نشاں تھے میری بھی مستی مٹا کے مانے

وہ مے پلاتے ہیں میرے ساقی کہ جو بھی پی لے رہے نہ باقی
لو اب تو مستی بھری نظر سے مجھے بھی وہ مے پلا کے مانے

جمال دیکھو جلال دیکھو، یہ خوب ان کا کمال دیکھو
زبان میری آواز اُن کی، وہ ایسے نغمہ سُنا کے مانے

میں اس حقیقت سے آشنا ہوں کہوں مَیں کیا ہوں وہ خاکِ پا ہوں
جہاں فرشتے بھی سر جُھکا دیں مجھے وہ ایسا سجا کے مانے

جہاں کی تاریکیاں نہ پوچھو یہ کفر و ایماں کی رنجشیں ہیں
وہ میرے دِل میں مثالِ کعبہ چراغِ الفت جلا کے مانے

میری نظر سے نظر ملا کر سما گئے میرے دِل میں آ کر
تجھے مَیں دیوانے کیا بتاؤں مجھے وہ اُلفت سکھا کے مانے

Marfat.com

احسن صورت

وہی وہی ہے یہ مانا لیکن کوئی بھی تجھ سا کہیں نہیں ہے

زمانہ یوں تو حسیں ہے لیکن کوئی بھی تجھ سا حسیں نہیں ہے

یہ بے نیازی رہے سلامت ہو لاکھ تیری ادا قیامت

جھکی ہے تیرے جو در پہ آقا اٹھے جبیں تو جبیں نہیں ہے

لو آج قُدسی خُوشی سے جھومے وہ گردِ نعلین تیری چُومے

جو عرش کی ہو نہ تجھ سے نسبت ہے خاک عرشِ بریں نہیں ہے

تجھی سے موجود ہے یہ سارا وجود سارا شہود سارا

جہاں نہیں تم قسم خدا کی مکاں نہیں ہے مکیں نہیں ہے

یہ مجھ میں کچھ بھی نہیں ہے میرا یہ نُور تیرا ظہور تیرا

زماں مکاں میں جو تُو مکیں ہے تو پھر دیوانہ کہیں نہیں ہے

Marfat.com

نماز اور نیاز

جبرائیل سردار فرشتیاں دا، نیوں جان دا عشق دا راز کیہ اے
جتھے عشق دے نال انسان پہنچے، اوتھے عقل دی بھلا پرواز کیہ اے
شکر گنج فریدؒ دا پیر جانے، ہندا ساز کیہ اے تے آواز کیہ اے
سجدہ فیر دیوانیہ کریں رب نوں پہلاں علیؓ توں پُچھ نماز کیہ اے

شرح

عشق و محبت کی کچھ انوکھی باتیں ہیں اور درد کے ماروں کی عجیب راتیں ہیں حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں ایک گڈریا بھیڑ بکریاں چرا رہا تھا اور نہایت اشتیاق سے کہہ رہا تھا اے اللہ تو کہاں ہے؟ اگر تیرا پتہ چل جائے تو میں تیری خدمت کیا کروں، اگر تو بیمار ہو جائے تو میں تیرا سر دبا دیا کروں، تیرے کپڑے دھویا کروں، کھانا پکا کر دیا کروں اپنی بھیڑ بکریوں کا تمہیں دودھ پلایا کروں ادھر قریب سے حضرت موسیٰؑ کا گذر ہوا سُن کر فرمایا تو کیا کہہ رہا ہے تُو تو کافر ہو گیا ہے جونہی اس نے حضرت موسیٰؑ کا فرمان سُنا اپنا گریبان چاک کر کے جنگل کی طرف بھاگ گیا اور یہ کہتا ہوا کہ یار بھی نہ ملا اور کافر بھی ہو گیا حضرت موسیٰؑ پر وحی نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت رومیؒ اِس واقعہ کو

Marfat.com

یوں بیان کرتے ہیں۔

وحی آمد سوئے موسیٰؑ از خدا۔ بندہ ای مارا چرا کر دی جُدا
تُو برائے وصل کردن آمدی۔ نے برائے فصل کر دن آمدی
موسیاؑ آداب داناں دیگر اند۔ سوختہ جاناں روانہ دیگر اند
اندرون کعبہ رسم قبلہ نیست۔ چہ غم ار غواص را پا چپلا نیست

حق تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰؑ میرا بندہ مجھ سے باتیں کر رہا تھا تو نے اُسے مجھ سے جُدا کر دیا ہے تجھے جوڑنے کے لئے بھیجا ہے توڑنے کے لئے نہیں بھیجا وہ تو میری محبت میں برباد دیوانہ وار مجھ سے باتیں کر رہا تھا اے موسیٰؑ تو خود ہی بتا بھلا اُجڑے شہروں سے بھی کوئی خراج وصول کرتا ہے وہ تو میری محبت میں اپنی ہستی ختم کر چکا تھا اے موسیٰؑ ذرا تو خود ہی سوچ جو کعبۃ اللہ کا دروازہ گزر کر کعبے کے اندر آجائے وہ رسمِ قبلہ کا کیسے پابند ہو سکتا ہے وہ مجھ سے ناراض ہو گیا ہے اے موسیٰؑ اُس کو ڈھونڈ اور راضی کر۔

اِس واقعہ سے جو خاص بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے جو کعبۃ اللہ کے اندر چلا جائے وہ رسم قبلہ سے پاک ہو جاتا ہے کیونکہ جہتِ قبلہ نہ رہی تو نیت کیسے کرے گا اور یہ قلندر کا مقام ہے اِس مقام کو میرے پیرومرشد بابا دیوان چشتی اپنے انداز میں یوں فرماتے ہیں

پاک عذاب ثواب نجاتوں ۔ اِسموں صفتوں فعلوں ذاتوں
فارغ حج نماز زکاتوں ۔ رہن دیوانے کعبے اندر سیون دے شہباز قلندر
نور علیؓ دا چمکاں مارے ۔ چار چوفیرے باہر اندر سیون دے شہباز قلندر

Marfat.com

محبت کے ماروں کی بات کرتے ہو وہ تو محفل سماع میں جان بھی دے دیتے ہیں جب قوالوں نے پڑھا ''کشتگان خنجرِ تسلیم را'' جو تیری تسلیم ورضا کی تلوار سے کٹ مرے تو محفل سماع میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی روح پرواز کرگئی۔

محبت کی داستانیں کچھ ایسی بھی ہیں کہ مولائے کائنات کی گود میں آقائے کائنات آرام فرمارہے تھے سوئے ہوئے نہیں تھے وہ تو خود جگانے کے لئے آئے ہیں جیسے کہ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

وہ تو سوتے نہیں جو آتے ہیں جگانے کے لئے

عصر کی نماز کا وقت ختم ہوتا جارہا ہے علم کے شہر کا دروازہ مجدد اعظم اجتہاد فرمارہا ہے محبت کی عدالت نے فیصلہ سُنا دیا نماز جائے تو جائے نیاز نہ جائے۔

حضور سرکار بابا فرید الدین مسعودؒ گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک ایسا گروہ بھی ہوگا جو بارگاہ ایزدی میں درخواست پیش کرے گا۔ کہ ہمارا ٹھکانہ ذرا دوزخ کے قریب کیا جائے ہم دوزخ کے کنارے اپنا ٹھکانہ چاہتے ہیں۔ حق تعالیٰ فرمائیں گے آپ ایسا کیوں چاہتے ہیں۔ تو وہ عرض کریں گے کہ ہم تو صرف یہ دیکھنا چاہتے کہ تیرے دوزخ کی آگ میں زیادہ تپش ہے یا ہمارے سینوں میں تیرے محبوبؐ کے عشق کی آگ زیادہ گرم ہے۔ جب حق تعالیٰ ان عشاق کا ٹھکانہ جہنم کے قریب بنا دیں گے۔ تو وہ عشاق اپنا پاؤں دوزخ میں ڈالیں گے تو دوزخ چیخ اُٹھے گا۔ اور دوزخ سے آواز آئے گی۔ ہائے میں جل گیا یعنی اس کی آگ ٹھنڈی ہوجائے گی۔ دوزخ کے لئے دوزخ کا ٹھنڈا ہونا بھی تو دوزخ سے کم نہیں۔

حضرت بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

ساری عمر بھاویں سینہ رہیا پھٹیا، میرے لباں اُتے مُہر لگی رہئی اے
دوزخ ویکھدا ہو حیران جاندا، سینے وِچ جیہڑی اگ دَبی رہئی اے
غیرتمند اای یا جبین میری، دَھری اِک واری جتھے دھری رہئی اے
اوہ دیوانیہ حُسن دا بادشاہ ای، اَکھ جیہڑے محبوب نال لڑی رہئی اے

عاشق لوگ یہ خوب جانتے ہیں کہ محبوب کے ہر ستم میں لاکھوں کرم چھپے ہوتے ہیں۔ مالی شاخ کو کاٹتا ہی اسی لئے ہے وہ اور پھلے پھولے۔ کسان کھیت میں ہل چلا کر اسے کیوں پامال کرتا ہے محبوب کی اداؤں پہ عاشق کیوں مر مٹتے ہیں یہ بس وہی جانتے ہیں۔

مینوں کرم یا ستم نال غرض کوئی، تیری ہر ادا وچ مزہ آؤندا اے
جنہوں ویکھ کے جوش وچ آوے رحمت، مینوں ایسی خطا وِچ مزہ آؤندا اے
آوے لُطف جو عشق دی چوٹ کھا کے، نہ دوا شفا وِچ مزہ آؤندا اے
او دیوانیہ زُلفاں دا ہو قیدی، فیر ویکھ سزا وِچ مزہ آؤندا اے

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

جیہڑے تیرے میخانے دی پی کے تے ہو کے مست ٹُردے بانکی چال گئے نے
روزِ ازل توں ساقیا مست تیرے لے کے دِلاں چہ تیرا خیال گئے نے
اوہ تاں ہستی دی مستی نوں چھڈ کے تے ہو کے مست تیرے صاحب حال گئے نے
مُلّاں ویکھ دیوانیہ چھڈ مسجد پاؤندے جلیاں مستاں دے نال گئے نے

Marfat.com

وہ بے نِشاں جو چُھپا ہُوا تھا

وہ بے نشاں جو چُھپا ہُوا تھا وہ رُخ سے پُردے اُٹھا گیا ہَے

وہ جلوہ گر ہَے مَیں آئینہ ہوں وہ میری صُورت میں آ گیا ہَے

اُسی کی مشقِ خرام سے ہَے یہ موت میری حیات میری

وہ آ کے مُجھ کو بنا گیا ہَے وہ جا کے مجھ کو مِٹا گیا ہے

محال ہَے جو حلول اس کا محال ہَے اتحاد اس سے

نہ پوچھو جاں سے قریب ہو کر وہ کیسے مُجھ میں سما گیا ہَے

میری نگاہوں سے مست ہو کر جو آج ہر مَست جُھومتا ہَے

وہ جام پھر بھر کے میرا ساقی مجھے نظر سے پلا گیا ہَے

مَیں جب کبھی بے خُودی میں کھو کر جو دیکھا اس کو دیوانہ ہو کر

مَیں ان کے جلوؤں میں کھو گیا ہوں وہ میری نظروں پہ چھا گیا ہے

Marfat.com

عَہد و پیمان

پیمانِ محبت عہدِ وفا کچھ یاد بھی ہے کچھ یاد نہیں
آواز اَلَسْت وہ قَالُو بَلیٰ کچھ یاد بھی ہے کچھ یاد نہیں

دیدار اُن کا بے چون وچرا اِک حیرت کا وہ عالم تھا
کیا اس نے کہا کیا میں نے سُنا کچھ یاد بھی ہے کچھ یاد نہیں

وہ گرمی محفل سوزِ دروں وہ چاکِ گریباں دشت جُنوں
جو حشر میں تھا اِک حشر بپا کُچھ یاد بھی ہے کُچھ یاد نہیں

تھے راز چھُپے جو سینوں میں سب فاش کیے اِن اشکوں نے
نادان شکستہ دِل کی صَدا کُچھ یاد بھی ہے کُچھ یاد نہیں

وہ رنگِ چمن گلشن کی فضا زنجیرِ جنوں وہ موجِ ہوا
غنچوں کی چٹک وہ بانگِ درا کُچھ یاد بھی ہے کُچھ یاد نہیں

وہ ہلکا تبسم قول و قسم اندازِ جفا وہ ترکِ سِتم
ان زلفوں کی گھنگھور گھٹا کُچھ یاد بھی ہے کُچھ یاد نہیں

تھا شور وہ دیوانے برپا کوئی بے خود تھا کوئی بسمل تھا
وہ عشوہ گری وہ نازوادا کُچھ یاد بھی ہے کُچھ یاد نہیں

Marfat.com

جُود وعطا

جے کر میرے گناہواں دی حد کوئی نئیں ہو کے بے حد اوہ پروردگار بخشے
بخشش واسطے دی گناہگار چاہی دا بندہ کرے گناہ بخشنہار بخشے
اَدھی رات نوں رب آواز دیوے منگو بخششاں ربِ غفار بخشے
اُٹھ منگ دیوانیہ رب کولوں پیارے نبیؐ دا رب پیار بخشے

آیت:۔ وَ لو لا فضل اللّٰہِ علیکم ورحمتہُ ماز کیٰ مِنکم مِنْ اَحَدٍ ابدا

ترجمہ:۔ اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے اور رحمت اُس کی نہ پاک ہوتا تم میں سے کوئی کبھی۔

تیری وہ شانِ کرم ہے کہ بیگناہ کو آج
گنہگاروں میں مِل کر تیری پناہ مِلے

(سیّد ابُو الحقائق نظامی)

شرح

قیامت پیشی کا دن ہے۔ اس دن تیرے ہاتھ میں تیری اپنی کتاب کُھلی ہوگی اور حکم ہوگا اِسے پڑھ۔ اگر آج ہی کوئی تجھے تیری کتاب پڑھا دے اور تُو آج ہی مولا کریم کے

Marfat.com

دربار میں پیش ہو کر توبہ کر لے کہ میں کُفر و شرک کے شجر کے قریب نہیں جاؤنگا تو آج ہی بارگاہِ ایزدی میں حضوری کی منظوری ہو جائے گی۔ ورنہ دوزخ میں جہنم کی آگ جلائے گی اور تُو آدم کی طرح روئے گا معافی مانگے گا۔ بس تو کیئے ہوئے قول و اقرار نہ بھول ؎

کر کے یاد ازل دی گل نوں ، فیر جو رونا ایں جا کے کل نوں
اَج اِی قدماں تے سیس نوا کے ، نچ کے منا لے یار نوں
پیریں عشق دی جھانجر پا کے

پھر فرماتے ہیں بابا دیوان چشتی ؎

اجے تیک بے ہوش نے طُور والے ، چڑھیا مستی دا ایسا خُمار دِسدا اے
پَرجے کر کُھلی بصیرت دی اَکھ ہووے، ذرّے ذرّے دے وِچ دلدار دِسدا اے
اُتاں ول کیہ سجناں تکنا ایں ، سوہنا یار تے سرِ بازار دِسدا اے
او دیوانیہ رب دے عارفاں نُوں جدھر تکدے نے اُدھر یار دِسدا اے

دیکھو ہر چیز اپنے اصل کی طرف جاتی ہے ؎

اپنے اصلوں دُور دُراڈے جس نوں سُٹیا جاوے
مُڑ مُڑ اصل اپنے ول آوے تے روے کرلاوے

اگر تُو دنیا کی طرف جائے تو ہیجڑا ہے۔ جنت کی خواہش رکھے تو پھر تُو عورت ہے کیونکہ جنت شہوت کا مقام ہے یعنی لطف اُٹھانے کی جگہ ہے اور تُو اپنے مولا کی طرف رجوع کرنے والا مردِ حق بن، دیکھ حضرت بایزید بُسطامیؒ فرماتے ہیں جب مجھے دنیا کا خیال

Marfat.com

آ جائے تو وضو کرتا ہوں اور جنت کا خیال آ جائے تو غُسل کرتا ہوں۔

بس تُو طالبِ مولا ہو کر اُس کی تجلیوں میں گم ہو جا۔

اپنے ہونے سے توبہ کر لے کیونکہ تیری ہستی ہی سب سے بڑا حجاب ہے۔

تیرے ہونے تیرا لکھ وی نئیں چھڈیا، ایس ہونے نوں تُوں گھروں کیوں نئیں کڈھیا

تینوں لٹے پیا بن کے لُٹیرا، تُوں اپنا بھلیکھا کڈھ لے

تیرا ہونا تیرا وہم تے ہنیرا

بس تُو اپنے مولا کے سامنے فنا ہو جا۔ دیکھ تیرے مرشد کو حق تعالیٰ نے اپنی صورت پر بنایا ہے۔

پیر کامل صُورت ظِلّ الٰہ　　یعنی دیدے پیرِ دیدے کبریا

تُو مرشد کی صورت میں مولا کا دیدار کر، دیکھ مولا کریم کا فرمانِ عالی شان قرآن گواہ ہے ''ولا تطع من اعفلنا) (سورۃ کہف آیت 28)

ترجمہ:۔ مت کہا مان اُس شخص کا جس کے دل کو ہم نے اپنی محبت سے خالی کر دیا۔ اور وہ حد سے نکلا ہوا ہے۔ وہ کون ہے؟ جس سے بچنے کی ہدائت کی گئی ہے۔

فرمایا بابا دیوان چشتی نے۔

خدا دی محبت نہ الفت دے بُھکھے، ایہہ زر دے پجاری دولت دے بُھکھے
عزت دے بُھکھے ایہہ شہرت دے بُھکھے، مریداں دی اَنی عقیدت دے بُھکھے
جیویں یارو باندر پئے نقلاں اُتارں
ایہہ کم بخت پئے روپ ولیاں دا دھارن

Marfat.com

عدم ہمیشہ عدم رہا ہے وجود جبکہ عدم نہیں ہے
تیری ادائیں رہیں سلامت مٹا دے مجھ کو یہ غم نہیں ہے

کسی ادا سے بنایا مجھ کو کسی ادا سے مٹایا مجھ کو
ظہور اس کا ہے ہر ادا میں کہو یہ اس کا کرم نہیں ہے

ھُوَ ھُوَ ہو یا اَنْتَ اَنْتَ، اَنَا اَنَا ہو کہاں دُوئی ہے
اشارے سب ہی اُسی طرف ہیں کہیں بھی تُو اور ہم نہیں ہے

جمال اپنا ہی دیکھنے کو ظہور میں جب وہ آ گئے ہیں
نظر وہی ہے نظر میں وہ ہے یہ دیکھ لینے سے کم نہیں ہے

یہ سازِ ہستی جو نغمہ زن ہے کسی کا ہے شوقِ نَے نوازی
وہ ساز میں ہوں مگر یہ میری نوا نہیں ہے یہ دم نہیں ہے

جمال بے پردہ سامنے ہے تجلیاں ہی تجلیاں ہیں
تری وہ جنت ہے اے نظامی کہ جس میں باغِ ارم نہیں ہے

استغاثہ ببارگاہِ گنج شکرؒ

سرِ نیاز ادب سے جھکائے بیٹھے ہیں
درِ فریدؒ پہ نظریں جمائے بیٹھے ہیں
تیری نگاہِ کرم کی اُمید پر لاکھوں
گنہگار تیرے در پہ آئے بیٹھے ہیں
تیرے کرم کا بھروسہ لئے ہوئے ہیں ہم
وگرنہ آہ کو ہم آزمائے بیٹھے ہیں
فقیر بے سروساماں گدائے گنج شکرؒ
یہی ہم اپنا مقدر لکھائے بیٹھے ہیں
تیری نگاہ میں ہے نفخۂ حیات بھرا
ہم اپنے مردہ دِلوں کو جلائے بیٹھے ہیں
خدا کا شکر کہ جن کے ہیں سامنے انکے
ہم اپنا حال انہیں کو سنائے بیٹھے ہیں
نگاہیں در پہ لگی ہیں سب انتظار میں ہیں
نظامی صابری ہر سمت آئے بیٹھے ہیں

Marfat.com

وصالِ یار

کوئی پردے کو یوں سرکا گیا ہے
کہ خُود کو دیکھنے خود آ گیا ہے

تصور میں کسی کے کھو گیا ہوں
کوئی قلب و نظر پہ چھا گیا ہے

نگاہوں سے کوئی اُترا ہے دل میں
تڑپ کر خود مجھے تڑپا گیا ہے

تُو میرا راز ہے میں راز تیرا
نگاہوں سے کوئی سمجھا گیا ہے

یہ میرا مُجھ میں تو کچھ بھی نہیں ہے
وہی خود ہے خُودی کو پا گیا ہے

یہ پردہ خوب ہے پردے اُٹھا کر
میری صورت میں کوئی آ گیا ہے

وہ ہوتے ہیں تو میں ہوتا نہیں ہوں
یہی دیوانے کو غم کھا گیا ہے

Marfat.com

مقامِ فقر

عاشق ہووے جو کشف کرامتاں دا راہوں بُھلے اُس راہی دی گل نہ کر
ولی فقر دی دولت نال غنی ہندا، اوہدی بے پرواہی دی گل نہ کر
نظر ولی دی بدل تقریر دیندی اوہدی جادو نگاہی دی گل نہ کر
منگ پیار دیوانیہ ولی کولوں، تاج تخت تے شاہی دی گل نہ کر

آیت:۔ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْکُوْنُوْ مَعَ الصَّادِقِیْنِ ٥

ترجمہ:۔اے ایمان والو! سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

شرح

دن سے رات اور رات سے دن کو پیدا کرنا خُدا کی قدرت ہے خُدا قادرِ مطلق ذات ہے سورج چاند ستارے شجر و حجر جن فرشتے اور انسان پیدا فرمانا گویا کائنات کی ہر شے کو ظہور میں لانا خُدا کی قدرت ہے آگ کا گلزار ہونا پتھروں سے پانی نکالنا چاند کا دو ٹکڑے ہونا سورج کا اُلٹے پاؤں چلنا مُردوں کو زندہ کرنا جانوروں سے باتیں کرنا سُننا اور سمجھنا پتھروں کو سوال کے جواب دینے کا شعور بخشنا نبیوں کے معجزات ہیں بارہ برس کا ڈوبا بیڑا نکال کر پار لگا دینا بتوں کو لڈو کھلا دینا دیوار پر سوار ہو کر اُسے دوڑانا اور کپڑا نچوڑ کر مسجد کا رخ درست کر دینا اولیاء اللہ کی کرامات ہیں جادوگروں کا رسیوں کے سانپ

Marfat.com

بنانا اور ہوا میں اُڑنا وغیرہ کو استدرج کہتے ہیں گویا ایسا فعل جو عقل کو عاجز کر دے خُدا سے ظہور میں آئے تو قدرت نبیؐ سے ظاہر ہو تو معجزہ ولی سے ظاہر ہو تو کرامت اور اگر کافر سے ہو تو استدراج۔ اور علامہ اقبال کے مرشد پیر رُومی فرماتے ہیں ؎

چوں بسا ابلیس آدم روئے ہست

بس بہر دستے نہ باید دا دست

ترجمہ:۔ انسان کے روپ میں شیطان بھی پھرتے ہیں ہر کسی کے ہاتھ میں ہاتھ دینا درست نہیں۔

میرے پیر روشن ضمیر بابا دیوان چشتی اپنے انداز میں کیا خوب فرماتے ہیں ؎

ذرا خضر دے وانگ صورت بنا کے مریداں نوں لے کے مزاراں تے جا کے

حق اللہ ھو دیاں ضرباں وی لا کے بڑے نال جذبے دے سینہ ہلا کے

ایہہ وچکار بیندے نے بن کے قلندر

ویکھو کیویں روٹی کماؤندے نے مچھندر

یاد رکھو آج کل ولیوں کا روپ دھار کر نام نہاد جعلی پیر فقیر شعبدے بازیاں دکھا کر لوگوں کو لوٹتے پھرتے ہیں اور استدراجی قوتیں زور شور سے اپنا کام دکھا رہی ہیں ؎

یارو کافر وی نفس دی نال قوت عقل والیاں دی مت مار لیندا اے

ولی اللہ اِس نوں استدراج کہندے جس طاقت توں کم مکار لیندا اے

کافر اُڈے ہوا دیوچہ بھاویں ولی کھچ کے تھلے اُتار لیندا اے

فرق صاف دیوانیہ نظر آوے کافر ڈوب دیندا اے ولی تار لیندا اے

Marfat.com

نبیوں سے جب بھی معجزہ طلب کیا کافروں اور مشرکوں نے ہی کیا۔کسی صدیق ؓ نے نہیں کیا اِس طرح ولیوں سے کرامتوں کے طالب بھی بدعقیدہ کم علم اور کج فہم لوگ ہی ہوتے ہیں اگر کسی ولی اللہ کی پہچان کرنی ہو۔تو بابا دیوان چشتی کی بات غور سے سنو فرماتے ہیں۔

ولی تے خُدا دی محبت سکھاؤ ندے ولی تے غلاموں نوں عارف بناؤ ندے
ولی اگے شاہ وی گدا بن کے آؤ ندے ولی باہوں پھڑ کے خُدا نال ملاؤ ندے

ایہہ تن من لکھاں تے جاناں ہزاراں
میں اللہ دے ولیاں دے قدماں تو واراں

باباجی فرماتے ہیں ولی اللہ سے دنیا کی دولت کا طالب نہ بن بس ولی اللہ سے خُدا کی معرفت اور عشقِ رسول طلب کر۔

دیکھئے پھر بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

علم عرفان دے جے توں چاہویں کھول دے رب خزانے
پیر اپنے دیاں جتیاں چم کے سر تے رکھ دیوانے
زُہد عبادت نال نئیں لبھدے ایہہ موتی انمول
بولی الا اللہ دی بول

❁ ❁ ❁

حُسنِ ازل

وہی ہے جو سَرِ بازار نظر آتا ہے
جِدھر بھی دیکھتا ہوں یار نظر آتا ہے

کہیں سمانہ سکے جو نظر بھی آنہ سکے
وہ دل کی آنکھ سے دِلدار نظر آتا ہے

نگاہوں سے تو میں اب چومتا ہوں ذرہ ذرہ
تمہارا نور جو سرکار نظر آتا ہے

میں خوش نصیب ہوں وہ یار میرے سامنے ہے
مجھے غم ہی نہیں غم خوار نظر آتا ہے

خدا کا شکر میرا ہاتھ جس کے ہاتھ میں ہے
مجھے وہ یار مددگار نظر آتا ہے

کبھی یہ ہو نہیں سکتا نظر میں غیر آئے
جو دِل ہی غیر سے بیزار نظر آتا ہے

جدھر بھی دیکھتا ہے تیرا جلوہ دیکھتا ہے
تیرا دیوانہ تو ہوشیار نظر آتا ہے

Marfat.com

پیر کامل

قسم رب دی بدل تقدیر دیندی طاقت ولی دی جو نِگاہ وِچ اے
اوہنوں قبر تے حشر دا خوف کِیہ اے کامل پیر دی جو پناہ وِچ اے
بادشاہواں دی شاہی ول تکدا نئیں کھڑا ولی دی جو بارگاہ وِچ اے
سچ دساں دیوانیہ رب دی سونھ ، گھر ربدا ولی دی راہ وِچ اے

آیت:۔ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِo وَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓئُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ط

ترجمہ:۔ اللہ دوست رکھتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے نکالتا ہے ان کو اندھیروں سے طرف روشنی کے اور جو لوگ کافر ہوئے دوست ان کے شیطان ہیں نکالتے ہیں ان کو روشنی سے طرف اندھیروں کے۔

شرح

تُو اندھیرے میں سویا ہوا ہے اگر بیدار بھی ہے تو آسماں کی طرف نہیں دیکھتا۔ ستاروں

کی طرف دیکھ تجھے قُطب نظر آئے گا۔ جس سے تجھے کعبہ کی سمت نظر آئے گی۔ پست نظری چھوڑ بلند نظر بن دیکھ جُدا اور خُدا میں فرق صرف ایک نقطہ کی بلندی اور پستی کا ہے۔

نُقطہ جُدائی والا اُتاں ول رکھ لے
ویکھ لے خدا نوں خدائی نوں وی تک لے
مَن لے خدا کے شے توں جُدا نئیں
تے گھیر لوے جس نوں خیال اوہ خُدا نئیں
کون تینوں دس دا دیوانہ جہدا نام ایں
اوہ سیّد نظامی دے غلاماں دا غلام ایں

ستارے کیا ہیں؟ اولیا اللہ ہیں۔ قطب کیا ہے؟ مرشد عارف و کامل۔ سیّد کون ہے؟ معرفتِ الٰہی کا امام۔

ہر کہ عاشق شد جمالِ ذات را
اوست سید جملہ موجودات را

یہ ستارے تجھے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں تُو اِن ستاروں میں قطب کو تلاش کر جو تجھے تیری کتاب پڑھا دے جو تجھے تیری حقیقت سمجھا دے۔ اور تجھے اِن حقائق سے بھی اگاہ کر دے کہ تیرے ساتھ خدا کا قرب تیری کسی عبادت کا نتیجہ نہیں نہ ریاضت یا مجاہدے کی وجہ سے ہے بلکہ خدا کا ہر شے کے ساتھ قرب اس کا

Marfat.com

ذاتی کمال ہے اِن حقائق کا حصول مرشد کامل کے بغیر ممکن نہیں بابا دیوان چشتیؒ فرماتے ہیں۔

جے نئیں تینوں کوئی پیر فقیر ملیا، لنگھی عُمر جو سمجھ بیکار گئی اے
زندہ رہی اوہ سدا جہان اندر، جہیڑی جند محبُوب توں وار گئی اے
پَیر پُٹ کے کدے نئیں پچھاں پَرتی، لنگھ عِشق دا جو بازار گئی اے
او دیوانیہ فلک نُوں چیر کے تے، نظر عاشقاں دی عرشوں پار گئی اے

بس تو ستاروں میں قطب تلاش کر تجھے کعبہ کی سمت نظر آ جائے گی اور تجھے سیدھی راہ مل جائے گی۔ یہ تو بس کوئی قطب ہی بتائے گا کہ تُو نے ناسوت سے سفر کر کے کس طرح ملکوت میں داخل ہونا ہے اور پھر ملکوت سے جبروت اور جبروت سے لاھوت کے مقام پر کس طرح پہنچنا ہے۔

بس تُو قُطب سے راہِ حق تلاش کر۔ جب تو قطب کے ساتھ منزلیں طے کرے گا تجھے کوئی خوف یا خطرہ نہیں ہوگا ورنہ رومیؒ فرماتے ہیں۔

پیر را بگزیں کہ بے پیر ایں سفر
ہست پُر آفات و پر خوف و خطر

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

بناں پیر دے گل نئیں ہتھ آوندی، بھاویں لکھ واری کعبے جا کے ویکھ
وَلی قلب دی اَکھ نال تکدا ای، لکھ اپنا آپ چُھپا کے ویکھ

Marfat.com

نیوں اپنے آپ دی سمجھ آوَنی ، گھوڑے عقل دے لکھ دوڑا کے ویکھ
کرم ہووے دیوانیہ گل بَن دی ، بھاویں لکھ توں رُوپ وٹا کے ویکھ

بس تُو اُس قطب سے راہ حاصل کر جن کے بارے میں حدیث پاک گواہ ہے کہ ''میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں'' بس تُو اس قطب کے طفیل سیدھی راہ پر گامزن ہو۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

سونھ رب دی رب گواہ میرا اوہدے جیہا حسین نہ ویکھیا اے
ایہوی سچ آکھاں یارِ غارؓ وَرگا کِتے صِدق یقین نہ ویکھیا اے
یوسفؑ حُسن دی پئے خیرات منگدے ، ایسا ماہِ مُبین ویکھیا اے
او دیوانیہ کافر وی پئے آکھن ، ایسا صادق امین نہ ویکھیا اے

بس تُو اہل بیت کی کشتی میں سوار ہو کر ستاروں کی روشنی سے کعبہ کی سمت معلوم کر تجھے قطب نظر آجائے گا۔

Marfat.com

میری منزل میں کیا نہیں آیا
ہاں مگر ما سوا نہیں آیا

کوئی منزل کی کیا خبر لائے
کارواں جو گیا نہیں آیا

جس نے اس راہ میں قدم رکھا
اُس کا ہی پھر پتہ نہیں آیا

بزم میں کیوں نہیں ہے آگ لگی
کوئی بھی دِل جلا نہیں آیا

اک تغیر کا منتظر ہے جہاں
کوئی مردِ خدا نہیں آیا

وہ تو ہر رنگ میں نمایاں ہیں
مجھ کو ہی دیکھنا نہیں آیا

اُس کی منزل ہی گم ہی ہے جسے
کھو گیا پھر راستہ نہیں آیا

یُوں تو محفل میں سب ہی آتے ہیں
کوئی بھی آشنا نہیں آیا

سامنے اُن کے رہ گئے مٹ کر
وصل کا کچھ مزہ نہیں آیا

جستجو ہے کہاں نظامی ہے
آج تک کچھ پتہ نہیں آیا

Marfat.com

محبوب الٰہیؒ

میرے محبوب محبوب الٰہی
سراپا نور ہو عالم پناہی
مجھے بخشی وہ تو نے کج کلاہی
تیرے قدموں پہ صدقے بادشاہی
نہ کیوں اس راہ میں سجدے کروں میں
ہوئے جس راہ سے محبوب راہی
نہیں پردہ کوئی بھی درمیاں میں
وہ تیرا حسن میری کم نگاہی
یہی بس آرزو ہے یا الٰہی
ادائیں یار کی میری تباہی
زمانے بھر کا ٹھکرایا ہوا تھا
نباہی آپ نے مجھ سے نباہی
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا کر
مٹادی تُو نے میری رو سیاہی

Marfat.com

اِنتخاب نگاہ

نفی جمع تے ضرب تقسیم کر کے ، رہیا میں نہ جدوں حساب کیتا
کلمے وچ مینوں ''لا'' کہن بدلے ، میرے یار میرا انتخاب کیتا
جنہوں ہوش حواس نئیں پاسکدے ، مستی میری اوہنوں بے نقاب کیتا
اوہ دیوانیہ یار کمال ہوگئی تُوں تے کم یار الا جواب کیتا

آیت:۔ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**

ترجمہ:۔نہیں کوئی معبود مگر صرف اللہ

شرح

آئینہ یعنی شیشہ اپنے آپ سے جاہل ہے اِس میں عکس دیکھنے والے کا ہے اس کا اپنا کچھ بھی نہیں سائنسدانوں کا کہنا کہ:۔

سورج کی کرنیں زمین سے ٹکرا کر منفعل ہوتی ہیں تو روشنی پیدا ہوتی ہے اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو روشنی بن ہی نہیں سکتی روشنی اُس وقت ظہور میں آتی ہے جب کرنیں زمین سے رُک کر واپس ہوتی ہیں ۔غور فرمایئے اگر شیشے کے پیچھے سیاہی نہ چڑھی ہو تو دیکھنے والے کو اپنا عکس نظر نہیں آتا ۔اپنی صورت دیکھنے کے لیے شیشے کے پیچھے سیاہی کا

Marfat.com

چڑھا ہونا ضروری ہے تو یوں سمجھئے کہ تمام عالم کا پیدا ہونا ایسا تھا کہ جیسے شیشہ تو ہو مگر اُس کے پیچھے سیاہی نہ چڑھی ہو جب تک شیشے کے پیچھے جلا نہ دی جائے دیکھنے والے کو اپنا عکس نظر نہیں آتا۔ خالق کائنات نے مجھے اپنا آئینہ منتخب فرما کر میرے سر پر امانت کا بوجھ رکھ دیا اور ظَلُومًا جَھُولًا کی سیاہی چڑھا کر مجھے اپنی جلوہ گاہ بنا دیا اور خود جلوہ گر ہو کر اپنے حُسن و جمال کو دیکھ کر فرمانے لگا اگر تو نہ ہوتا تو میرے ہونے کا اظہار نہ ہوتا۔

جدوں احد اِک اکلاسی نہ ظاہر کوئی تجلاسی
نہ رب رسول نہ اللہ سی نہ جبار قہار
آج میں لکھیا سوہنا یار جس دے حُسن دا گرم بازار

بابا دیوان صاحب فرماتے ہیں:۔

میں تے ہاں شیشہ مینوں یار ویکھے صورت نئیں میری ایہہ تصویر اُسدی
اوہدے بولنے نال میں پیا بولاں میرا کجھ وی نئیں ایہہ جاگیر اُس دی

پھر فرماتے ہیں:۔

افضل کعبے توں مومناں شان تیری جلوہ گاہ توں ایں جلوہ گر میں آں
رِگ جان توں ودھ قریب ہو کے صورت وچ تیری آوندا نظر میں آں

ظلوماً و جُھولا کا خطاب انسان کی اہانت نہیں بلکہ تعریف ہے۔ ظالم اور جاہل ہونا تعریف میں کیسے ہے۔ ظالم کا معنی ظلم کرنے والا اور جاہل کا مطلب اپنے سے بے خبر پھر یہ تعریف کیسی ہوئی حضرت مولوی غلام رسول عالم پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ظالم جاہل جے نہ ہندوں کیوں ڈگ دوں وچ کارے

ایہہ ہے مَدح مذمت نا ہیں اِس وچ ناز اشارے

اِس مقام پر ایک چیز واضح ہو رہی ہے کہ ہر شے موجود تھی تمام کے ساتھ سامنے امانت کو رکھا گیا تمام نے انکار کر دیا اور انسان نے امانت کا بوجھ اٹھا لیا اور ظالم و جاہل ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

اچھا ہوا یہ کہ انجان تھا مَیں

قسمت میں میری ہوا دام و دانہ

(سید ابوالحقائق نظامیؒ)

عشق و مستی میں دانہ کھا کر جب میں تنزیہہ کے دام میں پھنس گیا تو حق تعالیٰ نے مجھے جلوہ گا بنا لیا میں آئینہ بن گیا تو یوں کہا۔

افضل کعبے مومنا شان تیری ، تابع ہو کے ناطق قرآن دا رَوَ

تُوں تے ہیں مسجُود فرشتیاں دا ، شہباز بن کے لامکان دا رَوَ

نعرہ لا تُوں حق دا غیر کوئی نئیں ، گل کرتے مرد میدان دا رَوَ

تیرے کولوں دیوانیہ موت نسّے ، سایہ بن کے کامِل انسان دا رَوَ

Marfat.com

تیری گلی میں مٹا ہوں وہ خاکِ زار ہوں میں
اگرچہ خاکِ کفِ پا ہوں تاجدار ہوں میں
حریمِ ناز کے پردوں کا راز دار ہوں میں
نہ پوچھ رازِ محبت کہ پردہ دار ہوں میں
نگاہِ عشق میں بے پردہ روئے یار ہوں میں
چھپا ہوا تھا جو پردوں میں آشکار ہوں میں
تیری نگاہ سے پیتا ہوں گر کے سجدے میں
درونِ کعبہ و میخانہ راز دار ہوں میں
میرے ہی پردے میں تو ہے اگر جلا دے مجھے
جمالِ یار ذرا دیکھ بے قرار ہوں میں
فنا کے بعد بھی رکھتا ہوں شوقِ پامالی
سرِ مزار ہیں وہ اور تہہ مزار ہوں میں
مجھے وہ ذوقِ فنا ہے کہ تیرے قدموں میں
ہزار بار مٹا ہوں ہزار بار ہوں میں
بہار آئی نظامیؔ چمن میں یار آیا
گلِ شگفتہ ہوں میں اور بوئے یار ہوں میں

ممکِنُ الوجود

لہر بحر دے اَگے نئیں ٹھہر سکدی ، فانی باقی دا پتہ نئیں لے سکدا
ذات حق دی واجب تے اسیں ممکن، واجب سامنے ممکن نئیں رَیہہ سکدا
غیر ہووے تے غیر دی نفی کریئے ،فقر دُوئی دا بھار نئیں سَہہ سکدا
کہن والا دیوانیہ جان دا نئیں ، جہڑا جان دا اے کجھ نئیں کہہ سکدا

آیت:۔ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط

ترجمہ:۔فرمادیجئے حق آیا اور باطل گُم ہوگیا۔

غور فرمایئے نفی اثبات ایک قدرتی اصول ہے۔دن چڑھتا ہے رات گم ہو جاتی ہے۔ سُورج نکلتا ہے چاند ستارے چُھپ جاتے ہیں۔حق آیا اور باطل گُم ہوگیا۔ اِسی طرح اس واجب الوجود ذات کے سامنے اِس ممکن الوجود کا رہنا ناممکن ہے۔

شرح

کائنات میں نفی اثبات کا عمل جاری وساری ہے۔نفی کا معنی گم ہو جانا ہے ختم ہو جانا نہیں یعنی حق کے سامنے ہر شے معدوم ہو جاتی ہے عدم میں چلی جاتی ہے عدم محض نہیں ہوتی جیسے سورج کے طلوع ہونے پر چاند ستارے ماند پڑ جاتے ہیں ختم نہیں ہوتے۔ظہور

Marfat.com

کائنات سے پہلے تیری ذات، ذاتِ حق میں ''معلوم'' کی صورت میں موجود تھی جسے قرآن پاک میں شے کے نام سے لکھا گیا ہے۔ حدیث پاک میں لکھا ہے قبل از ظہور ''بس خدا تھا اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی اور وہ اب بھی ویسا ہی ہے جیسے پہلے تھا۔ یعنی اُس کی ذات تغیر و تبدل سے پاک ہے۔

اے نادان انسان تُو بس ایک ''شے'' کے نام سے موسوم ہے۔ ذاتِ حق اس شے ہی سے اول ہے آخر ہے باطن ہے ظاہر ہے قریب ہے اقرب ہے محیط ہے اور ساتھ ہے کوئی شے بھی نہ زائد بر ذاتِ حق ہے نہ خارج از ذات ہے یہی معلوم جس کا اسے علم ہے بے صورتی سے صورت میں آئی ہے اور پھر بے صورتی کی طرف لوٹ جانا ہے۔ فانی کا مطلب بھی یہی ہے انتقال کرنا یعنی منتقل ہونا ہے فنا صِرف یعنی ختم ہو جانا یا نیست ہونا یعنی عدم محض ہونا نہیں اسی مقام کو پیر سید بلہے شاہؒ نے اپنے انداز میں بیان فرمایا۔

بلہے شاہ اسیں مرنا ناہیں گور پیا کوئی ہور، مری بُکل دے وچ چور
چوری چوری نکل گیا تے جگ وچ پے گیا شور، نی میری بُکل دے وچ چور

تو کائنات میں فنا و بقا کا جو سلسلہ جاری و ساری ہے اسی کا نام نفی اثبات ہے۔

موت و حیات کیا ہیں کرشمے نگاہ کے
ہر آن کھیلتے ہیں فنا و بقا سے ہم

(سید ابوالحقائق نظامی رحمۃ اللہ علیہ)

غافل ذرا غور کر دنیا میں ہر شے نفی اثبات میں مشغول ہے کہ نہیں۔ یاد رکھ دنیا میں کوئی

Marfat.com

شے بھی غیر حق نہیں یوں کہنا چاہئے کہ خدا نے اپنا غیر پیدا ہی نہیں کیا جیسے کہ بابا دیوان چشتیؒ فرما رہے ہیں۔

پیدا کیتا نئیں کوئی شریک اپنا واجب اک وجود موجود میں آں
ازل وچ فرشتیاں ساریاں لئی سجدہ گاہ میں آں تے مسجود میں آں
اپنے نور دے نال ظہور کر کے قبلہ گاہ میں آں تے معبود میں آں
اودیوانیہ تُوں تے کجھ وی نئیں، حد وچ میں آں تے لامحدود میں آں

اے نادان انسان غور سے دیکھ۔ ہر شے کی نفی سے ذات حق کا اثبات ہو رہا ہے۔

اعلیٰ حضرت ابوالحقائق نظامی رحمتہ اللہ علیہ فرما رہے ہیں۔

میری نمود ہے کیا بے نقاب جب تُو ہے
نہیں نہیں میں نہیں ہاں ہزار بار نہیں

ہر چیز خدا کے نور سے زندہ ہے نور کیا ہے روح ہے جان ہے اور حضور ﷺ رُوح اعظم ہیں یعنی جان کی بھی جان ہیں آپ ﷺ کے ہونے سے سب کچھ ہے آپ ﷺ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا کیوں کہ ہر شے حضور ﷺ کے نور سے ظہور میں آئی ہے حتیٰ کہ حضور ﷺ محبوب نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا۔

حدیث :۔ ''لَوْلَاکَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةْ''

ترجمہ:۔ اے محبوب اگر تجھے پیدا نہ کرتا تو اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا۔

Marfat.com

سارا نُور ظہور حضورؐ دا اے ، بِناں نُور کیویں کائنات ہُندی

نہ ایہہ چن تارے کاروبار سارے، نہ ایہہ دن ہوندا نہ ایہہ رات ہُندی

نہ ایہہ جن ملائک نہ نبی ہُندے، نہ کوئی اوہناں دی ذات صفات ہُندی

نہ دیوانیہ ربّ نوں ربّ کہندے، جے نہ پیدا محمدؐ دی ذات ہُندی

ہر چیز امر سے زندہ ہے اور امر حضور ﷺ کا نور اقدس ہے۔ بات نفی اثبات کی ہو رہی تھی حضور ﷺ کی محبت نے ہر خیال کی نفی کر دی اور خبر ہی نہ رہی کیا بات ہو رہی تھی۔ تو غور کرو کیا ہر آن نفی اثبات نہیں ہو رہی ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب نفی کو نفی سے ضرب دی جائے تو نتیجہ مثبت کی صورت میں نکلتا ہے جبھی تو سیّد بلہا شاہؒ نے فرمایا۔

رانجھا رانجھا آکھدی نی میں آپے ای رانجھا ہوئی

سدیو نی مینوں دھیدو رانجھا ہیر نہ آکھیو کوئی

حضرت مولینا جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ایں ثناء گفتن زمن ترک ثناء است

کہ ایں دلیل ہستی و ہستی خطا است

تیری ہستی کے سامنے میری ہستی خطا ہے پھر تیری ثناء بھی کروں تو یہ میری ہستی کی دلیل بنتی ہے۔ حضرت سید ابوالحقائق نظامی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں۔

مَیں کیا ہو کے کہوں شوقِ دید میں اَرنی

تیرے حضور تو ہونا میرا روا ہی نہیں

Marfat.com

میرے حضور بابا دیوان چشتیؒ فرماتے ہیں۔

ویکھ نفی نوں نفی نال ضَرب دیکے، جے ہے جمع تے نفی اثبات اِک اے
نئیں تے پُچھ لے کسے فقیر کولوں، یارا سارے فقیراں دی بات اِک اے
جیکر ویکھئے سُورجوں اُتاں جا کے، فیر سجناں دن تے رات اِک اے
رُومیؒ پیر دیوانیہ آکھدا ای، ولی اللہ تے اللہ دی ذات اِک اے

کلمہ طیبہ نفی اثبات کا سبق دیتا ہے۔ طوطے کو کلمہ پڑھا دیں تو وہ صرف پڑھ ہی لے گا مطلب تو نہیں سمجھ سکے گا۔ جب مرشد عارف و کامل مرید صادق کو کلمہ طیبہ کا مطلب اور معنی سمجھاتا ہے اور سمجھ آجاتی ہے تو پھر زبانِ حال سے پکار اُٹھتا ہے۔

غیر ہووے تے غیر دی نفی کریئے، یارا نفی اثبات دی گل نہ کر
حادث نال قدیم دا جوڑ کیہ اے، دن ہووے تے رات دی گل نہ کر
مِلے اوہ جو میرے توں وَکھ ہووے، چھڈ یار ملاقات دی گل نہ کر
اوہ دیوانیہ حق دی ذات اگے، اپنی ذات صفات دی گل نہ کر

❁❁❁

محوِ جمالِ یار کو اپنی خبر کہاں
اس دیدہ ور کو غیر سے ذوقِ نظر کہاں
مست شرابِ عشق کو اتنی خبر کہاں
منزل کہاں ہے، راہ کہاں، رہبر کہاں
ذوقِ سجود تشنۂ وصلِ حبیب ہے
سجدوں سے آشنا ہے ترا سنگِ در کہاں
سوزِ دروں نے پردۂ محمل جلا دیا
لیلےٰ تلاش میں ہے کہ ہے نوحہ گر کہاں
ہے ارتباطِ سوزِ دروں ذوقِ دید سے
ورنہ جگر کہاں ہے میری چشمِ تر کہاں
میری ہیں کم نگاہیاں قیدِ تعینات
ورنہ مذاقِ مشربِ اہلِ نظر کہاں
آکر خرامِ ناز سے محشر بپا کرے
ذرّے تڑپ رہے ہیں کہ ہے فتنہ گر کہاں
دامن پکڑ کے اُن کا نظامیؔ نے یوں کہا
ہے آپ کا وہ کشتۂ تیرِ نظر کہاں

Marfat.com

نفی اثبات

غیر ہووے تے غیر دی نفی کریئے ، یار انفی اثبات دی گل نہ کر
حادث نال قدیم دا جوڑ کیہ اے، دن ہووے تے رات دی گل نہ کر
ملے اوہ جو میرے توں وکھ ہووے، چھڈ یار ملاقات دی گل نہ کر
اوہ دیوانیہ حق دی ذات اگے ، اپنی ذات صفات دی گل نہ کر

آیت:۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ○

ترجمہ:۔ہم اُس (بندے) کی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

شرح

حق تعالیٰ نے اپنا غیر پیدا ہی نہیں کیا اگر مان لیا جائے کہ غیر اللہ کا وجود بھی کہیں ہے تو جہاں غیر اللہ ہوگا وہاں اللہ نہیں ہوگا اور اِس طرح یہ حق تعالیٰ کی شان کے منافی ہے حضرت بابا دیوان چشتی اِس مقام پر فرماتے ہیں ۔

تو ڈھونڈے خدا کو میں غیر خدا کو رہے جستجو میں تو دونوں برابر
جو تو نے خدا کو کہیں بھی نہ دیکھا تو میں نے کہیں غیر پایا نہیں ہے

یاد رکھو اگر کائنات میں ایک ذرہ بھی غیر اللہ تسلیم کر لیا جائے تو وہ حق تعالیٰ کی ضد ہوگا یا مثل ۔

Marfat.com

ضِد نِد نہ کوئی مثل مثال اے، عین غیر والا وہم تے خیال اے
تیرا ہونا تینوں کنڈیاں چہ رولدا، رب بندے دی زبان وچ بولدا

اگر دو وجود مانیں گے تو قرب کی صورت میں حلول لازم آئے گا یا اتحاد جو شریعت محمدی کی رو سے شرک ہے حقیقت یہ ہے جن کو معرفت الٰہی حاصل نہیں وہی کائنات کو اللہ کا غیر سمجھتے ہیں جس سے بھی پوچھو وہ کائنات کو حق تعالیٰ کا غیر خیال کرتا ہے یاد رکھنا چاہئے کہ اہل اللہ کے نزدیک کوئی شے حق تعالیٰ کی غیر نہیں بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ؎

پیدا کیتا نئیں کوئی شریک اپنا واجب اک وجود موجود میں آں
ازل وچ فرشتیاں ساریاں لئی سجدہ گاہ میں آں تے مسجود میں آں
اپنے نور دے نال ظہور کر کے قبلہ گاہ میں آں تے معبود میں آں
او دیوانیہ توں تے کجھ وی نئیں حد وچ میں آں لامحدود میں آں

حق تبارک وتعالیٰ کو باطن میں جان کر ظاہر میں اُس کا غیر ماننا ''ھوالظاہر'' کا انکار ہے ؎

اول آخر تے رب نوں پیا آکھیں باطن نال توں ظاہر داویر سمجھیں
تینوں فیر دیوانیہ کیہ اکھاں جے توں بحر توں وکھری لہر سمجھیں

اہل ایمان کائنات میں ایک ذرہ بھی غیر اللہ نہیں مانتے لیکن جو یہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ صرف بے صورت ہے اور صورت اُس کی غیر ہے انہوں نے خدا کے ایک اِسم کو مانا ہے دوسرے کا انکار کر دیا ہے صفتِ ایمان کے تحت اُن کا یہ عقیدہ قطعاً درست نہیں اُن کو الجھاؤ پیدا ہو گیا ہے بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں کہ ؎

Marfat.com

پیدا کیتا نئیں رب نے غیر کوئی کیڑے رب دے غیر دی یاد شرک اے
مشرک سمجھ دے بُتاں نوں غیر اللہ، غیر اللہ کولوں استمداد شرک اے

ناحق شناس تو بس یہ کہہ کر خاموش کر دیتے ہیں کہ ایسے معاملہ میں غور کرنا حرام ہے گمراہی ہے ایسے لوگوں کو جاننا چاہیے کہ حق تعالیٰ کو کسی ایک نام یا کسی ایک صفت میں محدود و مقید کر دینا شرک ہے بس اُس ذات کی پوجا کرنی چاہیے جو تمام اسما و صفات کے ساتھ ہے جو ذاتِ حق کو صرف بے مثل خیال کرتے ہیں وہ حق تعالیٰ کو بے مثلی اور بے رنگی میں مقید کرتے ہیں۔

رب نوں بے صورتی چہ منیا شیطان نے تے اوہو گل اجکل کیندے انسان نے
سوچیا نہ کتھوں آیاں صورتاں جہاں وچ۔ شک والی گل نیوں پڑھ لے قرآن وچ

یہ تو مان لیا کہ ذاتِ حق میں غور کرنا عبث ہے مگر اِس میں غور کرنا کہ ظاہر کون ہے؟ عبث نہیں ذات چار ناموں کی جامع ہے ''اول آخر ظاہر باطن'' اللہ رب العزت ہمہ وقت چاروں مراتب میں موجود ہے۔ ظاہر ہونا بغیر صورت کے نہیں اور باطن ہونا بغیر بے صورتی کے نہیں معلوم ہوا ذاتِ حق باطن ہو کر بے صورت ہے اور ظاہر ہو کر صورت ہے پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمہ فرماتے ہیں۔

جو ہے تنزیہہ عین تشبیہ جمع حق مشہود ہے
غوثِ اعظم کرم کیتا ساڈے سردیاں والیاں

اگر کائنات غیر اللہ ہے تو کوئی یہ بتا دے کہ اسم ''ظاہر'' کا ظہور کہاں ہے تو ہاں معلوم ہوا

Marfat.com

کہ جو باطن میں بے صورت ہے وہی ظاہر میں صورت ہے اور حق تعالیٰ کو صرف بے صورت ماننے والا شیطان ہے اور صرف صورت میں جاننے والا فرعون بس وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے تو کہیں بھی نہیں ہے۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

حقیقت میں یہ رمزِ لاالہ ہے
کہیں بھی تُو نہیں ہے بس خدا ہے

سیاہی کو الف کا غیر سمجھے
ارے نادان تجھے دھوکا ہوا ہے

پھر فرماتے ہیں۔

صورت وِچ خدا نوں قید کر کے ، تے فرعون ویکھو بے ایمان بَنیا
تے کتے بے صُورت ربّ جان کے تے ، کیتا نہ سجدہ کوئی شیطان بَنیا
صُورت وِچ ظاہر باطن بے صُورت ، جس جانیا عارف انسان بَنیا
ہر شان دیوانیہ ربّ دی اے ، آپے جسم بَنیا آپے جان بَنیا

Marfat.com

حضُورِ قلب

اِک لہر دیکھے دُوجا بَحر تکّے ، مُلّاں نال فقیر دا جوڑ کِیہ اے
جہدے وچ نہ قلب حضور ہووے، دسّو ایسی نماز دی لوڑ کِیہ اے
عقل مند دی گل تے گل ہُندی ، بے وقوف دی گل دا موڑ کِیہ اے
جنہوں عرفان دی مِلے دولت ، دس اہنوں دیوانیہ تھوڑ کِیہ اے

حدیث نبویؐ:۔ لَاصَلٰوۃَ اِلَّا حُضُوْرِ الْقَلْبِ ٥

ترجمہ:۔حضورِقلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور
ایسی نماز سے گذر ایسے امام سے گذر

(علامہ اقبالؒ)

شرح

حقیقی عبادت تو یہی ہے کہ ایک لمحہ بھی محبوب کی یاد سے دل غافل نہ ہو۔

جودم غافل سودم کافر سانوں مرشد ایہہ پڑھایا ھو

ہر طرف سے مُنہ موڑ کر اور ہر غیر سے رشتہ توڑ کر بس تُو محبوب کا ہو جا دیکھ روزہ صرف یہی نہیں کہ تُو کچھ کھائے پیئے نہیں اور شہوت پرستی سے باز رہے اصل روزہ تو غیریت کے، وہم کو دُور کر کے اپنے اصل کی طرف رجوع کرنا ہے اپنی نفی کر اور حق کا اثبات یہی وہ نماز ہے جس کا تجھ سے پوچھا جائے گا۔

اولیں پُرسشِ نماز بود

آیت:۔ فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰماً وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِکُمْ

ترجمہ:۔ جب تم نماز پڑھ چلو تو یاد کرو اللہ کو کھڑے بیٹھے اوپر کروٹوں اپنی کے

بس یہ ذکرِ دوام ہے اور یہی حقیقی عبادت ہے۔

دنیا کی زندگی تو ایک کھیل ہے تماشہ ہے۔ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

کیہ اے بھلا دنیا جے جاننا محال اے

تے عارفاں دا دس دینا ادنیٰ کمال اے

تُو عمر کو دنیا کی محبت میں ضائع کر رہا ہے۔ بس یہی گمراہی ہے۔ دنیا کیا ہے؟ مولیٰنا جلال الدین رُومی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

چیست دنیا از خدا غافل شُدن

نے قماش و نُقرہ و فرزند و زن

خدا سے غافل رہنے کا نام دنیا ہے۔ یہ مال دولت بیوی بچے اور سونا چاندی دنیا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ میرے دیئے ہوئے سے خرچ کرو سب سے عزیز جو دولت

Marfat.com

ہے وہ جان ہے بس جان محبوب پر قربان کردو اور صدیق بن جاؤ۔ حضورؐ کا چہرہ اقدس ہو اور صدیقؓ کی آنکھ ہو پھر روشنی کیوں نہ ہو ہر طرف اجالا کیوں نہ ہو۔

ابوبکر صدیقؓ دی اکھ لے کے بہہ کے کلیاں کدے حضورؐ نوں تک
او دیوانیہ نبیؐ دا ویکھ چہرہ قسماں کھاندا ای رب غفور نوں تک

عاشق تلوار سے نہیں نظر سے شہید ہوتے ہیں۔ بس تُو اپنی جان اُس کی راہ میں خرچ کر دے تیری ہمیشہ کے لئے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سب نرمیاں سختیاں جھل سِر تے درد سوز دے نال گداز ہو جا
او دیوانیہ خاک درخاک ہو کے پیراں نال لگ کے پاک باز ہو جا

یاد رکھو عبادت تو فرشتوں کے لئے ہے اور انسان کے لئے تو محبوب کا دیدار ہے کیونکہ خود فرمانِ محبوبؐ ہے کہ تم عبادت اس طرح کرو کہ تم اپنے محبوبؐ کو دیکھ رہے ہو۔ اللہ اس لئے نہیں لکھا کہ اللہ نظر ہی محبوبؐ کی صورت میں آتا ہے وگرنہ اس کی تجلی تو آگ یا درخت کی صورت میں بھی نظر آسکتی ہے۔ جب تو عبادت کرتا ہے تو مانند فرشتوں کے ہوتا ہے اور جب تجھے محبوبؐ کی دید نصیب ہو جائے تو سمجھ حضورِ قلب سے تیری نماز ہوگئی اور تیرا ہر سجدہ قبول ہوگیا۔

پھڑ کے ہونٹ تے ذرا جیب ہلی نال یار دے یار دی بات ہوگئی
او دیوانیہ حدتوں بری ہو کے اک رب رسولؐ دی ذات ہوگئی

بس تُو محبت میں فنا ہو جا شہید ہو جا تُو ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جائے گا۔

صاف ایہہ وچ قرآن دے لکھیا، نبیؐ دی پاک زبان تے عین قرآن ایں
یار دیوانے عشق نبیؐ دا سب ولیاں دی جان ایں جاں قُرباں ایں

ثابت ہوا کہ جو دل وہم اور دوئی کا شکار ہے وہ محبوب کی دید کے قابل ہی نہیں بس خدا سے وہ دل طلب کر جو محبوب کی دید کے قابل ہو۔

اول آخر ظاہر باطن اپنا غیر نہ پایا تے فرمایا
میں اوس نوں ملیا یار دیوانے جس اپنا کھوج لگایا وہم مٹایا

رابعہ بصریؒ سے کسی نے پوچھا شیطان کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا دوست دوست ہی کو پہچانتا ہے ہمیں تو رحمان سے فرصت نہیں شیطان کا پتہ کسی شیطان کے دوست سے پوچھ۔

بس یار دی سار تے یار جانے اَنہا کیہ جانے ہُندا یار کیہ اے
دِل والا دیوانیہ جان دا اِی ہُندا دِل کیہ اے تے دلدار کیہ اے

پھر بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

ہتھ میرے محبوبؐ دے ہتھ رَبّ دے، لکھیا وِچ قرآن فرمان دِسدا اے
نبی پاکؐ دی شان نشان رَبّ دا، عقلوں انّھیاں نُوں بے نشان دِسدا اے
کون آکھدا اے نُور دا جسم کوئی نئیں، جد لفظاں دِے وِچ قرآن دِسدا اے
او دیوانیہ نبیؐ دے عاشقاں نُوں صُورت نبیؐ دی وِچ رحمان دِسدا اے

❁❁❁

Marfat.com

شیطان تے رحمان

پیدا رب نے کیتا انسان تینوں، کون آکھدا اے تینوں حیوان بن جا
خواہشات دے بتاں نوں توڑ کے تے پڑھ کے پاک کلمہ مسلمان بن جا
ایس نفس امارہ نوں مار چھتر ، چھڈ فعل حیوانی انسان بن جا
او دیوانیہ دونویں نے روپ تیرے، تُوں شیطان نہ بن رحمان بن جا

حدیث پاک:۔ اَلْاِنَاءُ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْهِ ٥

ترجمہ:۔ برتن سے وہی کچھ نکلتا ہے جو اس میں ڈالا گیا ہو۔

شرح

ہر شے اپنی صفت سے پہچانی جاتی ہے۔ رحمان نور ہے اور شیطان نار ہے۔ نور بھی تیرے اندر موجود ہے اور نار بھی تیرے اندر موجود ہے یعنی تیرے اندر رحمان بھی ہے اور شیطان بھی ہے بس جب تو کوئی شیطانی فعل کرے گا۔ تو شیطان ہی کہلائے گا۔ گویا یہی تیری شکل ولی اللہ کے نام سے پکاری جاتی ہے اور یہی شکل شیطانی سمجھی جاتی ہے۔ بس تیری حقیقی شکل تیرے فعل سے پہچانی جاتی ہے۔ دیکھ برتن میں جو کچھ ہوگا وہی اس سے نکلے گا۔ یہ تیرا تنِ خاکی ایک خیمے کی مانند ہے ایک دن اس خیمے نے گر جانا ہے پھر جب تو اس خیمے سے باہر

Marfat.com

آئے گا۔تو تیرا اصل روپ ظاہر ہو جائے گا۔بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

بخشش والا اک ڈھنگ سوکھا لا مرن توں پہلاں مرلے
نہ ہودیں نہ پچھیا جاؤیں ہون توں توبہ کرلے
آخر اک دن کھل جاون گے سب عملاں دے پول
بولی اِلا اللہ دی بول

دیکھ تیرا عنصری پنجرہ روح سے زندہ ہے اور پھر یہ زندگی نور کے بغیر بیکار ہے نور کیا ہے؟ حضورؐ کا عشق ہے محبت ہے پیار ہے۔دیکھ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔میں نے تمہاری طرف نور بھیجا اور روشن کتاب بس تم اس نور کی روشنی میں اس روشن کتاب کی تلاوت کرو۔ ہوسکتا ہے آپ کی چشم بصیرت روشن ہو جائے اور آپ بھی اعلیٰ حضرت احمد رضاؒ خان صاحب بریلوی کی طرح بے ساختہ پکار اُٹھیں۔

پیشِ نظر ہے وہ نگار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکئے سر کو سر کو روکیئے ہاں یہی امتحان ہے

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

چھپیا اک خزانہ سی ذات ربی ، نبیؐ وچ حدیث پکار دا اے
شیشہ علم والا رکھ ذات اَگے ، ہویا خود نوں شوق دیدار دا اے
فیر اپنے آپ دی دید خاطر ، رب بندیاں دے روپ دھار دا اے
او دیوانیہ زُلف دی قسم کھا کے ، رب جند محبوبؐ توں وار دا اے

Marfat.com

بس تیرا تن خاکی مردہ ہے اس مردے کو مردہ سمجھ کر چھوڑ اور حیات کی طرف آ۔ دیکھ تجھے اللہ کی رحمت پکار رہی ہے۔ حقیقت کی نظر سے دیکھ تو انسان کے روپ میں رحمان ہے یا شیطان، شیطان کو تو رحمان کا قرب نصیب نہیں ہوتا۔ رحمان کے قرب کیلئے رحمان کی ذات میں فنا ہونا پڑے گا۔ بس رحمان کی تجلیات میں گم ہو کر رحمان بن جا۔ دیکھ اللہ کے حبیبؐ فرماتے ہیں۔ "کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ ہر شے اپنے اصل کی طرف جاتی ہے۔ مگر تو کب تک اس مردہ بُت کی پُوجا کرتا رہیگا۔ بیدار ہو، آنکھ کھول تُو مسلمان ہے اور مسلمان بُت شکن ہے بُت پرست نہیں۔ ذات حق کی طرف اپنا منہ موڑ، خواہش نفس کو چھوڑ عشقِ رسولؐ میں فنا ہو جا۔ دیکھ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

علم نور وجود شہود ہو کے، کون مخفی خزینے وچ نظر آیا
آپے آپ سی دوسرا کوئی نئیں سی، کدھا عکس نگینے وچ نظر آیا
ہو کے وچ قندیل چراغ روشن، کمبل پوش جو سینے وچ نظر آیا
اوہ دیوانیہ رب دا نور ذاتی، ہو کے ظاہر مدینے وچ نظر آیا

Marfat.com

پردہ اُٹھ جائے تو پھر کیا کیجئے
اُن کو ہر صورت میں دیکھا کیجئے
میرے نہ ہونے کو رُسوا کیجئے
اپنے ہونے کا تو چرچا کیجئے
کعبہ و بتخانہ میں ڈھونڈے ہے کیا
دل میں اپنے اُس کو ڈھونڈا کیجئے
چشمِ تر کا گر تجھے پانی ملے
زخمِ دل کو اس سے دھویا کیجئے
جب کہیں موجود غیرِ حق نہیں
بے خطر حق حق کا نعرہ کیجئے
دل میں وہ ہیں یا کہ دل ہیں وہ
عقل کو اِس جا پہ چھوڑا کیجئے
اے نظامی اس کا دامن تھام کر
چھوڑیئے اپنا نہ چارہ کیجئے

Marfat.com

صفحہ قرآن

کملی میں آوارہ ساں پھرن والی ، بڑا شوق دل نُون ٹھوکر کھان دا سی
پر کسے سوہنے معشوق دے جلویاں نُوں ، روزِ ازل توں عشق پچھان دا سی
سُتی میں تے جاگ پئے بھاگ میرے ، ملیا جو مقصود ایمان دا سی
مینوں ہور دیوانیہ پتہ کوئی نئیں ، مکھ یار دا صفحہ قرآن دا سی

آیت: یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ہ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ہ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ہ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ہ

ترجمہ: اے جان آرام پکڑنے والی پھر جا طرف پروردگار اپنے کے پس داخل ہو بیچ میرے بندوں کے اور داخل ہو بیچ میری بہشت کے۔

اور حدیث پاک میں بھی ارشادِ نبویؐ ہے۔ اگر اللہ سے مجلس کرنی ہے تو اللہ کے بندوں کی مجلس کرو۔

ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا
او نشیند در حضورؐ اولیا

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

علم عرفان دے جے تو چاہویں کھول دے رب خزانے
پِر اپنے دیاں جُتیاں چم کے سرتے رکھ دیوانے

شرح:۔خواہش اچھی ہو یا بُری بہر حال خواہش ایک بیماری ہے۔خواہ خدا ہی کی کیوں نہ ہو۔پھر بیماری کا علاج بھی جب تک خواہش کی تکمیل نہ ہو نہیں ہوتا۔اور جب خواہش پوری ہو جائے تو بیمار تندرست ہو جاتا ہے۔بس جس کی جو خواہش رکھتا ہے وہی اُس کا معبود ہے۔مطلوب ہے محبوب ہے۔اگر محبوب و مطلوب فانی ہوگا۔تو طالب اور طلب بھی فانی ہوگی۔اور اگر محبوب لازوال ہوگا۔تو محبّ اور محبت بھی لازوال ہوگی۔بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

عشق کہن دے نال نئیں عشق ہُندا، ہون وچ ہُندا اے صاحب حال دا عشق
رنگ ڈھنگ دا عشق تے ہے فانی، لازوال ہُندا اے لازوال دا عشق
راہوں بُھلیاں نوں باہوں آپھڑدا ، لجپال ہُندا اے لجپال دا عشق
جتھے عقل ہنیریاں چھڈ دی اے ، اوتھے دیوے دیوانیہ بال دا عشق

اگر تو فانی محبوب سے محبت کرے گا۔تو وہ تجھ سے ایک دن ضرور جُدا ہو جائے گا۔پھر اس کی جدائی تیرے لئے عذاب بن جائے گی۔بس عقلمندی اسی میں ہے کہ تُو فانی معبودوں سے بیزار ہو کر لازوال محبوب کی طرف اپنا رخ کرلے اور یہ نہ سمجھ کہ صرف تراشے ہوئے بُت کی پرستش حرام ہے بلکہ اپنی خواہش کے بت کی پوجا بھی حرام ہے۔
حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔وَ لا تبع الھدی فیضلك عَن (سورۃ ص آیت نمبر 26)

Marfat.com

ترجمہ:۔نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو۔وہ خدا کے راستے سے تجھے بھٹکا دے گی۔بس دراصل خدا کے سوا کوئی تندرست نہیں اور بیمار کو کہیں بھی لے جاؤ آرام نہیں آئے گا۔خواہ وہ شاہی محل میں ہی کیوں نہ چلا جائے۔

پتہ لگ دا نئیں کدوں لڑ جاون ایناں اکھاں دا بھلا اعتبار کیہ اے
ایتھے عقل وچاری نہ سمجھ سکے ہندا عشق دا یار و خمار کیہ اے
بس یار دی سار تے یار جانے اَنّا کیہ جانے ہندا یار کیہ اے
دل والا دیوانیہ جان دا ای ہندا دل کیہ اے دلدار کیہ اے

جس طرح جسمانی بیماریوں کے حکیم مشکل سے ملتے ہیں اسی طرح روحانی بیماریوں کے طبیب بھی تلاش کرنے سے ملتے ہیں۔اگر زندگی میں کوئی ایسا کامل حکیم مل جائے جو اسم اعظم جانتا ہو تو پھر اس کی ایک پہلی خوراک ہی اپنا اثر دکھانا شروع کر دے گی تیرا دل بیدار ہونا شروع ہو جائے گا اور جب وہ سرجن تیری آنکھوں کا اپریشن کرے گا۔تو تیری بصیرت کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔اور تجھے خدا کے جلوے نظر آنے لگیں۔تجھے خدا کا دیدار ہو جائے گا۔دیکھ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

نظر [illegible] تہ مار نئیں نظر آوندا، خود نظر بن کے یار نظر آوندا اے
عشق اگے جے [illegible] زبان کریئے، جتھے سر رکھیئے نظر در آوندا اے
طرف اپنی توں اپنے ول جانا، منزل یار دی وچ ایسا سفر آوندا اے
اپنے ول دیوانیہ آتے بہی ،راہ وچ خدا دا گھر آوندا اے

Marfat.com

تجھے انسان کی صورت میں رحمان نظر نہیں آتا بس تو اندھا ہے۔ جب تیرے کان حق کی بات نہیں سنتے تو تُو بہرہ ہے تیری زبان سچ نہیں بولتی تو گونگا ہے اور تُو راہِ راست پر نہیں چلتا تو پھر لنگڑا ہے۔ بس تو بارگاہِ رب العزت میں یہ التجا کر کہ شیخ ابوالحقائق نظامیؒ جیسا کامل طبیب تجھے بھی مل جائے جو تیرا علاج کر دے اور تیرا اندھا پن بہرہ پن گونگا پن اور لنگڑا پن جاتا رہے۔ اور بابا دیوان چشتی کی طرح تو بھی زبان حال سے پکار اُٹھے ؎

میں تاں ویکھیا جگ جہان اندر ، مینوں جو ملیا بے نظیر ملیا
واہ واہ خوب سوہنے رُوپ دھار کے تے ، ہر قدم تے پیر فقیر ملیا
راہ وچ میں خضرؑ دی ویکھیا سی ، اوہوی منیا روشن ضمیر ملیا
گل اودھوں دیوانیہ ہتھ آئی ، جدوں مینوں میرا سوہنا پیر ملیا

دیکھ اطاعت وعبادت کا کاربند تو شیطان بھی تھا۔ مگر اس میں بدخو ہونے کی بیماری تھی اس نے حضرت آدمؑ کا حسد کیا اور مردود ہو گیا۔ اگر اطاعت وعبادت کے ساتھ تیری خو درست نہیں تو پھر کچھ بھی نہیں یاد رکھ شیخ کامل واکمل کی صحبت کے بغیر تیری خو نہیں بدل سکے گی ؎

کسے پیر فقیر دے وِچ قدماں چاد دن تے یار گزار کے ویکھ
ویکھاں کیویں نئیں تینوں مُراد مِلدی، منگن والیاں دا رُوپ دھار کے ویکھ
اپنے قلب دے وِچ عقیدتاں دے سُچے پیار دے پھُل کھلا رکے ویکھ
تیری ہوئے دیوانیہ آس پُوری میرے خواجہ نوں دلوں پکار کے ویکھ

Marfat.com

مِہربان لجپال

یوسفؑ وانگ سوہنا میرا پیر کامِل ، روشن بدر مُنیر ای ربّ دی سَونّھ
جیہڑا تک لیندا اوہدی زلف کالی، ہو جاندا اسیر ای ربّ دی سَونّھ
بیٹھا فرش اُتے تکّے عرش اُتے ، نظر آوَندا فقیر ای ربّ دی سَونّھ
مُونہوں کڈھے دیوانیہ گل جیہڑی پتھر اُتے لکیر ای ربّ دی سَونّھ

آیت:۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْم ○

ترجمہ:۔البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے انسان کو بیچ اچھی صورت کے۔

اے اِنسان، رحمان نے تیرے تن کی بات نہیں کی بلکہ تجھ میں جو عشق و محبت کی خوشبو مہک رہی ہے جو اُس کی خود عطا کردہ ہے اُس کی تعریف فرمائی ہے۔

شرح

جو گُڑ سے مر جائے اُسے زہر دینے کی کیا ضرورت بس تُو اپنے نفسِ امارہ کو محبت کی تلوار سے قتل کر اور خلاصی پا۔ایک محبت تیری اپنی پیدا کردہ ہے جس کا تعلق تیری خواہشات سے ہے اور ایک محبت خدا کی عطا کردہ ہے جو اصل انسانیت ہے جب تُو اُس مُحبت سے سرشار ہو جائے گا پھر تجھے خود آواز آئے گی۔

Marfat.com

افضل کعبے توں مومناں شان تیری جلوہ گاہ توں ایں جلوہ گر مَیں آں
رگِ جان توں ودھ قریب ہو کے صورت وچ تیری آوَندا نظر مَیں آں
اپنے نور دے نال ظہور کر کے، تیرا دل میں آں جان جگر میں آں
او دیوانیہ لیلیٰ دا روپ میں آں، بن کے آپ مجنوں در بدر میں آں

اللہ کی محبت سے لبریز مظہر خلق عظیم صحابہ کرام ؓ کس طرح خاکسار ہو کر حضور کی بارگاہ اقدس میں کھڑے رہتے دیکھ وہ سب حضورؐ کے جلووں میں فنا ہو کر ایک جان ہو گئے وہ حضور قلب سے نماز پڑھنے والے عاشق ہر آن خدا کا دیدار کر کے دل کی پیاس بجھاتے تھے۔

مَست نظر توں سجناں مَست ہو کے، مستی وِچ اک راز دی گل دَساں
جہدے وِچ رکوع قیام نیّوں ، تینوں اوس نماز دی گل دَساں
جیہڑی آپ وَلوں اپنے وَل جاندی، تینوں اوس پرواز دی گل دَساں
یار خود دیوانیہ بولدا ای ، ساز و چوں آواز دی گل دَساں

نمازِ تسبیح تو شیطان بھی پڑھتا تھا مگر نمازِ عشق کا منکر تھا جب حق تعالیٰ نے فرمایا! اے ابلیس نمازِ عشق افضل ہے آدمؑ کے سامنے اپنی ہستی فنا کر اور سجدہ کر دے تو وہ بھاگ نکلا دراصل ابلیس نے آدم کی صورت کو آدم ہی کی صورت سمجھا وہ یہ جانتا ہی نہ تھا کہ آدم کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا ہے اور اُسے یہ خبر تک نہ تھی کہ یہ آدم خدا کی جلوہ گاہ ہے اُس نے صورت کو بے صورت کا غیر سمجھا اور اُس کا یہی عقیدہ تھا کہ خدا بس بے صورت ہے

Marfat.com

اُس کی کوئی صورت نہیں وہ صورت سے پاک ہے اِس لئے اُس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور مردود ہو گیا آج کل بھی اکثر و بیشتر علماء کا یہی عقیدہ ہے کہ خدا بے صورت ہے اور صورت سے پاک ہے اِس کی صرف یہی وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ کسی عارف و کامل بزرگ کے پاس نہیں بیٹھے۔ دیکھ خواجہ غلام فرماتے ہیں ؎

ہر صورت وچ آوے یار، کر کر ناز ادا لکھ وار

اور شہنشاہ گولڑہ پیر مہر علی شاہؒ نے فرمایا ؎

ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں بے صورت ظاہر صورت تھیں

میرے پیر و مرشد بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ؎

نار نور تے شجر چوں ظاہر ہو کے، حضرت موسیٰ نوں رب دیدار بخشے
جلوہ اجے وی طور تے نظر آوندا، علمی اکھ جے پروردگار بخشے
نظر آوندا نئیں عقل دے اَنیاں نوں، پناں ادب نہ رب انوار بخشے
او دیوانیہ بخشاں وار دیواں، جے کر دید مدنی تاجدارؐ بخشے

آیت:۔ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ" ط

ترجمہ:۔ اللہ راہ دکھاتا ہے اپنے نور سے جسے چاہتا ہے۔

جب ایک پتھر سُورج سے نور حاصل کر کے اپنی ہستی فنا کر لیتا ہے تو پھر وہ پتھر نہیں رہتا بلکہ لعل ہو جاتا ہے اور اُس کا سایہ تک نہیں رہتا اُس گوہر کو پھر پتھر سمجھنے والا کتنا احمق ہے۔ وہ گوہر ہے پتھر نہیں اس کو پتھر کہنے والا مجرم ہے۔

Marfat.com

محبت کی دُنیا میں آباد ہو کر
انہیں ہم نے پایا ہے برباد ہو کر

کہیں اُس نے دیکھا کہیں ہم نے دیکھا
کہ دید میں ہیں وہ آزاد ہو کر

وہ قاتل تو ہیں پر وہ مجرم نہیں ہیں
انہیں جس نے دی جاں دی شاد ہو کر

ستم بھی تو اُن کا کرم سے ہے بڑھ کر
لُٹا جا رہا ہوں انہیں یاد ہو کر

خراماں جو وہ زلف لٹکا کے آئے
میرے دِل کو لُوٹا پری زاد ہو کر

ہے تجھ سے ہی ایجادِ عالم نظامیؔ
تُو آیا ہے عالم کی رُوداد ہو کر

Marfat.com

شاہبازِ لامکاں

جہیڑا یار دے پَیراں دی خاک ہو کے، اپنے نام نشان توں گُزر جاوے
اوہدے سامنے عرش تے فرش کیہ اے، اوہ تاں لامکان توں گُزر جاوے
اپنے گُل ملامت دا طوق پا کے، عزّت آن تے شان توں گُزر جاوے
پتہ لگے دیوانیہ فیر اُس دا ، جدوں ایس جہان توں گُزر جاوے

آیت:۔ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ م بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ط (سورۃ نساء آیت نمبر 100)

ترجمہ:۔ جو کوئی نکلے گھر اپنے سے وطن چھوڑ کر طرف اللہ کی اور رسولؐ اس کے کی پھر پالیوے اس کو موت پس تحقیق بڑا ثواب اس کا اوپر ذمے اللہ کے۔

بس تو عالم فنا سے بقا کی طرف ہجرت کر تیرا اصل وطن تو وہی ہے۔ (بابا دیوان چشتی)

شرح

تُو اپنے جسدِ خاکی سے مرتبۂ روح کی طرف روانہ ہو اصل ہجرت تو یہی ہے اور پھر تُو نے پُل صراط سے بھی تو گذرنا ہے۔ دیکھ جب تک تیری ہستی کا ایک بال بھی باقی ہے تُو اُس بال سے باریک پُل سے کیسے گذر سکتا ہے۔ اللہ کرے تجھ میں وہ عشق و محبت اور

درد و سوز پیدا ہو جو سوائے مطلوب کے ہر شے کو جلا دے اور تجھے تیرا اصل مقام حاصل ہو جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے شوق کے گھوڑے نے ایسا قدم اٹھایا کہ برسوں کی منزل ایک ساعت میں طے ہو گئی نہ میں نے جنت کی طرف دیکھا نہ دوزخ کی طرف جھانکا بس میرے نزدیک ذاتِ خدا کے سوا کچھ نہ تھا۔ اے حضورؐ کے امتی اس محبوبؐ کے نقشِ پا تیرے لئے مشعلِ راہ ہیں تُو عشقِ الٰہی میں ایسا فنا ہو جا کہ حضرت بابا دیوان چشتیؒ کی طرح تُو بھی زبانِ حال سے پکار اُٹھے۔

میرا سونھ ربدی پیشوا عشق اے، مرتضیٰ عشق اے مصطفےٰؐ عشق اے
دِلاں وچ محبوبؐ دی یاد بن کے، جلوہ گر عشق اے جلوہ گاہ عشق اے
اپنے آپ وَلوّں اپنے آپ وَلّے، لَے جان والا راہنما عشق اے
تینوں ہور دیوانیہ کِیہ دسّاں، میرا دین ایمان خُدا عشق اے

تُو خود وصال کا اہل نہیں ورنہ اُس کی رحمت سب جہانوں کو گھیرے ہوئے ہے۔ تیری نظر تو حضورؐ کی بشریت پر ہے مقامِ اُلوہیّت سے تُو بے خبر ہے۔ وحی نورِ حقیقی ہے اِس کی شناخت کر اور پھر اِس کی پیروی میں سفر کر وحی کی آواز تجھے خود بخود اپنی طرف کھینچے گی۔ یہ بھی سمجھ لے کہ وحی دو قسم کی ہے ایک وحی صُوری اور دوسری وحی معنوی۔ وحی صُوری یعنی جبرائیل کا بشری صورت میں نازل ہونا تو بند ہو چکا اور وَحی معنوی جاری و ساری ہے جس کا ہر ولی اللہ پر نزول ہوتا ہے۔ یاد رکھ کہ جس عقل سے فنا کی تحقیق ہوتی ہے وہ خود فانی

ہے اور جو آنکھ فنا کو دیکھتی ہے وہ آنکھ بھی فانی ہے۔ فانی کا مطلب کیا ہے؟ کسی حالت کا بدل جانا ہے۔ فنا کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ شے فنا ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔ فانی عقل کو عقلِ جُزوی کہتے ہیں۔ جبرائیل کو عقل اوّل اور حضورؐ کو عقلِ کُل کہا جاتا ہے۔ بس تُو اپنی عقل جزوی کو عقلِ کُل پر قربان کر دے پھر دیکھ تجھے وہ آنکھ عطا ہو گی کہ تُو خدا کو دیکھ کر عبادت کرے گا۔

ہو کے اللہ دی ذات صَمد اکبر، کرے فیر عروج مُحال دِسدا اے

اوس ذات دا ویکھ بے حد ہو کے، آوَنا حد دے وِچ کمال دِسدا اے

ہووے جو مطلوب تے آپ طالب، ہجر اوسدا عین وصال دِسدا اے

او دیوانیہ حق موجود ہُندیاں، ہونا غیر دا وہم خیال دِسدا اے

دیکھ جنس جنس سے پیار کرتی ہے۔ معشوق فانی ہو گا تو عشق بھی فانی ہو گا۔ بس تو اُس سے پیار مت کر جو مر جائے ایسا سرمست لجپال محبوب تلاش کر جو راہِ حق میں شہید ہو کر زندہ ہو چکا ہے۔

وہ شہیدِ اکبر جس کے بارے میں بابا دیوان چشتیؒ فرماتے ہیں۔

مر کے وی تے اُس دا عاشق مردا نئیں

سچا ہووے پیار تے دل وچ ریندا اے

بھلا یار کی اداؤں پر مر مٹنے والے بھی کبھی مرتے ہیں انہیں تو موت بھی نہیں مار سکتی۔

Marfat.com

نگاہِ عشق سے زِندہ ہیں بس شرابی ہیں
تیری نگاہ کے مارے کبھی مرے بھی ہیں

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ وجود کبھی عدم کی طرف تجاوز نہیں کرتا اور اعیانِ ثابتہ نے ظہور کی بوتک نہیں سونگی گویا لفظِ فنا کو بھی فنا نہیں اور پھر جو ہے ہی نہیں اس کے لئے ہونا تو ازل ہی سے محال ہے۔

جہڑا ہے اُس نے نِت رہنا ایں جہڑا نئیں اس نُوں کیہ کہنا ایں
جہنوں عشق مٹاوے مٹ جاوے اوہدا نام مٹایا جاندا نئیں
سر رکھ کے یار دے قدماں تے کدے فیر اُٹھایا جاندا نئیں
دل کے دلبر ماہی نوں دلوں پیار بھلایا جاندا نئیں

کسی نے خوب کہا ہے۔

مثالِ نقشِ قدم بیٹھ کوئے جاناں میں
مِٹا سکے تجھے کوئی مگر اُٹھا نہ سکے

❁❁❁

Marfat.com

اسرارِ خودی

یارا چھڈ دعوے پاکبازیاں دے، ذات پاک اُسدی توں خطاوار بن جا
اوہدی شانِ کریمی جے ویکھنی اُوں، گہنگار بن جا شرمسار بن جا
سارے یار دا کہن ایاز تینوں، محرم راز ہوکے پردہ دار بن جا
اوہدے پیراں دی خاک نوں رکھ سرتے، او دیوانیہ توں تاجدار بن جا

آیت:۔ لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْ مُھَا وَلَادِ مَآ ءُ ھَا وَ لٰکِنْ یَّنَا لُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ط (سورۃ حج آیت نمبر ۳۷)

ترجمہ:۔ ہرگز نہ پہنچے گا اللہ کو گوشت اُس کا نہ لہو، لیکن پہنچے گی اُس کو پرہیزگاری تمہاری۔

شرح

جب تو خدا کے حضور قربانی پیش کرنے کے لئے بے عیب حیوان تلاش کرتا ہے۔ اس لئے کہ عیب والے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ مگر تو نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ میں خود ایک حیوانی تن ہوں اور ایک دن خدا کے حضور پیش ہونا ہے۔ بس تو اپنے تنِ حیوانی کو بھی بے عیب بنا۔ کیوں کہ بے عیب حیوانی تن میں ایک پاک دل ہے جو سلامتی والا دل ہے۔

Marfat.com

نظر آوندے نیئں عقل دے انھیاں نوں، جلوے یار دے یار نوں نظر آوندے
مُردہ دلاں نوں تے کوئی دی تکدا نئیں، دل والے دلدار نوں نظر آوندے
مینوں روز حساب دا غم کیہ اے، سارے غم غمخوار نوں نظر آوندے
او دیوانیہ دلاں دے بھیت سارے، یارا سوہنی سرکار نوں نظر آوندے

اس دل کو اس طرح خدا کے حضور پیش کر کہ جیسے حضور کا فرمان عالی شان ہے۔ کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کے دل میں مال اولاد اور جان سے زیادہ مجھ سے محبت نہ ہو۔

میری آل اولاد قربان اُس توں، میرے دین ایمان دی گل کیہ اے
جاناں ہون ہزاراں تے کراں صدقے، میری ایس اک جان دی گل کیہ اے
وس چلے تے پیراں دی خاک بن جاں، میری عزت تے آن دی گل کیہ اے
او دیوانیہ یار دی دید جنت، چھڈ حور غلمان دی گل کیہ اے

جب تو حضورؐ کے قدموں پر سب کچھ قربان کر دے گا۔ تو تیرا نفس حدود و قیود سے آزاد ہو جائے گا۔ اور زہد و ریاضت کی حد ختم ہو جائے گی اور تجھ پر اسرار الٰہی کھلنا شروع ہو جائیں گے۔ مگر دیکھ مقام کے بغیر کلام کفر ہے۔

ایں انا بے وقت گفتن لعنت است
آں انا بروقت گفتن رحمت است

فرعون نے بھی انا الحق کہا اور منصورؒ نے بھی انا الحق کہا۔ دونوں کے انا الحق کہنے میں بڑا

Marfat.com

فرق ہے فرعون کا کہنا انائے مقید میں یعنی اپنی خودی میں تھا۔اور منصورؒ کا فرمانا انائے مطلق یعنی بے خودی کے مقام پر تھا۔اس طرح فرعون کا کہنا لعنت اور منصورؒ کا فرمانا رحمت ہوا۔بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ؎

بڑے ادب نیاز دے نال بہہ کے، سنو یار کولوں سوہنے یار دی گل
ہووے کوئی منصور تے دسدا ای۔دَسّی جاندی نئیں منبر تے دار دی گل
محرم راز کوئی ہووے تے راز سمجھے، غیر خاک سمجھے راز دار دی گل
ہنجواں نال دیوانیہ وضو کر کے، فیر سُن توں سوہنی سرکار دی گل

تو اپنے حیوانی تن کو کس طرح بے عیب بنائے گا۔اپنے دل کو کیسے پاک کرے گا۔دیکھ نماز سے پہلے وضو کرنے کا حکم ہے کہ وضو کر،وضو کا مقصد بھی یہی ہے کہ تو بے عیب ہو جائے پاک ہو جائے۔

وضو کس طرح کرنا ہے وضو کا طریقہ اور اصل مقصد کیا ہے؟ جب تو ہاتھ دھوئے تو یہ سمجھے کہ میں اپنے آپ سے ہاتھ دھو بیٹھا ہوں۔منہ میں پانی ڈالنے کا مقصد زبان سے کبھی کوئی بری بات نہیں کرونگا۔ناک میں پانی ڈالنے کا مقصد کسی گندھی فضا میں یعنی بُری صحبت میں نہیں بیٹھوں گا۔چہرے پہ پانی ڈال کر دھونے کا مقصد چہرہ خدا کی تصویر ہے اس کو صاف رکھوں گا۔کہنیوں کو دھونے کا مقصد میرے ہر طرف خدا کی ذات ہے۔سر پر ہاتھ پھیرنے کا مقصد میرے سر پر رحمت کا سایہ ہے اور یہ سر سوائے خدا کے کسی کے آگے نہیں جھکے گا۔اور پاؤں دھونے کا مقصد یہ ہے کہ پاؤں سے چل کر پاک جگہ کی طرف جاؤں گا۔جب تو اس اصل طریقے سے وضو کرے گا تو پاک ہو جائے گا۔بے

Marfat.com

عیب ہو جائے گا۔ خدا کے حضور پیش ہوگا تو شرمندگی نہ ہوگی۔ نجات حاصل ہو جائے گی۔ اور تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔

اول آخر اللہ ای اللہ ، باطن ظاہر اللہ ای اللہ
اندر باہر اللہ ای اللہ، خود نوں مار مکاتے ویکھیں
تینوں رب لبھ جائے گا

پیار ماہی دا لُوں لُوں رَچیا، مَن وِچ عِشق دا بھانبھڑ مچیا
یار اگے جا بُلھا نچیا ، خُود نُوں ناچ نچا، تے ویکھیں
گل وِچ پا کے عشق دا گہنا ، یار اَگے تینوں نچنا پینا
مَندا سُن کے کُجھ نہ کہنا، خُود نوں ایہہ سمجھا، تے ویکھیں
تینوں رب لبھ جائے گا

نَحْنُ اَقْرَبُ اُس دا ڈیرا ہر دم دم وِچ اُس دا پھیرا
دِل تیرے وِچہ دِلبر تیرا من وِچ جھاتی پا ، تے ویکھیں
تینوں رب لبھ جائے گا

دیوانے سر شِرک دا وَڈھ کے دِل چوں وہم دُوئی دا کڈھ کے
حرف الفاظ آواز نُوں چھڈ کے سبحاں وِرد پکا ، تے ویکھیں
تینوں رب لبھ جائے گا

❁❁❁

Marfat.com

شہیدِ ناز

سانوں تگ اَدا نال ماریا ای، اسیں نیوں قضادے نال مَر گئے
مَوت اونہاں نُوں کدے نئیں مارسکدی جیہڑے تیری ادادے نال مَر گئے
اوہ تاں آکھدے نے بار بار مریئے، جیہڑے تیری جفادے نال مَر گئے
اوہ دیوانیہ جگ توں گئے ایویں، جیہڑے نا آشنا دے نال مَر گئے

حدیث:۔ مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوْ تُوْ۔

ترجمہ:۔مرنے سے پہلے مرجاؤ۔

''اِس کا مطلب یہ ہے کہ پیر و مرشد کے حُکم میں مُردہ ہو جاؤ تا کہ وہ تمہیں زندہ کر دے۔'' (بابا دیوان چشتی)

شرح

محبت کے ماروں کوتو خدا بھی نہیں مارتا۔ وہ تو پہلے ہی اپنی ہستی سے گذر چکے ہیں پھر مرے کوکون مارتا ہے۔حضرت بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

ویکھ نفی نوں نفی نال ضَرب دے کے، جے ہے جمع تے نفی اثبات اِک اے
نئیں تے پُچھ لے کسے فقیر کولوں، یارا سارے فقیراں دی بات اِک اے

جیکر ویکھئے سُورجوں اُتاں جا کے، فیر بجاں دن تے رات اِک اے
رُومیؒ پیر دیوانیہ آکھدا ای، ولی اللہ تے اللہ دی ذات اِک اے

تیرے جسم کی قبر میں تیرے مُردہ دل کو اگر زندہ کر سکتا ہے تو وہ کوئی شیخ کامل ہی ہو سکتا ہے جو اِسرافیلی قوت رکھتا ہو یاد رکھو دل کوئی گوشت کا لوتھرا نہیں یہ دل تو خون ہی خون ہے جس پر شریعت کا فتویٰ ہے کہ خون نجس ہے ناپاک ہے اور اللہ پاک ہے پھر پاک اور ناپاک کا کیا واسطہ؟ بس وہ دِل ہی اور ہے جس کو قلب کہا جاتا ہے۔

"قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَرْشُ اللّٰہِ تَعَالیٰ" (حدیث نبویؐ)

ترجمہ:۔ مومن کا دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔

بعض نام نہاد جعلی پیر اِس گوشت کے لوتھڑے کو دل سمجھ کر اس پر ضربیں لگاتے ہیں کہ یہ جاری ہو جائے احمق تو یہ بھی نہیں سمجھتے کہ اگر یہ جاری نہیں تو ہم زندہ کیسے ہیں جاری کو جاری کرنا یہ عقل سے باہر ہے۔ یہ دل تو جسم کا ایک عُضو ہے جس کا کام جسم کو خون سپلائی کرنا ہے پھر اُس دل کی تلاش کرنی چاہئے جو اللہ کا عرش ہے۔ وہ حقیقی دل کیا ہے؟ وہ خیال ہے جو کبھی نیک ہو جاتا ہے اور کبھی بد۔ کبھی پاک ہوتا ہے اور کبھی ناپاک۔

حضرت رُومیؒ فرماتے ہیں۔

آئینہِ دل چوں شود صافی و پاک
نقش ہا بینی بروں از آب و خاک

تُو کیا ہے؟ جیسے بیج کے اندر درخت جڑیں تنا پھل پھول اور شاخیں وغیرہ ہوتی ہیں

Marfat.com

ایسے ہی تُو ذاتِ حق میں موجود تھا نہ زائد بر ذاتِ حق اور نہ خارج از ذاتِ حق۔ تُو قبل از ظہور بھی لا تھا اور اب بعد از ظہور حق بھی لا ہے بابا دیوان چشتیؒ فرماتے ہیں۔

نفی جمع تے ضرب تقسیم کر کے، رہیا مَیں نہ جدوں حساب کیتا
کلمے وِچ مینوں ''لا'' کہن بدلے، میرے یار میرا انتخاب کیتا
جنہوں ہوش حواس نئیں پاسکدے، مستی میری اوہنوں بے نقاب کیتا
اوہ دیوانیہ یار کمال ہوگئی تُوں تے کم یارا لاجواب کیتا

بس تُو اپنی نفی کرتا کہ تو موت سے بچ سکے دیکھ جانور لنگڑا ہو تو اُس پر بوجھ نہیں ڈالتے۔

ارشاد باری تعالیٰ:۔وَلَاعَلَی الْاَ عْرَجِ حَرَجٌ'' (سورۃ فتح آیت ۱۷)

ترجمہ:۔لنگڑے پر کوئی بوجھ نہیں۔

اگر تُو عشق و محبت میں لنگڑا ہو چکا ہے تو پھر تیرے اوپر کوئی بوجھ نہیں۔

جب تُو ہر طرف سے غافل ہو کر اللہ کی طرف ہو جائے گا تو تُو موت سے بچ جائے گا تیرے گلے میں جو پھانسی کا پھندا ہے ٹوٹ جائے گا جیسے کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

آیت:۔وَلَاتَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَموَاتٌ'بَلْ اَحْیَاءٌ ط

ترجمہ:۔مت کہو واسطے اُن لوگوں کے کہ مارے جاتے ہیں بیچ راہ اللہ کے کہ وہ مردے ہیں بلکہ وہ تو زندہ ہیں۔

یہ تو وہ لوگ ہیں جن سے موت بھی ڈرتی ہے ان کے مقام کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

Marfat.com

جیہڑا یار دے پیر اندی خاک ہو کے، اپنے نام نشان توں گزر جاوے
اوہدے سامنے عرش تے فرش کیہ اے، اوہ تاں لامکان توں گزر جاوے
اپنے گل ملامت دا طوق پا کے، عزت آن تے شان توں گزر جاوے
پتہ لگے دیوانیہ فیر اُس دا، جدوں ایس جہان توں گزر جاوے

پھر فرماتے ہیں۔

ایس عقل نمانی نوں خبر کیہ اے، دِل عشق اے یا دلدار عشق اے
جنہوں ویکھ پہاڑاں دے دِل کمبے، میرے سر امانت دا بھار عشق اے
کِتے شاہ عنایتؒ دی ویکھ صورت، پیا نچدا سرِ بازار عشق اے
او دیوانیہ عشق دے روپ سارے، نبیؐ عشق اے پرودگار عشق اے

ایک اور شعر ملاحظہ فرمائیں۔

چلو منیا رب نئیں نظر آوندا، جدھر تکنے آں آوندا نظر کیہ اے
میری عقل نمانی نئیں سمجھ سکدی، جلوہ کیہ اے تے جلوہ گر کیہ اے
جد اثر حلول اتحاد شرک اے، نار نور کیہ اے تے اوہ شجر کیہ اے
صورت وِچ جد موسیٰؑ نے رب منیا تو نویں من دیوانیہ ڈر کیہ اے

❁❁❁

عرفانِ خودی

جتھے ہے اِکو ذات حق دی اے میری ذات کوئی نئیں تے صفات کوئی نئیں
بھلا خاک نمانی نے بولنا کیہ، جے نہ یار بولے ہندی بات کوئی نئیں
باقی یار میرا میں تاں ہاں فانی میری ایس تو ودھ اوقات کوئی نئیں
تینوں ہور دیوانیہ کیہ دساں میری صفت کیہ اے جہدی ذات کوئی نئیں

آیت:۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَلْاِ كْرَامِ

ترجمہ:۔ ہر ایک کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا۔

شرح

اسم اللہ چار اسماء اول، آخر، ظاہر اور باطن کا جامع ہے کیا ان چار مرتبوں کے علاوہ جہاں اُس کا غیر ہو کوئی مرتبہ ہے؟ مشرکین مکہ بتوں کو اللہ کا غیر سمجھ کر اُن سے مدد مانگتے تھے یعنی بتوں کو ذاتِ حق سے باہر سمجھتے تھے حالانکہ حق تعالیٰ نے اپنا غیر کہیں پیدا ہی نہیں کیا کیوں کہ کوئی شے بھی نہ زائد بر ذاتِ حق ہے نہ خارج از ذاتِ حق ہے۔ کسی شے کو بھی اگر غیر ذاتِ حق سمجھا جائے تو وہ ذات کی ضد ہو گی یا مِثل اور کوئی شے بھی ذاتِ حق کی ضد ہے نہ مِثل ہے۔

Marfat.com

لاغیر لہٗ ذات حق دی اے فیر غیر کیہڑا جنوں غیر سمجھیں
تینوں فیر دیوانیہ کیہ اکھاں جے توں بحر توں وکھری لہر سمجھیں

ایک فقیر بزرگ مسجد سے باہر کھڑے ہو کر آواز لگا رہے تھے ہے کوئی سخی مرد جو خُدا کی اُنگلی میں انگوٹھی ڈال دے مولوی صاحب نماز پڑھا کر نمازیوں کے ہمراہ مسجد سے باہر نکلے اور کانوں میں آواز پڑھی ہے کوئی سخی مرد جو خُدا کی انگلی میں انگوٹھی ڈال دے مولوی قریب جا کر اُس بزرگ کو سمجھانے لگے ایسی کفر کی بات نہیں کرنی چاہیے بھلا خُدا کی بھی کوئی انگلی ہے جس میں کوئی انگوٹھی ڈال سکے نمازیوں نے پکڑ کر کہا کہ تو شرک کر رہا ہے ''توبہ'' کر بزرگ بولے میری بات سُنو غور کرو اور پھر جواب دو آپ بھلا بتائیں کہ یہ زمین کِس کی ہے؟ لوگوں نے کہا خُدا کی بزرگ نے پھر پوچھا آسمان کس کا ہے؟ تو لوگوں نے کہا اللہ کا بزرگ نے پھر پوچھا یہ سارا جہاں کس کا ہے؟ لوگ بولے خُدا کا بزرگ نے پوچھا تم کِس کے ہو؟ لوگوں نے کہا خُدا کے پھر بزرگ نے دریافت کیا میں کس کا ہوں؟ لوگوں نے کہا خُدا کا اب بزرگ نے پوچھا اگر میں خُدا کا ہوں تو یہ انگلی کِس کی ہے؟ اب لوگ حیرت زدہ ہو کر سوچنے لگے کہ کیا جواب دیں۔

جے تاں مینیے سب کجھ رب دا فیر ایہہ بندہ کتے نئیں لبھدا
فرضی نام تے صورت فانی میرا بنیا یار بہانہ تے کملے لوکی کہن دیوانہ

یاد رکھو خُدا کا ظاہر ہونا بغیر صورت کے نہیں اور باطن ہونا بغیر بے صورتی کے نہیں معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ صورت سے ظاہر ہے اور بے صورتی سے باطن ہے ذرا غور سے سوچیں

Marfat.com

کہ اگر ظہور غیر اللہ کا ہے تو اِسم ظاہر کا ظہور کہاں ہے؟

میری نمود ہے کیا بے نقاب جب تُو ہے　　نہیں نہیں میں نہیں ہاں ہزار بار نہیں

اول و آخر، ظاہر و باطن جب اللہ ہی کی ذات ہے تو پھر نہ میں اول ہوں نہ آخر ہوں نہ ظاہر ہوں نہ باطن ہوں۔

جے میں رب نوں اندر جاناں تاں مقیّد جاناں
تے جے رب نوں باہر جاناں فیر اندر کون سماناں
اول آخر ظاہر باطن اک رب دی ذات پچھاناں
اندر وی توں ایں تے باہر وی توں ایں وِچ بُلّھا کون نماناں

میرے پیرو مرشد بابا دیوان چشتی المعروف دیوانہ نظامی فرماتے ہیں کہ ''میری ذات کوئی نئیں تے صفات کوئی نئیں'' مقام بنا رہا ہے کہ اب بھی جو اللہ تعالیٰ کے عشق میں مست ہو کر وہ اپنی ہستی کو بُھول چکا ہے۔ وہ موتو قبل ان تموتو کے مقام پر ہے جیسے کہ آپ ایک اور مقام پر فرما رہے ہیں۔

ایہہ کوئی ذات صفات نہ میری ، سب کجھ یار امانت تیری
ایہہ کوئی نئیں پرین نئیں میرے، میرا اپنا آپ بیگانہ کملے لوکی کہین دیوانہ

بس جو مرنے سے پہلے مر گیا وہ ہر عذاب سے بری ہو گیا۔

جتھے ہے اکو ذات حق دی اے، میری ذات کوئی نئیں تے صفات کوئی نئیں
خاک نمانی نے بولنا کیہ ، جے نہ یار بولے ہُندی بات کوئی نئیں

Marfat.com

باقی یار میرا مَیں تاں ہاں فانی ، میری ایس توں وَدھ اوقات کوئی نئیں
تینوں ہور دیوانیہ کِیہ دسّاں ، میری صفت کی اے جہدی ذات کوئی نئیں

گویا ذات حق کے سامنے بابا دیوان چشتی اپنی ہستی موہومہ کی نفی کرتے ہوئے ذاتِ حق کا اثبات فرما کر ایک اور جگہ اپنے دلکش انداز میں یوں فرماتے ہیں ۔

نظر آوَندا نئیں یار دا غیر کوئی ، مینوں پتہ نئیں چنگا تے بُرا کِیہ اے
جد عِشق دے بحر دی حدّ کوئی نئیں ، دَسّاں کِیہ تینوں مُدّعا کِیہ اے
جِتھے نظر آیا پَے گئے وِچ سجدے ، پُچھ عاشقاں نُوں نقشِ پا کِیہ اے
او دیوانیہ یار نُوں تکنا واں ، مینوں پتہ نئیں غیر خدا کِیہ اے

❁❁❁

حسن و عشق

کدے بیٹھ نویکلے سوچیا ای صُورت وچ ہو یا جلوہ گر کون ایں
بناں صُورت دے اُوس بے صورتی نوں دس ویکھ سکے اہل نظر کون ایں
حرف نال سیاہی دے وانگ ٹُر دا تیرے نال سجناں ہم سفر کون ایں
بَن کے حسن دیوانیہ کون لکدا بَن کے عشق ہندا دَر بَدر کون ایں

حدیثِ قدسی:۔ اَلْاِ نْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّہٗ

ترجمہ:۔انسان میرا بھید ہے اور میں انسان کا بھید ہوں

شرح

بس جس پر تمام مراتب حقی و خلقی کھل گئے وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔یعنی جب خُدا نے اپنا بھید کھولا تو انسان ظہور میں آیا اور جب انسان پر انسان کا راز کُھلا تو ذات ظاہر ہوگئی جس نے انسان کے کمالات کو ہی نہیں سمجھا وہ خُدا کو کیا سمجھے گا حرف سیاہی کو اپنا غیر سمجھتا ہے کیونکہ حرف کی ایک صورت ہے اور سیاہی بے صورت حرف کو اپنے اصل کا پتہ نہیں اپنی حقیقت سے حجاب میں ہے اسفل سافلین کے مقام پر ہے اسفل سافلین یعنی انتہائی پستی کے مقام پر ہے۔مگر حرف کیا ہے سیاہی کا

Marfat.com

سِر ہے بھید ہے اور سیاہی حرف کی حقیقت گویا حرف کا سِر سیاہی اور سیاہی کا سِر حرف ہے۔علامہ اقبال کی ایک رُباعی ملاحظہ فرمائیں۔

کِرا جوئی چِرا در پیچ و تابی کہ او پیداست تو زیر نقابی
تلاش او کنی جُز خود نہ بینی تلاش خود کُنی جُز او نہ یابی

ترجمہ:۔تو کس کو ڈھونڈتا ہے کیوں پریشان ہے جب تو خُدا کو تلاش کرے گا تو سوائے اپنے آپ کے کچھ نہیں پائے گا اور جب تو اپنے آپ کو تلاش کرے گا تو ذات حق کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔آدم علیہ السلام جس کی بنیاد مٹی سے رکھی گئی فرشتوں نے اُسے سجدہ کیا ابلیس نے انکار کیا بلکہ تکرار کیا اور مردود ہوا جس نے انسان کے کمالات کو نہ سمجھا وہ خدا کو کیا سمجھے گا حقیقت یہ ہے عالم اجسام سے متصل ایک عالم مثال ہے جسے عالم خیال بھی کہتے ہیں اور عالم مثال کے متصل ایک عالم ہے جو عالم ارواح کہلاتا ہے اور پھر عالم ارواح کے متصل ذاتِ باری تعالیٰ ہے یعنی ذاتِ حق کا ظِل روح روح کا ظِل عالم مثال اور عالم مثال کا ظِل عالم اجسام ہے انسان ہی ایک مرتبہ میں جسم ہے ایک مرتبہ میں مثال ہے اور ایک مرتبہ میں روح ہے اور پھر ایک مرتبے میں ذات حق ہے گویا اِن تمام مراتب کو جمع کرو تو حضرتِ انسان بنتا ہے۔مگر انسان حجاب میں ہے پردے میں ہے اِس حجاب کو اٹھانے کے لیے ایک پیر کامل کی ضرورت ہے جو پردوں کو ہٹا دے۔ مرشد کامل سمجھاتا ہے کہ تو عالمِ اجسام عالم مثال اور عالم ارواح اِن تینوں مرتبوں کا جامع ہونے کے علاوہ ذات حق کا بھی جامع ہے۔

Marfat.com

انسان ہے کہ پیکر حُسن و جمال ہے
شیشے میں یا جھلک ہے رنگیں شراب کی

(حضرتِ نظامیؔ)

گویا یہ جسم صورت مثالی کا لباس ہے جیسے حرف کی صورت میں سیاہی کا ظہور ہے۔
حضرت بیدم وارثی پر جب یہ راز کھلا تو پکار اُٹھے۔

اب آدمی کچھ اور ہماری نظر میں ہے
جب سے سُنا کہ یار لباس بشر میں ہے

جب یہ بات سمجھ آ گئی کہ میں خدا کا بھید ہوں اور خدا میرا بھید ہے۔ دیکھئے حدیث پاک میں صاف لکھا ہے جب کوئی بزرگ بہت زیادہ ضعیف ہو جائے یا بیمار ہو جائے۔ ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو اُس کی نمازیں پڑھتا ہے یعنی جو شخص ذاتِ حق میں مُستغرق ہو جاتا ہے تو پھر اُس کے تمام عمل خدا ہی کرتا ہے دیکھئے کتاب اسرار معرفت مُصنفہ (پیر سید امانت علی شاہ نظامیؒ) صفحہ نمبر 301-302

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

لوح قلم کیہ اے عرش فرش کیہ اے، لامکان کیہ اے تے مکان کیہ اے
پچھن والیا میتھوں کیہ پچھنا ایں، بے نشان کیہ اے تے نشان کیہ اے
صُورت سب دی وَکھ تے نام فرضی، ذرا سوچ انسان دی شان کیہ اے
تینوں رَبّ دیوانیہ نظر آوے، پتہ لگے جے تینوں انسان کیہ اے

Marfat.com

ڈھونڈتے ہیں جس کو ہم اُس کا نشاں ملتا نہیں
لامکاں ملتا ہے پر اُس کا مکاں ملتا نہیں
اُس مسافر سے بھی بڑھ کر ہے کوئی حیرت زدہ
جس کو منزل پر بھی منزل کا نشاں ملتا نہیں
جس پہ گر کر تا قیامت پھر نہ اُٹھے سر میرا
وہ جبیں ملتی نہیں وہ آستاں ملتا نہیں
ہے اسیری میں بھی ہر دم تذکرہ صیّاد کا
جس میں ہو ذوقِ قفس وہ آشیاں ملتا نہیں
رفعتِ پرواز سے ہوں اُس مقامِ اوج پر
جس سے آگے اور کوئی آسماں ملتا نہیں
ہر قدم پہ گُم ہیں اس میں کارواں در کارواں
یہ وہ منزل ہے کہیں شورِ فغاں ملتا نہیں
شوقِ نظارہ مجھے منزل بمنزل لے گیا
ورنہ جس کی جستجو تھی وہ کہاں ملتا نہیں
سامنے اُس کے جو آیا اُن پہ مِٹ کر رہ گیا
جس میں رہتے ہیں وہ پردے میں جہاں ملتا نہیں
اُن پہ لاکھوں قتل کے الزام تھے عائد مگر
اُن کے دامن پر کوئی خوں کا نشاں ملتا نہیں
وہ حرم کو کھینچ کر لے جاتے سوئے میکدہ
اے نظامی سمجھ کو وہ شورِ اذاں ملتا نہیں

دُعوتِ حَق

پُچھن والیا میتھوں کِیہ پُچھنا ایں، صُورت وِچ ہو یا جلوہ گر کون ایں
جد اللہ دی ذات دا غیر کوئی نئیں فیر نظر کون ایں آوَندا نظر کون ایں
واجب اِک وجود موجود ہو کے تیرے نال ہو یا ہمسفر کون ایں
اپنے اندر دیوانیہ مار جھاتی ویکھ دِل کون ایں جان جگر کون ایں

آیت:۔ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ الرُّوْ حِیْ فَقَعُوْ لَهٗ سٰجِدِيْنَ ○

ترجمہ:۔اور جب میں (اللہ) اِس (آدم) کے اندر اپنی روح پھونکوں تو تم اُس (آدم) کے آگے سجدے میں جھک جاؤ۔

شرح

بے صورتی ہر صورت کا نور ہے ظِل ہے روشنی ہے۔روشنی مرکب ہے مگر بسیط ہے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہوتی۔کسی کپڑے میں باندھی نہیں جاسکتی یہ بھی روشنی کا ایک درجہ ہے اور پھر ہم روشنی کو محسوس بھی کرتے ہیں اور یہ بھی ایک درجہ ہے کہ جہاں اِس کے اجزا بھی نظر آتے ہیں کیا روشنی سے بھی زیادہ کوئی لطیف چیز ہے یوں سمجھو کہ جو کچھ کائنات میں نظر آرہا ہے یہ جوہر ہے یا عرض ہے عرض کہتے ہیں جو کسی کے سہارے قائم ہو اور جوہر کا

Marfat.com

مطلب جو بذاتِ خود قائم ہو تمام کائنات عرض ہے اور اس کا ایک جوہر ہے گویا بے صورتی صورت کا جوہر ہے بغیر بے صورتی کے صورت ظہور میں نہیں آسکتی ہے حضرت پیر مہر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں، بے صورت ظاہر صورت تھیں
بے رنگ دسے اِس مورت تھیں، وچ وحدت پُھٹیاں جد گھڑیاں

سیاہی حرف کا نور ہے رُوح جسم کا نور ہے اگر کوئی یہ کہے کہ میں روح محسوس نہیں کرتا تو اُس کو سمجھ لینا چاہیے کہ اس کے محسوسات روح سے قائم ہیں پھر وہ روح کو کیسے محسوس کر سکتا ہے جب اُس کا دیکھنا روح سے قائم ہے تو اسے کیسے نظر آئے۔ بقول علامہ اقبالؒ

خِضر کیونکر بتائے کیا بتائے
اگر ماہی کہے دریا کہاں ہے

میرا بولنا سُننا چلنا پھرنا سب روح یعنی اللہ کے نور سے ہے میری روح نہ مجھ سے دور ہے نہ قریب ہے کیونکہ روح کی تعریف ہی یہ ہے کہ یہ قرب و بعد سے پاک ہے مگر میں روح کے سہارے قائم ہوں اور یہ بھی سمجھ لو کہ روح مخلوق ہے میری آنکھ ایک حد تک دیکھتی ہے میرے کان ایک حد تک سُنتے ہیں مگر روح مخلوق ہونے کے باوجود دوری اور نزدیکی سے پاک ہے روح کے نزدیک مدینہ پاک دور نہیں، زمین آسمان دور نہیں، عرش اور فرش دور نہیں، لوح و قلم دور نہیں حتیٰ کہ خُدا بھی دور نہیں اِسی روح کو اللہ کا نور کہتے ہیں اور اللہ کا نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود فرمایا

(قَدْجَاءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْر")(آیت) میں نے اپنے محبوبؐ کی صورت میں نور سے ظہور فرمایا کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں روح یعنی اللہ کا نور نہیں روح سے ہی صورت ظہور میں آئی۔ (حضرت رومیؒ نے فرمایا)

صورت از بے صورتی آمد بروں، باز شُد اِنَااِلَیْہِ رَاجِعُوْن

بے صورتی سے صورت کا ظہور ہوا ہے پھر اُسی کی طرف لوٹ جانا ہے روح ایک بے کنار سمندر ہے ہم لہریں اور بُلبلے کی مانند ہیں ہر لہر ایک صورت اختیار کرتی ہے پھر سمندر ہی میں فنا ہو جاتی ہے۔

روح مخلوق ہو کر بے حد اور ذات باری تعالیٰ خالق ہو کر بے حد۔ یہ دو بے حد کیسے ہو گئے؟ بات دراصل یہ ہے کہ روح ذات حق کے ظہور کا ہی ایک مرتبہ ہے حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ روح بے صورت اور بے حد ہے معلوم ہوا کوئی چیز مخلوق ہو کر بھی بے حد ہو سکتی ہے اور پھر حق تبارک وتعالیٰ بے حد ہو کر درخت اور آگ کی صورت میں حضرت موسیٰ کو دیدار کراتا ہے گویا اِسی طرح بے صورت کا صورت میں جلوہ گری فرمانا قرآن سے ثابت ہے۔

وہی وہی نہ دُوجا کو پر گھٹ ہو یا مُحمدؐ ہو
اُسی بے صورت ذات کا صورت میں ظہور ہے

Marfat.com

وہ میرے گھر میں رہے مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی
جُدا نہ مجھ سے ہوئے آشنا نظر نہ ہوئی

بلند ہوتے ہیں کیسے مقام اے جبریلؑ
تُو کیا بتائے کہ تیری وہاں گذر نہ ہوئی

میری جنوں کی حکایت ظلوم وجہول
وہ محوِ دید ہوں اپنی مجھے خبر نہ ہوئی

تمیزِ کعبہ و بُت خانہ میں اسیر رہی
تیری جبیں تو شناسائے سنگِ در نہ ہوئی

وہ بولتے نہیں اِنا لہٗ ہے مری لبیک
خدا کا شُکر مری آہ بے اثر نہ ہوئی

مقامِ ہجر میں رو رو کے ہی تڑپتی رہی
مرے مقام سے آگاہ چشمِ تر نہ ہوئی

تلاشِ یار نظامی جو نَحْنُ اَقْرَبُ کا
سمجھ میں آیا یہ نقطہ تو دردِ سر نہ ہوئی

Marfat.com

کھوج

جاگن والیارات نوں خوش بختا، جاگے دل وی تیراتے ہو رگل اے
قلب وچوں کجھ یار دا کھوج مِلدا اے تُوں ویکھیں چار چوفیراتے ہورگل اے
اپنی ہستی دی مستی دا قلب وچوں ہو وے دور ہنیرا تے ہو رگل اے
جدھر ویکھیں دیوانیہ ہر پاسے دِسے یار دا چہرا تے ہو رگل اے

آیت:۔ فَاَیْنَمَا تَوَلُّوْ فَثَمَّ وَ جْهُ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ جدھر تم منہ پھیرو، پس خدا کا منہ ہے۔

شرح

جب دل کا شیشہ صاف ہو جائے تو ذرے ذرے سے انالحق کی صدائیں آنے لگتی ہیں جسے دل کہا جاتا ہے کوئی گوشت کا لوتھڑا نہیں جو سینے میں بائیں جانب حرکت کرتا ہے وہ دوسرے اعضاء کی طرح ایک عضو ہے جس کا کام صرف جسم کو خون سپلائی کرنا ہے اُس کا روح کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے بات دراصل یہ ہے کہ روح مثال اور جسم سے انسان بنتا ہے جسے قلب کہتے ہیں وہ ہماری مثالی صورت ہے جو روح اور جسم کے درمیان برزخ ہے جیسے آسمان پر بادل آجائے تو کرنیں زمین پر نہیں پڑتیں جسم زمین سمجھو اور

Marfat.com

عالمِ مثال یعنی عالم خیال کو فضا اور روح کو سورج سمجھ لو اگر فضا صاف ہو تو سورج کی کرنیں آسانی سے زمین پر پڑتی ہیں اگر تمھارا دل یعنی مثالی صورت صاف ہو تو روح کی تجلیات تمہارے جسم پر آسانی سے پہنچ سکتی ہیں رومیؒ فرماتے ہیں ۔

آئینہ دِل چوں شود صافی و پاک ۔ نقش ہا بینی بروں از آب و خاک

جب دِل کا شیشہ صاف ہو جائے تو سبحانی ما اعظم شانی کی صدائیں آنے لگتی ہیں ۔ بابا دیوان چشتی اپنے انداز میں یوں فرما رہے ہیں ۔

کر صاف تو ویڑا دل دا ، فیر ویکھ ماہی گھر مل دا
مکے جاویں پھر ٹر آویں ، جا کے گنگا غوطے کھاویں
کیوں دِل دریا نئیں ٹھل دا ، فیر ویکھ ماہی گھر مل دا

اِس مثالی صورت کا تعلق ہمارے جسم کے ساتھ ایسے ہے جیسے پانی کا برف سے ۔

جے کر ہون ایمان دے در کھلے ذرے ذرے دے وچ دلدار دسدا اے

یہ لوگ اپنے نفس پر سوار ہو کر اس کے گھٹنے توڑ دیتے ہیں اور جب پیدل چلتے ہیں تو اِن کا ایک قدم مکان پر ہوتا ہے تو دوسرا لا مکان پر ایک سجدہ لاہور میں کرتے ہیں دوسرا مدینہ پاک میں رومیؒ فرماتے ہیں ۔

صورتش برخاک جاں در لامکاں
لا مکانی فوق وہم سا لکاں

بابا دیوان چشتی اِس مقام کو اپنے انداز میں یوں بیان فرما رہے ہیں ۔

آپے لامکان آپے رہندے نے مکان وچ، رب دے فقیر سدا رہن دو جہان وچ

صورتاں زمین اتے جاناں لامکان وچ، شک والی گل نیوں پڑھ لے قرآن وچ

حضورؐ نے معراج سے واپس آ کر فرمایا کہ اے بلالؓ میں نے تجھے جنت میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ انسان اگر اس منزل میں پاؤں رکھے تو مکان ولامکان سے گزر جانا اِس کے لئے کوئی مشکل نہیں۔

زمیں سے گزر آسماں سے گزر جا، مکاں سے گزر لامکاں سے گزر جا

تو شاہین ہے پرواز ہے کام تیرا، مقامات اِس سے پرے اور بھی ہیں

مگر جب تک معرفتِ اِلٰہی اور عشق رسول کی شمع دِل میں روشن نہ ہو بات نہیں بنتی۔

عشق لے کے عرش توں پار جاوے راہ وچ بھاویں لامکاں ہووے

پر عشق اودھوں دیوانہ ہووے پیدا جدوں پیر سوہنا مہربان ہووے

جب عشق اور محبت کی شمع روشن ہوتی ہے تو اُس کے لئے نہ مشرق ہے نہ مغرب حضورؐ پوری کائنات کے اجمال ہیں اور پوری کائنات آپ کی تفصیل۔

جدھر ویکھیں دیوانہ ہر پاسے دِسے یار دا چہرا تے ہور گل اے

Marfat.com

صورت ہے فقیرانہ تقدیر ہے شاہانہ
مسجودِ ملائک ہوں خاکِ درِ جانانہ
تنزیہہ میرا باطن تشبیہہ میرا ظاہر
عکسِ رُخِ جاناں ہو صورت میری آئینہ
ہر شان میں تُو مطلق ہر رنگ پہ میں شیدا
ہے عشق میری فطرت ہوں حسن کا دیوانہ
بھٹکا ہوں سرِ منزل حیرت زدہ راہی ہوں
گُم کردہ ہوں میں جس کو ہے میرا ہی کاشانہ
دیکھا جو اُسے آخر بے ساختہ کہہ اُٹھا
بے رنگ ہے یہ لیکن انداز حجابانہ
قربان دل وجاں سے اس طرزِ ستم کے میں
ہے دام تو بے رنگی ظاہر ہے مگر دانہ
منزل کے بھکاری کو منزل کی ہدایت دے
مستوں کو تو کافی ہے اک لغزشِ مستانہ

Marfat.com

رویت البصیرت

نارنور تے شجر چوں ظاہر ہو کے حضرت موسیٰ نوں رب دیدار بخشے
جلوہ اجے وی طور تے نظر آوندا ے علمی اَکھ جے پروردگار بخشے
نظر آوندا نئیں عقل دے انہیاں نوں بناں ادب نہ رب انوار بخشے
اور دیوانیہ بخشاں وار دیواں جے کر دید مدنی تاجدارؐ بخشے

آیت:۔ نُوْدِیَ یٰمُوْسیٰ اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ ٥

ترجمہ:۔اے موسیٰ یہ آگ نہیں میں تو تیرا رب ہوں۔

شرح

حق تبارک وتعالیٰ کا دیدار بصارت کی آنکھ سے نہیں بصیرت کی آنکھ سے ممکن ہے بصارت سے دیدار صرف حضور نبی کریم غفورالرحیم کیلئے خاص ہے۔

آیت: مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغیٰ

ترجمہ:۔میرے محبوب نے مجھے کھلی آنکھ سے دیکھا، آنکھ جھپکی تک نہیں۔

علامہ اقبال اس مقام پر فرماتے ہیں۔

نظارہ کو تو جُنبش مژگان بھی بار ہے
نرگس کی آنکھ سے تجھے دیکھا کرے کوئی

Marfat.com

نادان جو تیری آنکھ دیکھتی ہے وہ فریب ہے، دھوکا ہے، سیراب ہے اور جو ایمان کی آنکھ دیکھتی ہے یعنی علم کی آنکھ جسے چشمِ بصیرت کہتے ہیں۔ وہ دل کی آنکھ ہے جس سے دلدار نظر آتا ہے۔ اِسے حق الیقین کہا جاتا ہے اور یہ اچھی طرح سے سمجھ لے کہ بے صورتی اور بے رنگی کے لیے تصور کی ضرورت نہیں۔ اس لیے علم ہی کافی ہے مگر وہ علم نہیں جو حجابُ الاکبر ہے بلکہ وہ علم جو علمِ لدنی ہے معرفت الٰہی کا علم ہے عرفان نفس ہے اپنی پہچان کا علم جو مرشد کامل سکھاتا ہے کہ اپنی کوری عقل کو یعنی اپنے ناقص علم کو اللہ اور اُس کے محبوب کے علم پر قربان کر دے پھر تیری بصیرت کی آنکھ کھل جائے گی تجھے محبوب کا دیدار ہو جائے گا ورنہ ''لَاتُدْرِكُ الْاَبْصَار'' تیری بصارت کی آنکھ خدا کو نہیں دیکھ سکتی بس ایک ہی طریقہ ہے جو رومی رحمتہ اللہ کی زبان سے مرشد کامل سمجھاتا ہے۔

عقل قربان کن بہ پیش مصطفٰے ۔ حَسبی اللہ گو کہ اللہ ام کفیٰ

بس اپنی عقل چھوڑ دے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی عقل قربان کر دے پھر تیرے لئے اللہ کافی ہے۔ حق تبارک وتعالیٰ کی ذات قدیم اور ہر صِفت بھی قدیم ہے نہ ذات کی کوئی حد ہے نہ صفات کی کوئی حد ہے نہ ذات کہیں ختم ہوتی ہے نہ صفات کہیں ختم ہوتی ہیں حق تعالیٰ کی جلوہ گری اب بھی جاری وساری ہے مگر چشمِ بصیرت اگر کھلی ہے تو ہر طرف اُسی کی جلوہ گری ہے۔

کہیں سما نہ سکے جو نظر بھی آ نہ سکے
وہ دل کی آنکھ سے دلدار نظر آتا ہے (دیوانہ نظامی)

Marfat.com

اللہ کا فرمان حضورؐ کی زبان سے بصورتِ قرآن سُن فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْ فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

ترجمہ:۔تم جدھر بھی منہ پھیرو اللہ ہی کا چہرا ہے۔

اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے کہ جو چیز نظر آئے وہ خدا ہے چیز کا وجود تو وہمی ہے ۔اعتباری ہے فرضی ہے اور خدا نے اپنا غیر پیدا ہی نہیں کیا چیز کا وجود کہاں سے آ گیا ہر چیز کا نام اُس کی صورت سے ہے یہ بات اچھی طرح سے سمجھ لے کہ ایک چیز کو ہم آگ کہتے ہیں تو اُسی کو انگریز فائر FIRE کہتا ہے ،عربی نار اور فارسی بولنے والا آتش بولتا ہے۔اپنی اپنی زبانوں میں نام رکھے ہوئے ہیں یہ تمام اُس ایک جلا دینے والی چیز کے ہی نام ہیں۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ وہ آگ ہے نہ فائر ہے نہ نار ہے نہ آتش ہے بلکہ تمام ناموں کے پردے میں چھپی ہوئی کوئی اور حقیقت ہے۔

آیت:۔ نُوْدِیَ یٰمُوْسٰی اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ o

ترجمہ:۔اے موسیٰ یہ آگ نہیں میں تو تیرا رب ہوں۔

اِن تمام ناموں اور صورتوں میں وہی ذات جلوہ فرما ہے

حضرت ''عطارؒ ''فرماتے ہیں۔

بنام او کہ آں نامے نہ دارد

بہ ہر نامے کہ خوانی سر برارد

میں اُس کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کوئی نام نہیں رکھتا مگر جو بھی نام لیا جائے اُس سے وہی مراد ہے۔جیسے کہ حضرت دیوان چشتی فرما رہے ہیں۔

Marfat.com

رب صورتاں تے نا نواں وچ لُکدا

پیرِ اَکھیاں تو پردے نوں چک دا

بس ہر نام اور صورت میں اسی ایک واجب الوجود کا ظہور ہے جو اوّل ہے آخر ہے ظاہر ہے اور باطن ہے۔ اور وہ اس کے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت ہے۔

اِس صورت نوں میں جان آکھاں کہ جانِ جہاں آکھاں

سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں جس شان تو شاناں سب بنیاں

(پیر مہر علی شاہ)

یہ سچ ہے کہ ہر صورت میں اُسی ذاتِ حق کا ظہور ہے مگر بابا دیوان چشتی ایک خاص مقام پر بیان فرماتے ہیں۔

میرے پیرِ محبوبؒ نظام کولوں لکھی وِچ کتاب دے خبر آوے

کراں دل نگاہ دے نال سجدے دوروں نظر جے پیرِ دا در آوے

روزِ حشر وی پیرِ دی دید باجھوں مینوں ذرا قرار نہ صبر آوے

رب کدے دیوانیہ نہ ویکھاں جے نہ پیرِ دے روپ وچ نظر آوے

اسی مقام پر پھر یوں بیان فرماتے ہیں۔

میں خدا کو نہ دیکھوں گا روزِ حشر، صورت شیخ میں گر نہ آیا نظر

ہے یہ فرمان محبوبِ گنجِ شکرؒ پیرِ کامل کی صورت بڑی چیز ہے

❁❁❁

Marfat.com

اپنی حقیقت

اللہ پاک دا اک شاہکار بن کے ، حد وچ میں آں بے حساب میں آں
جھاتی پا کے اپنے قلب اندر پڑھدا اپنی آپ کتاب میں آں
صورت وچ ظاہر باطن بے صورت پردے وچ میں آں بے نقاب میں آں
او دیوانیہ آپ سوال بن کے آپے اپنا آپ جواب میں آں

آیت:۔اِقْرَاْ کِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا (سورۃ بنی اسرائیل ایت نمبر 14)

ترجمہ:۔ پڑھ لے کتاب اپنی تو یہی بس ہے آج کے دِن اپنا حساب لینے والا۔

شرح

اے ابنِ آدم اے پیغمبر زادے اپنے باپ دادا کی وراثت سنبھال ۔ تیرا علم حروف مقطعات کی طرح سمجھ سے باہر ہے اور اس کا سبق تو کوئی شیخ کامل ہی دے سکتا ہے۔تُو خود وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں تیرے پڑھنے سے چُھپے ہوئے عِلم ظاہر ہوتے ہیں جو اِس کتاب کا منکر ہے وہی ابلیس ہے فرشتوں نے حضرت آدم سے اِس کتاب کا عِلم سِیکھا۔تُو بھی اُسی آدم کا بیٹا ہے اپنے باپ کی وارثت کا مالک ہے نالائق نہ بن۔ دنیا کی وراثت بے حقیقت ہے اصل وراثت تو وہی ہے جو قبر میں ساتھ جائے گی یہ فانی

Marfat.com

وراثت تو تیرے گور و کفن تک بھی تیرا ساتھ نہ دے گی۔

ایہہ دولت سب آنی جانی نہ کر مان جوانی
دودن دا ایہہ جھوٹا میلہ دنیا کوڑ کہانی
چھڈ دے یاری بے درداں دی چل دلبر دے کول
بولی الا اللہ دی بول

آدم شیخِ کامل ہے اس کا دامن تھام اور فانی دنیا سے اپنا مُنہ پھیر۔

نہ کر گلاں چُپ کر جھلیا گل کر کے پچھتاؤنا
اتھے نئیں کم آؤنا تیرا رونا تے کرلاؤنا

وہ تنگدستی یا بیماری جس سے تُو اپنے مالک حقیقی کی طرف رجوع کرتا ہے اُس تندرستی سے بہتر ہے جو تجھے خدا سے غافل رکھتی ہے۔ یاد رکھ خدا کی یاد زندگی ہے اور خدا سے غفلت موت ہے کیا تُو موت کو زندگی سے بہتر خیال کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ رُومیؒ فرماتے ہیں۔

یادِ او سرمایہ ایمان بود۔ ہر گدا از یادِ او سُلطاں وبود

اگر تندرستی میں تُو خدا سے غافل ہے تو پھر سمجھ لے کہ تُو بیمار ہے تیری اس بیماری کا علاج بھی اسی جہان میں ہے قیامت کے روز نہیں دیکھ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ'' ''اُن کے دِلوں میں بیماری ہے۔ تُو بیمار ہے بس تُو اس بیماری کا علاج کسی کامل حکیم سے کرواتا کہ تُو بیماری سے نجات حاصل کر کے ناجی ہو جائے کیونکہ ناجی وہی ہے جس نے نجات حاصل کر لی۔

Marfat.com

مرشد کامل نال خدا دے بندیاں دے دل جوڑے
نکلے ہون جو تیر کمانوں نال اشارے موڑے
کیہ دساں کیہ شان ولی دی نہ کوئی حد ٹول
بولی الا اللہ دی بول

بس ایسا استاد ڈھونڈ جو تجھے تیری کتاب پڑھا دے کیونکہ یہ کتاب حشر کے روز تیرے لئے کافی ہے۔

حمد خُدا خود کرکے اپنی تے احمد نام رکھایا
احد میم دا برقع پاکے صورت دے وِچ آیا
مرشد کامل سایہ رب دا قدماں توں جند گھول
بولی الا اللہ دی بول

یہ کتاب معنوں سے بھرپور ہے یہ وہ کتاب ہے کہ لوح وقلم کا عِلم اس سے باہر نہیں عرش و کرسی کا علم اس سے باہر نہیں یہ کتاب مکان ولامکاں کا عِلم بیان کرتی ہے اس کتاب سے نہ فرشتے باہر ہیں نہ انبیا باہر ہیں نہ خدا باہر ہے نہ رسُول باہر ہیں۔

ایہہ مکان مَیں آں لامکان میں آں بے نشان میں آں تے نشان مَیں آں
شیشہ عِلم والا رَکھ ذات اگے، کردا اپنی آپ پچھان مَیں آں
آپے لوح محفوظ تے قلم مَیں آں، کُرسی عرش تے ناطق قرآن مَیں آں
او دیوانیہ جان دی جان میں آں، بندہ میں آں ربّ رحمان مَیں آں

Marfat.com

جن لوگوں نے اس کتاب کو فانی سُورج کی روشنی میں تلاوت کیا وہ اس کو نہ سمجھ سکے اور جن لوگوں نے نبوت کی روشنی میں تلاوت کیا کوئی غوثِ اعظم ہوا، غریب نواز ہوا۔ داتا ہجویری ہوا، اور کوئی فریدالدین گنج شکر ہوا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی کتاب پڑی سمجھی اور لوگوں کو پڑھائی اور سمجھائی۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ؎

جے تُوں داتا ہجویریؒ نُوں جان دانئیں ، کِیہ سِکھیا ای دَس قرآن پڑھ کے
وَلی رب دی اَکھ نل ویکھدا ای ، نبی پاکؐ دا ویکھ فرمان پڑھ کے
پیر ناقصاں دا رہبر کاملاںؒ دا ، میرے خواجہؒ دا ویکھ بیاں پڑھ کے
اوہ نہ علمِ دیوانیہ پڑھ بیٹھیں، بُھل گیا جو علِم شیطان پڑھ کے

فرماتے ہیں ؎

ایویں نئیں فریدؒ پکار پے گئی ، یار یار دا نام چتار دا اے
جنہوں یاد کریئے اوہوی یاد کردا سچا قول ایہہ پروردگار دا اے
او دیوانیہ یار دی یاد خاطر ، رب بندیاں دے رُوپ دھار دا اے
جیویں رب نوں یاد فریدؒ کیتا ، رب فریدؒ فریدؒ پکار دا اے

❁❁❁

Marfat.com

صُورتِ ظلِ الہ

چلو منیا رب نئیں نظر آوَ ندا ، جدھر تکنے آں آوندا نظر کیہ اے ؟
میری عقل نمانی نئیں سمجھ سکدی ، جلوہ کیہ اے تے جلوہ گر کیہ اے
جدا اثر حلول اتحاد شِرک اے نار نور کیہ اے تے اوہ شجر کیہ اے
صورت وچ جد موسیٰ تے رب منیا تو نویں من دیوانیہ ڈر کیہ اے

آیت:۔ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ الرُّوْحِیْ فَقَعُوْ لَهٗ سٰجِدِيْنَ ○

ترجمہ:۔اور جب میں اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اِسکے آگے سجدے میں جھک جانا۔

شرح

انسان بنانے کے لئے خُدا اگر مٹی خارج سے حاصل کرتا تو محتاج ہوتا اور محتاج خدا نہیں ہوتا بیشک میں مٹی کا پتلا ہوں مگر میں یہ تو پوچھ سکتا ہوں کہ جہاں میں ہوں کیا وہاں خُدا نہیں ہے بات دراصل یہ ہے کہ خُدا کے کسی طرف کوئی شے نہیں ہے۔ نہ اول نہ آخر نہ ظاہر نہ باطن نہ دائیں نہ بائیں نہ اوپر نہ نیچے نہ آگے نہ پیچھے بس کوئی شے ذات سے الگ نہیں گویا کوئی شے نہ خارج از ذاتِ حق ہے نہ زائد بر ذاتِ حق ہے۔

Marfat.com

دید ہی خُدا کی دید ہے جب حضورؐ نے خود ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے رب کو نہایت حسین صورت میں دیکھا ہے تو مجھے کوئی یہ تو بتا دے کہ حضورؐ پاک کی صورت سے بڑھ کر کوئی حسین ہو سکتا ہے ہرگز نہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ نے اپنی صورت میں اپنے رب کو دیکھا۔ دیکھئے ذات باری تعالیٰ کا ارشاد **مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی** جب میرے محبوب نے مجھے دیکھا تو آنکھ جھپکی تک نہیں کھلی آنکھ سے دیکھا۔

غالب اس مقام پر فرماتے ہیں۔

آنکھ ہے آئینہ بے وا جیسے ہو چاک پیر ہن
خود ہی جنوں زدہ ہوئے اپنی بہار دیکھ کر

برف پانی میں کہاں تک ہے اور پانی برف میں کہاں تک کوئی یہ بتا سکتا ہے؟ اِس طرح غور سے سمجھو یہ بات سمجھ میں آ ہی نہیں سکتی کہ حضور میں اور ذات حق میں کیا فرق ہے۔ ذات حق میں حضور کہاں تک ہیں اور حضور میں ذات حق کہاں تک ہے تو معلوم ہوا کہ جو مرتبہ احدیت میں باطن ہو کر احد ہے وہی مرتبہ وحدت میں ظاہر ہو کر محمد ﷺ ہے۔ گویا خُدا بے صورت ہے اور صورت بھی اُسی کی ہے۔

فَاِنْ قُلْتَ بِالتَّنْزِیْهِ کُنْتَ مُقَیَّدًا وَاِنْ قُلْتَ بِالتَّشْبِیْهِ کُنْتَ مَحْدُوْدًا
وَاِنْ قُلْتَ بِالْاَمْرَیْنِ کُنْتَ مسلوا وَکُنْتَ اِمَامًافِی الْمَعَارِفِ سَیِّدًا

ترجمہ:۔ اگر تو نے خدا کو بے صورت کہا تو بے صورتی کے مرتبے میں مقید کر دیا۔ اور اگر صرف صورت میں کہا تو صورت کے مرتبے میں محدود کر دیا اور اگر تُو کہے کہ

Marfat.com

صورت اور بے صورتی دونوں مرتبوں کا جامع ہے تو پھر تُو معرفت کا امام ہے اور سردار ہے۔ (ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ)

جے کہئے رب اک اے دوئیں تے رب گنتی دے وچ آوے
اوہ رب کہیہ جو گنیا جاوے رب بے حد آپ کہاوے
اِک اِک تے اِک ستووی اِک اے بھاویں لکھ پیار روپ وٹاوے
بس یار دیوانے ہونا تیرا اُس بے حد نوں حد لاوے

آیت:۔ قُلْ هُوَ اللّٰهِ هُوَ اَحَد

ترجمہ:۔ اللہ ایک ہے۔ایسا ایک جو گنتی سے پاک ہے۔واحد کا مطلب بھی ایک ہے۔جو گنتی کا ایک ہے۔

ذاتِ حق تبارک وتعالیٰ بے شک ایک ہے مگر وہ گنتی کا ایک نہیں بلکہ وہ ایسا ایک ہے۔ کہ تمام اکائیوں کا جامع ہے جیسے ایک سو میں ایک دو تین چار پانچ حتیٰ کہ نوے اکانوے بانوے تمام اکائیاں شامل ہیں احد کا مطلب ہی یہ ہے کہ وہ ذات ایک ہے جو گنتی سے پاک ہے اور ''واحد'' کا معنی ایک ہے یعنی ایک اکائی ہے جیسے سو میں ایک سے لیکر ننانوے تک سب اکایاں ہیں یہ سب اکائیاں جمع ہو کر ایک سو بنتا ہے تو واحد کا مطلب ہوا گنتی کا ایک اور احد جو گنتی سے پاک ہو اور ذات حق کا یہ وہ مرتبہ ہے جو اپنے مقابل دوسرا وجود نہیں رکھتا اور محیط ہے بے حد ہے لامتناہی ہے ہم اُس پر ایمان لائے ہیں جو علم ارادہ قدرت حیات سمع بصر اور کلام تمام صفات رکھتا ہے اور وہ قدیم ذات ہے

Marfat.com

اُس کی نہ ابتداء ہے نہ انتہا نہ غائت نہ نہایت نہ کسی مکان میں مکین ہے حتیٰ کہ لا مکان کی حدود و قیود ہے پاک ہے اگر ہم ایسے خُدا کی عبادت کریں جو ہماری عقل کا نتیجہ ہو کہ وہ عرش پر بیٹھا ہے اور کرسی اُس کے بوجھ سے چڑ چڑ کرتی ہے جیسے کہ کتابوں میں لکھنے والوں نے لکھ دیا ہے کہ عرش پر کرسی ہے اور کرسی پر خدا بیٹھا ہے ایسے بناوٹی خدا کی اگر کوئی تمام عمر عبادت کرتا رہے تو غور فرمایئے کیا فائدہ ہوگا جب تک ہم صِفت ایمان کے مطابق اُس پر ایمان نہیں لائیں گے ہم مومن نہیں ہو سکتے ہم مسلمان تب ہی ہو سکتے ہیں جب ہم اُس کے تمام اسماء وصفات پر ایمان لے آئیں کیا وہ اپنی صفات میں ایسا ہے کہ عرش پر بیٹھا ہے۔

بیٹھا کے عرش پہ رکھا ہے تُو نے اے واعظ
خُدا وہ کیا ہے جو بندوں سے اِحتراز کرے

اِس مقام کو حضرت بابا دیوان چشتی جس دِل کش انداز میں بیان فرماتے ہیں یہ بس اُن ہی کا حق ہے۔

خُدا سب سے بڑا ہے اور کرسی عرش سے چھوٹی
بتا پھر کیسے وہ کرسی پہ بیٹھا ہے خدا ہو کر

معلوم ہوا کہ خیالی خدا کی عبادت کا کوئی فائدہ نہیں۔ دیکھئے حضرت مجدد الف ثانی محبوبِ صمدانی سرہندیؒ نے تو فرمادیا کہ میں اُس خُدا کی عبادت کرتا ہوں جو محمد ﷺ کا رب ہے گویا میں اپنے خیالی خُدا کی عبادت نہیں کرتا اگر خدا پر ایمان صفتِ ایمان کے

مطابق لا کر کہ جیسے وہ اپنے اسماء وصفات کے ساتھ ہے سمجھ کر پھر اُس کو سجدہ کیا جائے تو ایک ہی سجدہ میں دیر وحرم کی منزلیں طے ہو جاتی ہیں۔ایمان کامل ہونا بہت بڑی بات ہے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جس کا ایمان کامل ہو جائے وہ منبر رسول پر بیٹھ کر یوں بھی فرما دے کہ (یاسَاریہؓ الجبل) اے ساریہؓ پہاڑ کی اوٹ میں ہو جا۔ایمان جڑ ہے باقی تمام اعمال فرع ہیں جب جڑ مضبوط ہو تو شاخیں خود بخود مضبوط ہو جاتی ہیں بس وہی ذاتِ حق اول ہے آخر ہے ظاہر ہے باطن ہے پانچواں مرتبہ ہی کوئی نہیں جہاں اُس کے غیر کا ہونا ثابت ہو۔بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ؎

افضل کعبے توں مومناں شان تیری جلوہ گاہ توں ایں جلوہ گر مَیں آں
حرف وانگ سیاہی توں ظاہر ہو کے صُورت وچ تیری آوَندا نظر مَیں آں
رگِ جان توں ودھ قریب ہو کے تیرا دل میں آں جان جگر مَیں آں
او دیوانیہ لیلیٰ دا رُوپ مَیں آں ، بن کے آپ مجنوں مَیں آں

او پھر فرماتے ہیں ؎

پُھل پُھل دے وِچ خوشبو میری گلشن وِچ سارے رنگ وبُو مَیں آں
سب نُور میرا تے ظہُور میرا صاف ظاہر ہو کے بے نُمو مَیں آں
تیرا دل مَیں آں دِلدار مَیں آں ، آرزو مَیں آں جستجو مَیں آں
او دیوانیہ اُتاں کیہ تکنا ایں ، رُوبرو مَیں آں ہُو بہُو مَیں آں

❁❁❁

وحدت الوجود

وہ ظاہر عیاں ہے وہ باطن نہاں ہے، نشاں بھی اسی کا ہے جو بے نشاں ہے
فقط ایک صورت سے ہے نام میرا وگرنہ وہی دِل وہی میری جاں ہے
کوئی چیز بھی اب تو فانی نہیں ہے ، یہ مٹی ہوا آگ پانی نہیں ہے
تصور میں کچھ اس طرح کھو گیا ہوں جِدھر دیکھتا ہوں اسی کا گماں ہے
وہی ذات قادر کریم وغنی ہے ، اسی ذاتِ حق سے یہ دُنیا بنی ہے
یہ قرآن سارا ہے ایمان ہمارا ، وہی بولتا ہے اسی کی زبان ہے
منزہ ہے ہر قید سے وہ بری ہے وہ بیحد کہاں ہے وہ حد میں نہیں ہے
جگہ ایک پردو کا ہوتا ہے کیسے جہاں پہ ہو تم ، کیا خدا بھی وہاں ہے
نہیں ہے مقید خُدا لامکاں میں نہ محدود ہے وہ زمان ومکاں میں
مکاں میں ہو تم لامکاں میں ملائک ذرا یہ بتا دو خُدا پھر کہاں ہے
وہی ذات اوّل وہی ذات آخر ، نہیں ذاتِ حق سے کوئی چیز باہر
نہیں کچھ نہیں تیری ہستی دیوانے وہی ہے مکاں میں وہی لامکاں ہے
وہ محبوب تیرا نظامی دیوانے تو ہو جا اسی کا وہ جانے نہ جانے
وہی عرش تیرا وہی تیری جنت کہ وہ جس جگہ ہے وہ ''بیت الاماں'' ہے

Marfat.com

پُل صِراط

عزت آن ایمان تے جان اپنی، بازی لا کے پیار دی ہار گئی آں
تِکھی نظر دے نال شہید ہو کے، قرض عشقِ دا سِروں اُتار گئی آں
ہستی اپنی دی بیڑی ڈوب کے تے، آون والیاں کُلہاں نُوں تار گئی آں
او دیوانیہ ذات اوقات اپنی، سیّدِ پیر دے پَیراں توں وار گئی آں

آیت:۔فَا قْتُلُوْ ا نُفُسَکُمْ ط

ترجمہ:۔قتل کرو اپنے نفس کو اللہ کی راہ میں۔

تُو خلیلؑ کی نسل سے ہے تو اِس نفسانی بیٹے کو قتل کرتا کہ حضرت اسماعیلؑ کی طرح موت سے بچے اور دائمی زِندگی حاصل کرے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ تُو موت سے بھی مر نہ سکے

(علامہ اقبالؒ)

شرح

اگر تُجھ سے نفس قتل نہیں ہوتا تو کسی عارف و کامل مرشد کا دامن تھام کیونکہ اِس موذی نفس کا قتل کرنا کوئی آسان کام نہیں۔تُو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گدھے کو دیکھ کہ وہ

جنتی ہو گیا اور تُو اصحاب کہف کے کُتے کو دیکھ وہ ولیوں کے ساتھ لگ کر بہشتی ہو گیا۔ تُو بھی اپنے گدھے نفس کی عادت بدل کیونکہ گدھا تو ہر وقت کھانے پینے اور شہوت پرستی میں خوش رہتا ہے اور کُتا نفس مُردار کھانے کا عادی ہے اس کی عادت کو قتل کر۔

کوڈی کوڈی توں رب نوں ویچنا ایں چھڈ ایس دُکان نوں بند کر لے
نبیؐ پاک نوں ''وڈھا بھرا'' آکھے ایس نفس شیطان نوں بند کے لے
مکھ یار دا صفحہ قرآن دا ای دل وچ نشان نوں بند کر لے
جے دیوانیہ رب دی دید کرنی اکھاں کن زبان نوں بند کر لے

تُو ذات کے سامنے اپنی ہستی مٹا دے کیونکہ تیرے اور تیرے محبوب کے درمیان بس تیری ہستی ہی سب سے بڑا حجاب ہے۔

چھڈ ہستی دی مستی نئیں چنگی ہُندی، سچی ہووے مُحبت تے بڑی چیز اے
کُتا ولی دا ہووے تے جائے جنّت، نبی پاک دی نسبت تے بڑی چیز اے

اے اللہ تُو اپنے حبیب ﷺ کی محبت میرے دل میں ڈال اور دنیا کی محبت میرے دل سے نکال دے۔ تیرے سوا اس قید خانہ سے مجھے کوئی رہائی نہیں دِلا سکتا۔

اے نادان انسان تُو دراخود ہی سوچ اور خود ہی خیال کر'' اگر تُو مجھے خوش کرنا چاہتا ہے تو میری طرح میرے محبوبؐ کے گیت گا درود پڑھ اور پھر سُن۔

دَس ویکھ کے جگ جہان اندر، ایڈا سوہنا دِیدار کوئی ویکھیا ای
توڑے چَن تے توڑ کے جوڑ دیوے، ایسا گُلی مُختار کوئی ویکھیا ای

Marfat.com

جہدے نال جبریلؑ نہ دوڑ سکے ، ایسا برق رفتار کوئی ویکھیا ای
سچ دَس دیوانیہ سَونھ کھا کے میرے یار جہیا یار کوئی ویکھیا ای

دیکھ بچہ جب تک اپنی ہستی سے بے خبر رہتا ہے ماں اُس کی صفائی بھی کرتی ہے اُسے دودھ بھی پلاتی ہے۔ سینے سے بھی لگاتی ہے دیکھ ذاتِ حق کو تجھ سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار ہے تُو بچے کی طرح اپنی ہستی سے بے خبر ہو کر ذاتِ حق سے وابستہ ہو پھر دیکھ۔ وہ تو مہربان ہے رحیم ہے غفور ہے کریم ہے بس تو ذرا اپنی ہستی سے گذر کر دیکھ۔

یارا چھڈ دعوے پاکبازیاں دے، ذات پاک اُسدی توں خطاوار بن جا
اوہدی شانِ کریمی جے ویکھنی اُوں ، گنہگار بن جا شرمسار بن جا
سارے یار دا کہن ایاز تینوں ، محرم راز ہو کے پردہ دار بن جا
اوہدے پَیراں دی خاک نوں رَکھ سر تے ،اود یوانیہ تُوں تاجدار بن جا

دیکھ حدیث پاک میں لِکھا ہے کہ ایک گھڑی کا تفکّر سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے بس تُو اپنے جسم سے منقطع ہو کر دِل کی تنہائی میں بیٹھ کر اپنا محاسبہ کر پھر بھی پروردگار تیری فریاد نہ سنے تو میرا گریبان پکڑ۔

گنہگار گناہواں نُوں یاد کر کے اپنے نفس نُوں کوہوے تے بَن دی اُوگل
اُٹھے رات نُوں اللہ داناں لیکے ،کَلّیاں بَہہ کے رووے تے بَن دی اُوگل
کسے مرد فقیر دے دَر اُتّے ، صدق نال کھلو وے تے بَن دی اُوگل
بھاویں عمل دیوانیہ ہون چنگے ، کرم یار دا ہووے تے بَن دی اُوگل

Marfat.com

تیرا ہونا ہی تو سب سے بڑا شرک ہے۔ دیکھ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہِ اقدس میں انسانی روپ دھار کر ابلیس مجلس میں آ کر بیٹھ گیا۔ آپ نے پہچان لیا۔ خواجہ خواجگان نے فرمایا اے ابلیس کوئی اچھی بات تو سُنا۔ ابلیس کہنے لگا کہ جو شخص یہ کہے مجھ میں ایک ذرہ بھر بھی میرا ''ہونا'' ہے وہ مجھ سے بچ نہیں سکتا اور جو یہ کہے کہ ''میں نہیں ہوں تو اُس پر میرا چارہ نہیں چلتا''۔ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ؎

بخشش والا اِک ڈھنگ سوکھالا مرن توں پہلاں مرلے
نہ ہو ویں نہ پُچھیا جاویں ، ہون توں توبہ کر لے

پھر فرماتے ہیں ؎

اوہ تاں کدے وی ایہہ گل سوچدا نئیں ، قبر وِچ سوال جواب کیہ اے
جیہڑا یار دی خوشی دے نال خوش اے ، جانے کیہ عذاب ثواب کیہ اے
عارف خُوب اِس گل نُوں جان دا اِی ، یارا آب کیہ اے تے حُباب کیہ اے
جیہڑا آکھے دیوانیہ میں کُجھ نئیں ، دس اوہدا حساب کتاب کیہ اے

حضرت نیازؒ بریلوی نے فرمایا ؎

بھلے کام ہوں تو میں جنتی ، بُرے کام ہوں تو مَیں دوزخی
رہوں مَیں ہی نہ تو بلا ٹلی نہ اِدھر کا ہوں نہ اُدھر کا ہوں

❁❁❁

Marfat.com

صُورت از بیصورتی

جلوہ گر ہندا جے نہ وچ صورت غماں والے غمخورانہ ویکھ سکدے
جھاتی پا کے اپنے قلب اندر، دل والے دلدار نہ دیکھ سکدے
جا کے طور تے یارو کلیم اللہؑ جلوہ رب غفار نہ ویکھ سکدے
یارِ غار دیوانیہ غار اندر جا کے کلی مختار نہ ویکھ سکدے

آیت:۔ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ كُل o

ترجمہ:۔اے محبوب کیا تو نے نہیں دیکھا ہم نے اپنے سائے کو کیسے لمبا کیا۔

شرح

ذات کی روح ظل ہے جیسے پانی ہوا کا ظل ہے اور سیاہی کا ظل حرف ہے پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

آیت:۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ o

ترجمہ:۔اللہ زمینوں اور آسمانوں کا نور ہے۔

یعنی اللہ کا نور آسمانوں اور زمینوں میں سمایا ہوا ہے اور روح میں ذات سمائی ہوئی ہے جس طرح کائنات سے روح دور نہیں اسی طرح روح سے ذاتِ باری تعالیٰ دور نہیں۔

Marfat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے تو کیسے نور ہے؟ حضور کا نور ہو کر نور ہے کیونکہ روح حضورؐ ہی کا مرتبہ ہے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم نے اپنے سائے کو کیسے دراز کیا صاف یہی مطلب ہے کہ ہم نے بے صورتی سے صورت میں کیسے ظہور فرمایا حق تبارک تعالیٰ نے صرف دید کے لئے اس طرح ظہور فرمایا ہے۔

یار آیا ای ویکھ بہار بن کے مینوں چمن دی سونہہ گلزار دی سونہہ
جتھے جتھے حضور دے قدم لگے اوس گلی دی سونھ بازار دی سونہہ
جِتنے غار وچ ڈنگ تے ڈنگ کھادا یارِ غارؓ دے اوس پیار دی سونہہ
جبرائیل وی پیراں نوں چُم دا ای او دیوانیہ پروردگار دی سونہہ

وہ دید کے مرتبے میں آیا مگر وہ محروم رہ گئے دید نہ کر سکے۔

یار آیا تھا نامہ بر بن کر ۔خط کے دھوکے میں رہ گئے اغیار

ایک حال میں کوئی چیز قائم نہیں رہتی جلال فنا کرتا ہے اور جمال بقا گویا ہر آن فنا و بقا جاری ہے مگر ہمیں پتہ نہیں چلتا صورت میں آنا پھر بے صورتی کی طرف لوٹ جانا دونوں اُس کی صفتیں ہیں حضرت مولوی غلام رسولؒ عالم پوری کتاب احسن القصص میں فرماتے ہیں۔

ویکھونی ایہہ ذہنی جلوہ کھول بیٹھا چمکارے
اج بیدرد جے تکن ناہیں نین جلن ہتھیارے

ہم نے اُس کو بے مثال اور بے رنگی کے مرتبے میں مقید سمجھ کر صورت کو اس کا کمال نہ

Marfat.com

سمجھا۔ میرے دادا مرشد فرماتے ہیں ؎

بے پردہ یار اور وہ محروم دید ہیں
گو چلے گئے وہ جہاں سے جیئے بغیر

صورت بے صورتی کا کمال ہے مگر آج کا صوفی کہتا ہے کہ یہ لہر ہے بلبلہ ہے مگر جب لہر بحر میں فنا ہو جائے اور بلبلہ اپنی ہستی سے گزر جائے مٹ جائے تو پھر اُسے کیا کہا جائے میرے دادا مرشد سید ابوالحقائق نظامیؒ فرماتے ہیں کہ میں قطرے سے گوہر بن کر اپنے اصل یعنی پانی سے دور ہو جاؤں یہ مجھے ہرگز ہرگز منظور نہیں میں قطرہ ہوں اور عین سمندر ہوں ؎

قطرہ وہ کیا جو گوہر بن کے ہوا غیرِ محیط
میں وہ قطرہ ہوں کہ جو ذوق گوہر سے گزرے

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ؎

اصلوں دور ہو کے قطرہ بنے موتی ، بھلا ایس توں وڈّا قصور کیہ اے
جیہڑا حد بے حد توں بَری ہو جائے ، اوہدے واسطے نیڑے تے دُور کیہ اے
جدوں حق دی ذات دا غیر کوئی نئیں ، ظاہر کیہ اے دس مشہور کیہ اے
او دیوانیہ ذات قدیم ربّ دی ، فیر دس خُدا دا نُور کیہ اے

❁ ❁ ❁

Marfat.com

ہر ادا اُن کی میری تقدیر ہے
محوِ نظارہ ہر اک تدبیر ہے
میرا مرنا آگیا اُن کو پسند،
موت پھر قاتل کی دامنگیر ہے
دے رہا ہے ان کی منزل کا پتہ
نقشِ پا جو بھی ہے اک تحریر ہے
جس کو دیکھو ہے وہی سینہ سپر
تیر بھی اُن کا عجب اک تیر ہے
دیکھ کر صیاد کو جو خود بخود
آگیا زد میں وہی نخچیر ہے
اُن پہ ناحق قتل کا الزام ہے
ان پہ نہ مرنا بھی اک تقصیر ہے
ذرّہ ذرّہ آستانِ یار تک
ہر گدائے حسن کی تقدیر ہے
اے نظامی بارگاہِ حسن کا
ہر گدا سلطانِ عالمگیر ہے

Marfat.com

ہجر ووصال

کیہ دسنا ایں حال تے قال مینوں، مینوں حال تے قال داغم کوئی نئیں
مِلے اوہ جو میرے توں وَکھ ہووے، مینوں ہجر وصال داغم کوئی نئیں
صاحب حال دے حال وچ گم ہو کے اپنے حال احوال داغم کوئی نئیں
او دیوانیہ ہون توں بَری ہو کے تے عروج زوال داغم کوئی نئیں

حدیث قدسی:۔ اَلْاِ نْسَانُ سِرِّیْ وَ اَ نَا سِرُّہٗ

ترجمہ:۔انسان میرا بھید ہے اور میں انسان کا بھید ہوں۔

شرح

چاند اور سورج کی مہار میرے ہاتھ میں ہے میں چاہوں تو قیامت تک سورج نہ نکلے۔ زمان و مکان پر میرا تصرف ہے میں چاہوں تو بارہ سال کو ایک لحہ میں گذار دوں اور ایک لحہ کو ہزار سال بنا دوں یہ سب کچھ عشق مُصطفےٰ کا کمال ہے میں ابوالوقت ہوں غوثِ زماں ہوں میرا نام بلالِ حبشیؓ ہے مجھے یہ بھی سعادت حاصل ہے کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے جنت میں دیکھنے کی خوشخبری سُنائی میں تو اُسی کے نور سے ظہور میں آیا تھا میرا اُس نورِ قدیم سے تعلق ایسے ہی ہے جیسے حرف کا سیاہی سے ہے میرا اول آخر ظاہر اور

باطن میرے نبی کا نور ہے اور یہ تعلق میری کسی عبادت کا نتیجہ نہیں بلکہ کائنات کی ہر شے اُسی کے نور سے ظہور میں آئی ہے میرے محبوب کا نور خُدا کا نُور ہے جس کو خُدا نے سب سے پہلے پیدا کیا یعنی مشاہدہ فرمایا اب میرے نزدیک ہجر و وصال صرف دو الفاظ ہیں جن کی حقیقت ایک ہے۔

نہ یہ ہجر ہے نہ وہ وصل تھا نہ یہاں دوئی نہ وہاں دوئی
میرے درد کی ہیں یہ لذتیں جو تڑپ سی دل میں لگی رہی

حضرت جبریلؑ نے جس ستارے کو ستر ہزار سال بار بار طلوع و غروب ہوتے دیکھا تھا اُس وقت تو سورج پیدا بھی نہیں ہوا تھا اور اُس وقت تو زمان و مکان کی حدود و قیود بھی نہ تھیں کسی چیز کی تخلیق نہ ہوئی تھی ستر ہزار سال کا تعین کیسے ہوا۔

کتے مٹی دیوانیہ آدمی دی پانی پا فرشتیاں گوئی نہیں سی
میرے مُصطفےٰ نبی سن اوس ویلے ذات حق دی سی ہور کوئی نئیں سی

اُس وقت تو گردشِ لیل و نہار بھی نہ تھی دن گھڑیاں پل کچھ بھی نہ تھے جب سید پیر بُلھے شاہ پر یہ راز کُھلا تو پکار اُٹھے۔

گھڑیالی دیو و نکال نی میرا پیا گھر آیا لعل نی
گھڑی گھڑی گھڑیال وجاوے، رین وصل دی پیا گھٹاوے
میرے بھیت نوں جے اوہ پاوے ہتھوں سُٹ دیوے گھڑیال نی
میرا پیا گھر آیا لعل نی

Marfat.com

جب اول آخر باطن اور ظاہر نبی کا نُور ہے جو حقائق کونیہ میں ظہور کا پہلا مرتبہ ہے اور ظہور کے تمام مرتبے اُسی ذاتِ احدیت کے ہیں جس کے نُور سے میرے نبیؐ کا نور ہے اب مجھے اپنے اول آخر باطن ظاہر اور اندر باہر وہی نور نظر آ رہا ہے اب میرا وجود بحر میں لہر کی مانند ہے بس میں بحر سے لہر ہوں بحر مجھ سے نہیں کیوں کہ میں تو ہوں ہی نہیں اِس واجب الوجود ذات کے مقابل مجھ ممکن کی کیا حیثیت ہے ۔

من نیم واللہ یارامن نیم
جان جانم سرِّ سرم تن نیم
نور نورم نور نورم نور نور
من چراغ و پنبہ و روغن نیم

بس میں ذات کے اعتبار سے کچھ نہیں ہوں بلکہ اُس نور سے میری تخلیق ہوئی ہے جو واجب اور لامحدود ہے اسے کوئی تغیر و تبدل نہیں تجزی و تقسیم نہیں اور تعدد و تکثر نہیں ۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ۔

جتھے ہے اکو ذات حق دی اے، مینوں دین دی سونھ تے ایمان دی سونھ
شیشہ علِم والا رکھ ذات اگے ، کرے اپنی دید قرآن دی سونھ
عرش فرش آپے لوح قلم آپے ، مینوں علِم دی سونھ عرفان دی سونھ
او دیوانیہ میم محمدؐ دی چوں ، الف ظاہر ای رب رحمٰن دی سونھ

Marfat.com

نگاہِ عشق سے ذوقِ سلیم ہوتا ہے
کمالِ ذوق سے عزمِ صمیم ہوتا ہے
عصائے موسیٰؑ کی تخصیص ہی نہیں کوئی
ارادہ عشق کا ضربِ کلیم ہوتا ہے
خیال آتے ہی آتش کدہ ہوا گلزار
خیالِ یار بھی بس ابراہیم ہوتا ہے
عجب نہیں ہے کہ پتھر ہو گیا پانی
نگاہِ حسن سے مہ بھی دو نیم ہوتا ہے
جمالِ یار ہے حسنِ بشر پہ متحلی
نگاہِ مرد سے قلبِ عظیم ہوتا ہے
ہوا میں کھل گئی اُسکی کہیں وہ زلفِ دراز
جو آج شہرۂ بوئے نسیم ہوتا ہے
عجب نہیں ہے نظامیؔ سے بوئے یار آئے
کہ گل بھی اصل میں بوئے ندیم ہوتا ہے

Marfat.com

وجُود وشُہود

ایناں صُورتاں مُورتاں ساریاں نُوں یارو عدم اکھاں کہ وجُود آکھاں
لہراں وِچ پانی پانی وِچ لہراں دس غیب آکھاں کہ شُہود آکھاں
حرف وچ سیاہی وی نظر آوے بے نمود آکھاں کہ نمود آکھاں
سارے رُوپ دیوانیہ یار دے نے میں بے حد آکھاں کہ محدود آکھاں

آیت:۔ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ ○

ترجمہ:۔(اے محبوب) تو نے نہیں دیکھا ہم نے اپنے سائے کو کیسے دراز کیا۔

شرح

کوئی ناپنے والا یہ نہیں بتا سکتا کہ پانی برف میں کہاں تک ہے اور برف پانی میں کہاں تک سیاہی حرف میں کہاں تک ہے اور حرف سیاہی میں کہاں تک اِس طرح کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ صورت کا بے صورتی سے کیا تعلق ہے عدم کا وجود کے ساتھ کیا رشتہ ہے ۔روح بھی بے حد اور ذات بھی بے حد تو پھر یہ دونوں کس طرح ایک جگہ سما گئے ۔اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اور میرے محبوب کے درمیان وہ بھی گفتگو ہے جسے جبریلؑ بھی نہیں جانتا۔ جب حضورؐ سدرہ سے آگے گئے تو معلوم ایسے ہوتا ہے کہ روح کا

Marfat.com

تعلق ذات سے ایسا ہی ہے جیسا سیاہی کا حرف سے یا پانی کا برف سے یوں سمجھو کہ حضورؐ جسم ہیں تو ذات جان ہے۔

مرتبہ روح جسے صُوفیا کی زبان میں قلم الاعلیٰ کہا جاتا ہے اس کو عقلِ کل بھی کہتے ہیں۔ حضورؐ کا یہ مرتبہ ذات باری کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسے جسم کا ذات کے ساتھ۔ حضورؐ ہمارے ساتھ ہماری بولی میں بات کرتے تھے۔ اور ایک مقام یہ کہ مولا کریم فرماتے ہیں کہ تم میرے محبوب کی بولی کو نہ سمجھ سکتے ہو اور نہ بیان ہو سکتی ہے۔

آیت:۔ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی

ترجمہ:۔ جو باتیں ہوئیں سو ہوئیں وہ جبرائیل بھی نہیں جانتا ایک یہ مقام کہ مدینہ پاک میں چلتے پھرتے ہیں کھاتے پیتے ہیں، دانت شہید کرواتے ہیں اور پھر ایک یہ مقام ہے کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ وَ لَمْ یَسَعْنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ وَّلَا مُرْسَلٌ ○

ترجمہ:۔ میرا اللہ کے ساتھ ایسا بھی مقام ہے جہاں کوئی نبی نہ رسول نہ کوئی مُقرب فرشتہ وہاں کوئی نہیں جا سکتا اِس طرح یہ سمجھ سے باہر ہے کہ حضور پاکؐ اور ذات حق میں کیا فرق اور فاصلہ ہے پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اور میں تمہاری جانوں میں ہوں تم نہیں دیکھ سکتے اب غور فرمایئے میرے جسم کا میری جان اور میری جان کا ذات حق کے ساتھ کتنا فاصلہ ہے معلوم ہوا کہ حضورؐ کا نور یعنی روح بھی بے حد اور ذاتِ حق بھی بے حد ہے۔ اس مقام پر ''رومیؒ'' فرماتے ہیں۔

Marfat.com

در مقامِ لِی مَعَ اللہ سیر نیست
وحدتِ محض است ایں جا غیر نیست

لِیْ مَعَ اللّٰہِ کے مقام میں سیر نہیں ہوسکتی یہاں غیریت نہیں ہے بس حضورؐ جسم ہیں۔تو ذاتِ حق جان ہے۔ذات حق جسم ہے تو حضورؐ جان ہیں۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

حضورؐ سدرہ سے آگے بڑھے پھر کیا ہوا۔دو کمانوں کے گوشے آپس میں ملے حضورؐ نے اللہ کو دیکھا اللہ پاک نے حضورؐ پاک کے جلووں میں اپنے آپ کو دیکھا تو فرمایا اے محبوب تو میرا مربوب نہ ہوتا تو مجھے رب کوئی نہ کہتا۔معلوم ہوتا ہے حق تبارک وتعالیٰ اپنے رب ہونے کے لیے خود مربوب ہے کیونکہ!

بخُدا غیر خُدر دو جہاں چیزے نیست

حق تبارک وتعالیٰ نے اپنا غیر پیدا ہی نہیں کیا۔کیونکہ غیر حق کے لیے کوئی جگہ نہیں نہ اول میں نہ آخر میں نہ ظاہر میں نہ باطن میں پس وہ حد میں رہ کر بھی لامحدود ہے۔اور لامحدود ہوکر بھی حد میں ظہور فرماتا ہے۔

پیدا کیتا نئیں کوئی شریک اپنا واجب اک وجود موجود مَیں آں
ازل وِچ فرشتیاں ساریاں لئی سجدہ گاہ مَیں ہاں تے مسجُود مَیں آں
اپنے نُور دے نال ظہور کر کے قِبلہ گاہ مَیں آں تے معبود مَیں آں
اود یوانیہ تُوں تے کُجھ وی نئیں، حد وِچ مَیں آں لامحدود مَیں آں

Marfat.com

میرے دردِ دل کا حاصل میرا ذوقِ بندگی ہے
رہے دردِ دل سلامت یہی میری زندگی ہے

مجھے دل کی دھڑکنوں سے شبِ غم جو دل لگی ہے
کوئی حشر آرہا ہے یہ جو صبح آرہی ہے

تیری کیا کرم نوازی تیری کیا ستم گری ہے
تیری شانِ بے نیازی میرے دل کی بے بسی ہے

میری کیا یہ زندگی ہے میری کیا یہ بندگی ہے
تیرے کرم یہ مجھ پر تیری بندہ پروری ہے

کوئی حسرتوں کی دُنیا اس کی اُجڑتی دیکھے
کسی در پہ عمر جس کی رو رو گذر گئی ہے

میری خاکِ منتظر پر کبھی ہو گذر خدا را
جو غبارِ راہ بن کر وہیں اُڑ کے رہ گئی ہے

تیری رہ گذر میں جاناں میں وہ خاکِ رہ گذر ہوں
تیرے ہر خرام پر جو تیرا نقشِ پا بنی ہے

Marfat.com

اِنکشاف و اِنقلاب

آوَ ناصُورت دے وچ بے صورتی دا انکشاف ای ایہہ انقلاب نیوّں
رب ظاہر ہو کے کیوں نئیں نظر آوَندا بے نقاب ہو یا اے بے حجاب نیوّں
تینوں ''لن ترانی'' دا راز دساں وکھ پانی دے کولوں حُباب نیوّں
او دیوانیہ نبی دی ویکھ صورت ، روشن ایس توں ودھ کتاب نیوّں

آیت:۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد ٥

ترجمہ:۔اور ہم اُن کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب تر ہیں۔

شرح

جو چیز جتنی زیادہ قریب ہو اُتنی ہی چُھپ جاتی ہے ہمیں اپنی آنکھیں نظر کیوں نہیں آتیں قرب کی وجہ سے چھپی ہوئی ہیں آپ اپنے ہاتھ کو کچھ فاصلے پر ہی دیکھ سکتے ہیں جوں جوں آنکھوں کے قریب لاوَ گے وہ چھپتا جائے گا حق تبارک وتعالیٰ ہمیں کیوں نظر نہیں آرہے دراصل یہی راز ہے کہ وہ بے شک بے نقاب ہے اُس پر کوئی ایسا پردہ نہیں پڑا ہوا جس نے اُس کو گھیر کر چُھپا رکھا ہو وہ ذات خود سب سے بڑی ہے اور اُس نے ہر شے کو گھیر رکھا ہے وہ ہر شے پر محیط ہے اُس سے کوئی شے بڑی نہیں جو اُس کو گھیر کر چھپا

دے بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

اللہ اکبر شان خُدا دی ایہہ تاں حق نے خود فرمایا
فیر کہڑی چیز وڈھیری رب توں جہدے پردے رب چھپایا
صاف ہے ظاہر ھو الظاھر پڑھ وچ قرآن دے آیا
پر یار دیوانے ایناں اکھیاں تے تیرے ہون نے پردہ پایا

وہ بے نقاب تو ہے مگر کمالِ قرب کی وجہ سے پردے میں چُھپا ہوا ہے وہ ایسا بے پردہ نہیں کہ بے حجاب ہو بلکہ وہ آداب کے ساتھ حُسن و جمال کے پردوں میں چُھپ کر بے نقاب ہے۔

کمالِ قرب سے روپوش ہے نقاب نہیں
وہ بے نقاب تو ہے پردہ بے حجاب نہیں

سیاہی حروف کی صورت میں ظاہر ہے اور حرف کی صورت سیاہی کے تعین کی صورت ہے مگر حرف یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میں سیاہی ہوں مگر سیاہی یہ کہہ سکتی ہے کہ حرف میری ایک صورت کا نام ہے۔

دسیا مینوں دلبر ماہی حرفوں ظاہر ویکھ سیاہی
پہلاں وچ خیالے آویں، تختی تے فیر لکھیا جاویں
رب سجاوے نو کاں پلکاں تیری دیوے قلم گواہی
حرفوں ظاہر ویکھ سیاہی دسیا مینوں دلبر ماہی

Marfat.com

سیاہی الف نہیں اور الف سیاہی نہیں الف تو سیاہی کی ایک صورت کا نام ہے الف بذاتِ خود کوئی شے نہیں اگر میں کچھ ہوں تو خُدا بن جاؤں جب میں ہوں ہی نہیں تو میں خُدا کیسے بن سکتا ہوں۔

جتھے ہے اکو ذات حق دی اے میری ذات کوئی نئیں تے صفات کوئی نئیں
بھلا خاک نمانی نے بولنا کیہ جے نہ یار بولے ہندی بات کوئی نئیں
باقی یار میرا میں تاں ہاں فانی میری ایس تو ودھ اوقات کوئی نئیں
تینوں ہور دیوانیہ کیہ دساں میری صفت کیہ اے جہدی ذات کوئی نئیں

غور فرمایئے اگر میں یہ کہوں کہ میرے کوٹ سے میری قمیض میرے زیادہ قریب ہے تو وہ اسی صورت میں ہو سکے گا کہ کوٹ کو حد مقرر کروں کہ کوٹ سے میری قمیض زیادہ قریب ہے اسی طرح میں اپنی قمیض کی حد مقرر کر کے ہی کہہ سکوں گا کہ میری بنیان میرے زیادہ قریب ہے اسی طرح جب میں اپنے جسم کو بنیان سے زیادہ قریب کہوں گا بنیان کو حد مقرر کرونگا اور جب اپنی جان کو جسم سے زیادہ قریب کہنا چاہوں گا تو جسم کو حد بنا کر ہی کہہ سکوں گا تو غور طلب مقام ہے کہ حق تبارک وتعالیٰ نے فرمادیا کہ میں تمہاری رِگ جان سے بھی زیادہ قریب ہوں اِس سے ظاہر ہے حق تعالیٰ نے میری جان کو حد مقرر فرما کر پھر کہا ہے میں تمہاری رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ ''نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد'' اور ہم رگ جان سے زیادہ قریب ہیں۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ۔

رب رگِ جان توں قریب تینوں یاد نئیں تیرے نال رب دا حلول اتحاد نئیں

دس کنا فاصلہ ای تیرا تیری جان وچ شک والی گل نیوں پڑھ لے قرآن وچ

یہ تو خُدا اور بندے کے قرب کی بات تھی مگر جہاں حضور ﷺ کی ذات سے حق تبارک و تعالیٰ کے قرب کا سوال ہے تو یاد رکھیئے قربِ نوافل سے خُدا ولی کے کان ہو جاتا ہے جس سے ولی سُنتا ہے ولی کی خُدا آنکھیں بن جاتا ہے جن سے وہ دیکھتا ہے ولی کے ہاتھ بن جاتا ہے جن سے وہ پکڑتا ہے ولی کی زبان بن جاتا ہے جس سے ولی بولتا ہے گویا ولی خُدا کے کانوں سے سُنتا ہے آنکھوں سے دیکھتا ہے ہاتھوں سے پکڑتا ہے زبان سے بولتا ہے مگر ولی اللہ اور اللہ کے محبوب ﷺ کے قرب میں کیا فرق ہے؟ ولی اللہ، اللہ کے کانوں سے سُنتا ہے آنکھوں سے دیکھتا ہے مگر خُدا تعالیٰ حضور کی زبان سے بولتا ہے آنکھوں سے دیکھتا ہے اور کانوں سے سُنتا ہے ۔ اللہ اور اُس کے محبوب کے قرب کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

ہمہ پیغمبراں در جستجو اند

خُدا داند کہ تو درچہ مقامی

کوئی نہیں کہہ سکتا کہ خُدا مُصطفےٰ ہے یا مصطفےٰ خود خُدا ہے؟

Marfat.com

ہَمہ اُوست

گل خیر دی جے نہ تُوں کریں کوئی تے کیویں اپنے آپ دی خیر سمجھیں
اول آخر تے رُبّ نوں پیا آکھیں باطن نال توں ظاہر دا ویر سمجھیں
لَا غَیـر لَـہٗ شان حق دی اے فیر غیر کہڑا اے جہنوں غیر سمجھیں
تینوں فیر دیوانیہ کیہ آکھاں جے تُوں بحر توں وکھری لہر سمجھیں

آیت:۔ھُوَالْاَوَّلُ وَ الْاٰ خِرُ وَ الظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَبِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم o

ترجمہ:۔وہ (اللہ تعالیٰ) اول ہے، آخر ہے، ظاہر ہے، باطن ہے، اور وہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔

شرح

''ھُوَ'' کا معنی وہ ذات ھُویت واحدیت'' جو ہر اسم اور صفت سے پاک ہے اُس کے چار ذاتی کمال ذاتی شانیں ہیں خوبیاں ہیں یعنی اوّل آخر ظاہر اور باطن ایسے کمال ہیں جو اُمہات الاسماء کہلاتے ہیں یہ چار اسماء ملیں تو اسم اللہ بنتا ہے گویا ذات ھَویّت اِن چاروں مرتبوں کی مظہر ہو کر اللہ کہلاتی ہے۔یعنی چاروں شانیں یک جا جمع ہوں تو اِسم اللہ بنتا ہے۔ جب صفت ذات سے ملتی ہے تو اِسم کہلاتی ہے۔حضرت ابو العرفان

Marfat.com

دیوان چشتی پھر فرماتے ہیں کہ حق تبارک وتعالیٰ ہی کی ذات اوّل وآخر اور ظاہر و باطن ہے یعنی اوّل وآخر کا مطلب ''وقت'' ہے اور ظاہر و باطن کا معنیٰ ''جگہ'' ہے یعنی ہر وقت اور ہر جگہ وہی ذات ھُویت واحدیت موجود ہے۔ جسے واجب الوجود کہا جاتا ہے۔ اُس کی شان ہے۔ لَامَوْجُوْد اِلّاھُو اے نادان دیوانے تو اُس ذات کو اوّل وآخر اور ظاہر و باطن جان کر اُس پر ایمان رکھتا ہے مگر ظاہر اپنے آپ کو سمجھ کر ذات کے ظہور کی نفی کرتا ہے جب ہر جگہ اور ہر وقت یعنی اوّل وآخر اور ظاہر و باطن اِن چاروں مرتبوں میں وہی ذات ہے اور کوئی پانچواں مرتبہ ہے ہی نہیں جہاں تیرا ہونا ثابت ہو تو پھر اپنے آپ کو کیوں ظاہر سمجھتا ہے اور حدیث پاک میں بھی صاف لکھا ہے کہ وہ ذات ھُویّت جس کا نام اللہ ہے وہ ایسا اوّل ہے کہ جس سے پہلے سوائے اُس کے کوئی اور نہیں۔ وہ ایسا آخر ہے کہ بعد اُس کے سوائے اُس کے اور کوئی نہیں وہ ایسا باطن ہے کہ غیب الغیب ہے اور پھر ایسا ظاہر ہے کہ کوئی مظہر اُس کا غیر نہیں ہے۔

جمال اپنا ہی دیکھنے کو ظہور میں جب وہ آ گئے ہیں
نظر میں وہ ہیں نظر بھی وہ ہیں یہ دیکھ لینے سے کم نہیں ہے

لہر بحر کی عین ہے۔ نہ غیر ہے نہ زائد بر ذات ہے نہ خارج از ذات لہر بیشک فانی ہے۔ مگر لہر کو بحر سے کوئی جُدا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ لہر بحر ہی کی ایک صورت کا نام ہے یہ بھی خوب سمجھ لو کہ لہر کا بحر سے تعلق بغیر حلول واتحاد کے ہے حلول کا مطلب ہے جب چینی پانی میں حل ہو جائے شربت بن جاتا ہے۔ نہ چینی رہتی ہے اور ''نہ پانی'' شربت بن

Marfat.com

جاتا ہے اِس طرح مخلوق کا ذات حق کے ساتھ حلول سمجھنا از روئے شریعت محمدیہ شرک اور کفر ہے۔ اور اتحاد کا معنی ہے حد سے حد کا ملنا جیسے واہگہ باڈر سے پاکستان کی حد ختم ہوتی ہے اور ہندوستان شروع ہو جاتا ہے۔

مخلوق کا ذاتِ حق کے ساتھ اتحاد جاننا بھی شریعت محمدیہ کی رو سے شرک اور کفر ہے۔ جیسے لہر کا بحر کے ساتھ قُرب بغیر حلول و اتحاد کے ہے۔ تو سمجھ لے تیرا بھی ذات کے ساتھ قرب بغیر حلول و اتحاد کے ہے جیسے کہ مولوی غلام رسول عالم پوریؒ نے فرمایا۔

اثر حلول اتحاد نہ سمجھیں تے نہ کیف بیانوں

اور پھر محمود شبتری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

حلول و اتحاد ایں جا محال است، کہ در وحدت دوئی عین ضلال است

اے نادان یہ خوب سمجھ لے کہ حق خلق سے جُدا نہیں اور نہ خلق حق سے الگ ہے۔ اللہ ظاہر ہے اور مخلوق مظہر ہے مظہر ظاہر کا غیر نہیں بلکہ ظاہر ذات مظہر ہی کی اوّل ہے آخر ہے ظاہر ہے اور باطن ہے ظاہر و مظہر دو نہیں ایک ہی ہے۔ فرمایا میری سرکار بابا دیوان چشتی نے۔

رب ظاہر اے نبیؐ دا نور بن کے کِنوں لبھنا ایں پریشان کیوں ایں
لِکھیا صاف قرآن دے وِچ پڑھ لے، جان بُجھ کے بنیا نادان کیوں ایں
نبیؐ پاک دے جسم نُوں نُور سُن کے، ایڈا سجناں ہویا حیران کیوں ایں
جے دیوانیہ نُور دا جسم کوئی نئیں، دس لفظاں دِے وِچ قرآن کیوں ایں

❁ ❁ ❁

حسین اور ہو پردہ کمال یہ بھی ہے
نہ تاب لا سکے پردہ جمال یہ بھی ہے
سراپا خود ہی تماشا ہو اور تماشائی
نظر وہ پھر نہ آئے سوال یہ بھی ہے
ذلیل بر سرِ بازار ناپسند و حقیر
تری نگاہ کے ماروں کا حال یہ بھی ہے
مٹا کے رکھ دے جسے تری اک ادائے حُسن
پکار دے وہ اَنَا الحق مآل یہ بھی ہے
محال کیا جو صورت میں آئے بے صورت
وہ بے مثال ہے گر بے مثال یہ بھی ہے
ستم وہ مجھ پہ کریں یا کریں کرم مجھ پر
وہ جان لیں مجھے لُطف و نوال یہ بھی ہے
ہلاکِ تیغ جفا ہیں ہزار ہا لیکن
جو جاں نواز ہو تیغِ ہلال یہ بھی ہے
ہزار سامنے جل کر ہوئے ہیں خاک اگر
نہ ہو گا خاک نظامیؔ محال یہ بھی ہے

Marfat.com

مقام فقر

پیر والے دی گل کوئی گل ہُندی چنگی ہُندی نئیں کسے بے پیر دی گل

سیدے کھیڑے وچارے نوں خبر کیہ اے رانجھا جٹ جانے جٹی ہیر دی گل

فقر دلا ندے بھیت نوں جان دا ای تینوں دسّاں کیہ روشن ضمیر دی گل

فیر گل دیوانیہ مُک جاندی سمجھ آوے جے کسے فقیر دی گل

آیت:۔ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٥

ترجمہ:۔پس پوچھو اہلِ ذکر سے اگر تم نہیں جانتے۔

مولانا روم فرماتے ہیں۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم

تا غلام شمس تبریزی نہ شد

ترجمہ:۔اس وقت تک مولینا روم مولوی نہ بن سکے جب تک شمس تبریزؒ کی غلامی نصیب نہ ہوئی۔مولوی بننے کے لئے کسی عارف وکامل کی غلامی ضروری ہے۔

Marfat.com

شرح

ایک بیج اُگنے کے قابل ہے اگر اُسے بویا جائے تو ضرور اُگے گا اور پھل پھول بھی دے گا بروقت بویا جائے موسم بھی اچھا ہو زمین بھی اچھی ہو نگہداشت کرنے والا بھی موجود ہو کہیں سے بلا نہ آجائے اُس کی حفاظت ضروری ہے اگر وہی بیج کسی بنجر زمین میں ڈال دیا جائے یا حفاظت نہ ہو تو ضائع ہو جائے گا بیج میں اُگنے کا جوہر تو موجود تھا مگر ضائع ہو گیا۔ ہمیں ایک پیر کی ضرورت ہے جو ہر وقت ہماری حفاظت کرے وہ عارف و کامل پیر جو مرید کے دِل میں معرفتِ الٰہی کا چراغ جلا دے جو عشق رسول سے قلب کو منور فرما دے جو تجھ پر تیری حقیقت واضع کر دے جو تجھے تیری کتاب پڑھا دے۔ تُو اپنی ابتداء اور انتہا سے اگاہ ہو جائے تجھے اپنی پہچان ہو جائے تجھے اپنی میں کا پتہ چل جائے وہ مرشد جو جوہر شناس ہو یا اللہ مجھے بھی ایسا مرشد ملا دے جس نے سید عبدالقادر کو غوثِ اعظم سید معین الدین حسن کو سلطان الہند غریب نواز اور سید نظام الدین کو محبوب الٰہی بنا دیا۔ یارب ذوالجلال مجھے بھی وہ مرشد عطا فرما دے جو وقت کا فریدؒ ہو جو سید علی احمد صابرؒ بنا دے مجھ میں بھی امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی جیسی خوشبو پیدا کر دے یا اللہ میری فریاد سُن مجھ میں پرکھنے کی صلاحیت نہیں میرے پاس کسوٹی نہیں میں بالکل انجان سادہ دِل ہوں انسان کے روپ میں شیطان بھی ہے اے اللہ تیری محبت کی بجائے اپنی محبت ڈالنے والے بقول بابا دیوان چشتی۔

Marfat.com

خُدا دی محبت نہ الفت دے بھکھے ایہہ زر دے پُجاری ایہہ دولت دے بھکھے
عزت دے بھکھے تے شہرت دے بھکھے مُریداں دی انھی عقیدت دے بھکھے

جیویں یارو باندر پئے نقلاں اتارن
ایہہ کم بخت پئے روپ ولیاں دا رھارن

پھر فرماتے ہیں۔

ذرا خضر دے وانگ صورت بنا کے حق اللہ ھو دیاں ضرباں وی لا کے
بڑے نال جذبے دے سینہ ہلا کے ذرا ایویں رو کے تے اتھرو وگا کے

ایہہ وچکار بیندے نے بن کے قلندر
ویکھو کیویں روٹی کماوندے مچھندر

اے پیر رومی آپ نے تو فرمایا ہے کہ کمان سے نکلے تیر کامل پیر واپس لوٹا دیتے ہیں اور آپ نے تو یہ بھی کہا ہے کہ پیر کو لوح محفوظ پر ہر شے سامنے صاف نظر آتی ہے اے علامہ اقبال کے مرشد مجھے تو ہی بتا وہ مرشد مجھے کب اور کہاں ملے گا اے شمس تبریز کے مرید میں تیلی کے بیل کی طرح کئی برس چل کر بھی وہیں ہوں جہاں سے چلا تھا۔

سُن لی آخر کسی نے میری التجاء ہاتف غیب سے مجھ کو آئی ندا
میں تو اُس کا ہوا میں اُسی کو مِلا جو نمازِ محبت قضا نہ کرے

اے میرے شکستہ دل بندے توجہ سے سُن وہ مرشدِ کامل کی نشانی کیا ہے؟

Marfat.com

ولی ہُند ے علم شریعت دے محرم　　طریقت دے محرم حقیقت دے محرم
محبت تے الفت عقیدت دے محرم　　مریداں دی ہر اک نیت دے محرم

نہ اگ مٹی پانی ہوا ویکھ دے نے
اوہ جس پاسے ویکھن خُدا ویکھ دے نے

معرفت الٰہی عشق رسول اور عقیدت اولیا سے دلوں کو سرشار کر دینے والے بابا دیوان چشتی مولا کریم آپکا سایہ ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے آمین ثم آمین۔

پھر فرماتے ہیں۔

ولی اللہ، اللہ دے درد افقیر اے　　ولی اللہ زلف نبیؐ دا اسیر اے
شریعت دا پابند روشن ضمیر اے　　تے ہر بات پتھر تے ہوندی لکیر اے

جے ہتھ لاوے مٹی نُوں سونا بناوے
تے چوراں پھڑ کے قطب کر وکھاوے

ولی تے خدا دی محبت سکھاوندے　　ولی تے غلاماں نوں عارف بناوندے
ولی اگے شاہ وی گدا بن کے آوندے　　ولی باہوں پھڑ کے خدا نوں ملاوندے

اے تن من لکھاں تے جاناں ہزاراں
میں اللہ دے ولیاں دے قدماں توں واراں

❁❁❁

یکتائی

دیوے لکھ دلیلاں تے کھاوے قسماں ، ہُندا جُھوٹ فتُور دا پیر کوئی نئیں
دیکھو دونواں دی شاخ تے جڑ اِک اے کنڈے پھُل اندر دِسدا ویر کوئی نئیں
فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْفَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ دی آیت دَسدی، جدھر ویکھئے اللہ دا غیر کوئی نئیں
نیوں رب دیوانیہ وَکھ تیتھوں ، جیویں بحر توں وَکھری لہر کوئی نئیں

آیت:۔ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْفَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ○

ترجمہ:۔یعنی جدھر تم منہ کرو پس خُدا کا منہ ہے۔

شرح

خُدا کی تلاش کے لئے کسی خُوبصورتی کی ضرورت نہیں بدصُورتی بھی تو اُس کا کمال ہے اگر کوئی خوبصورت ہے تو اُس کا کمال ہے۔اور اگر کوئی بدصورت ہے تو یہ بھی اُسی کا کمال ہے۔مولوی غلام رسولؒ فرماتے ہیں ۔

بعض رنگاں تے مر مر جاویں بعض تکیں وٹ کھاویں
بعض منے تے بعضیوں منکر منصف کیویں سداویں

نیکی پیدا کرنا اُس کا کمال ہے اور بدی پیدا کرنا بھی اُس کا کمال ہے۔حق کا پیدا کرنا اُس

Marfat.com

کا کمال ہے تو فرعون کا پیدا کرنا بھی اُس کا کمال ہے حُسینؑ کا پیدا کرنا اُس کا کمال ہے تو شمر کا پیدا کرنا بھی اُس کا کمال ہے۔ذات باری تعالیٰ کے نزدیک سب اُس کے کمال ہیں رخسار کا پیدا کرنا بھی اُس کا کمال ہے تو پاخانے کی جگہ پیدا کرنا بھی اُس کا ہی کمال ہے ذات باری تعالیٰ کی نسبت سے ہر نیک و بد کو پیدا کرنا اُس کا کمال ہے۔حلال جانور کو پیدا کرنا اُس کا کمال ہے۔تو خنزیر کا پیدا کرنا بھی اُسی کا کمال ہے۔

قانون شریعت سب کو الگ الگ بتائے گا مگر جب پیدائش پر جائیں تو سب اُس کے کمال ہیں۔

پیر بُلہے شاہ فرماتے ہیں۔

موسیٰ تے فرعون بنا کے دو ہو کے کیوں لڑ دانی دلبر کیہ کردا

وچ مسیت نماز گذارے بُت خانے جا وڑ دانی دلبر کیہ کردا

خوبصورت روشن چہرہ کیلئے سیاہ زلف بھی چاہئے پڑھنے والا تو مجازی حُسن خیال کرے گا مگر یہ حق تعالیٰ کے جمال وجلال کی بات ہے روشن چہرہ سے مراد حق تعالیٰ کا جمال ہے اور سیاہ زلف سے جلال کی طرف اشارہ ہے یہ سب اُسی کے جلوے ہیں جنگ خندق فتح نہ ہو رہی تھی جہاں جہاں تھے سب سجدے میں گر گئے تو جبرائیل صورت فتح لے کر آیا اگر حق تعالیٰ چاہتے تو کافروں کو نیست و نابود کر دیتے مگر وہ ختم نہ ہوئے اِس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ اگر غیر ہوتا تو ضرور مٹ جاتا مگر بات تو یہ تھی ایک صفت ایک طرف جلوہ گر تھی تو دوسری صفت دوسری طرف جلوہ افروز تھی دونوں صفات جلوہ گر تھیں اِس لئے

مٹ کیسے سکتی تھیں ایک صفت مغلوب ضرور ہوگئی مگر مٹی نہیں تھی یہ سب ذات باری تعالیٰ کے کمالات ہیں کیونکہ حدیث پاک میں لکھا ہے قبل از ظہور ذات حق کے ساتھ کوئی شے نہ تھی۔

حدیث:۔ **كَانَ اللّٰهُ وَ لَمْ يَكُنْ مَّعَهُ شَيْاءً وَهُوَ كَانَ اَلْآ نَ كَمَا كَانَ ٥**

اور بعد از ظہور بھی وہ ذات ویسی ہے جیسے پہلے تھی گویا ذات حق تغیر و تبدیل سے پاک اور سب کمال ذاتِ حق کے کمال ہیں خنزیر حرام جانور ہے اور گائے حلال جانور ہے سب ذات حق کے جلوے ہیں۔

خوبی پہ نہیں موقوف اُس خُوب کی خُوبائی (نظامی)

یہ شریعت کے آداب ہیں کہ ہم ایک کو حرام کہتے ہیں اور ایک کو حلال اگر پیدائش پر جائیں تو سب ذاتِ حق کے کمال ہیں ذاتِ باری تعالیٰ کی نسبت سے ہر نیک و بد کو پیدا کرنا اس کا کمال ہے کوئی بھی اُس کا غیر نہیں۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

جد دو ہاں دی جڑ تے شاخ اک اے، کنڈے نال کیوں پُھل داوَیر کہندا اے
اوہنوں راز معراج دا کی دستاں، جہیڑا سیاہی نوں حرف دا غیر کہندا اے
''لِیْ مَعَ اللّٰه'' دی رمزُوں جان دانئیں، جھلاّ زمیں اَسمان دی سَیر کہندا اے
اوہنوں دَس دیوانیہ کی آکھاں، جہیڑا بحر توں وکھری لَہر کہندا اے

❁❁❁

نعت شریف

میرے تو آپ ہیں بس دین و ایماں یارسولؐ اللہ
میری جاں آپ پر کیوں نہ ہو قرباں یارسولؐ اللہ
لِلّٰہ اِک نظر سوئے غریباں یارسولؐ اللہ
میری بخشش کے بھی ہو جائیں ساماں یارسولؐ اللہ
یقینً آپ ہر عاشق کے گھر موجود ہوتے ہیں
جبھی تو ہے میرے گھر میں چراغاں یارسولؐ اللہ
جو چاہیں آپ تو بگڑی ہوئی ہر بات بن جائے
میری بھی مشکلیں ہو جائیں آساں یارسولؐ اللہ
بھیکاری ہوں مجھے بھی بھیک دو حسنینؓ کا صدقہ
ہوں بیٹھا دیر سے حال پریشاں یارسولؐ اللہ
گھر میں جو قدم رکھے مدینے کی مہک آئے
بنا دو میرے گھر کو بھی گلستاں یارسولؐ اللہ
غلامِ مُصطفٰے عاجزؔ نظامی آپ کا شیدا
جو ہے بس آپ کے قدموں پہ قرباں یارسولؐ اللہ

Marfat.com

دیدارِ حق

تیرے سامنے یار دے ہین جلوے، ماسویٰ اللہ توں نظر ہٹا کے ویکھ
ویکھاں کیویں نئیں رَبّ دی دِید ہندی، ہستی اپنی ذرا مِٹا کے ویکھ
تینوں یار دے کھوج دا پتہ لگے، یارا اپنا کھوج لگا کے ویکھ
نظر آوے دیوانیہ ربّ تینوں، اکھاں بند کر کے درشن پا کے ویکھ

آیت:۔ اَفَرَءَ یْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَه' هَوٰ ىهُ (سورۃ الجاثیہ آیت نمبر 23)

ترجمہ:۔کیا دیکھا تو نے اس شخص کو جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے

یہ اپنی خواہش ہی ماسوا اللہ ہے یعنی غیر اللہ ہے یہی سب سے بڑا بت ہے جو لوہے کی تلوار سے نہیں کسی مست نگاہ کے وار سے ٹوٹتا ہے۔

اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مُجھے ہے حکم اذاں لا الــہ الا اللّٰــہ

شرح

مَاسِوا اللہ یعنی غیر اللہ کیا ہے؟ دُوئی کا وہم، غَیریت کا گمان مُشرکین مکّہ بُتوں کو غیر اللہ مان کر ہی اُن سے مدد مانگتے تھے اور ان کا یہی عقیدہ تھا کہ بُت خدا کے غیر ہیں ماسوا اللہ

ہیں اور یہ بُت خدا کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں کوئی بارش کے لئے کوئی آگ کے لئے خدا کے ہاں ہماری سفارش کرتا ہے۔ وہ جانتے ہی نہ تھے کہ خدا نے اپنا غیر پیدا ہی نہیں کیا۔ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ؎

حق نال مخلوق دا شرع اندر، مَنّے جہڑا حلول اتحاد کفر اے
اپنی عقل نادان دے لگ آکھے، ہونا دین دے وچوں آزاد کفر اے
مشرک سمجھ دے بتاں غیر اللہ، غیر اللہ کولوں استمداد کفر اے
نیوں وکھ دیوانیہ رب تیتھوں، وکھ سمجھ کے رب دی یاد کفر اے

مشرکین کا بتوں کو غیر اللہ خیال کرنا ہی ان کے شرک اور کفر کا باعث تھا جب آفتاب رسالت چمکا اور فرمایا کہ کوئی بھی معبود جسے تم غیر اللہ سمجھتے ہو یہ غیر اللہ نہیں ہیں وہ حیران ہو کر کہنے لگے یہ عجیب بات ہے کہ تمام بتوں کی نفی ہو کر ایک معبود کا اثبات ہو رہا ہے۔ اصل بات جو عارفین و کاملین نے فرمائی ہے کہ وہ بُت کیا تھے؟ وہ خواہشات کے بُت تھے حسد کا بُت غصّے کا بُت اور شہوت کا بُت تین بڑے بُت جن پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جہاد اکبر کا کُلہاڑا مار کر چکنا چور کر دیا اور نفسِ امارہ کی باطل قوتیں شکست خوردہ ہو کر بھاگ اُٹھیں تو حق تعالیٰ نے فرمایا:۔

آیت:۔ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ط

ترجمہ:۔ حق آیا اور باطل گم ہوا تحقیق باطل تھا گم ہونے والا۔

وہ حق کیا ہے؟ روشنی ہے نور رسالت کی جس سے دوئی اور غیریت کے وہم دور ہوتے

Marfat.com

ہیں شبہات وحجابات دور ہوتے ہیں خواہشات کے بُت چکنا چور ہوتے ہیں۔ نفس امارہ مرجاتا ہے نفس امارہ کیا ہے؟ جو غیر اللہ ہونے کا وہم پیدا کرتا ہے جو اپنی خواہش کو اپنا معبود سمجھتا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی راہ میں اپنے نفس کو قتل کرو۔

''فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ'' پھر میرے جلوے دیکھو بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

مُوذی نفس شریر نوں مار کے تے رُوپ سچّے فقیر دا دھار کے ویکھ
ربّ دِلاں دے بھیت نوں جان دا ای چنگی سوچ کوئی سوچ وچار کے ویکھ
اپنے قلب دیوِچ عقیدتاں دے سُچّے پیار دے پُھل کھِلار کے ویکھ
جے دیوانیہ ربّ دی دِید کرنی جِند جان محبوب توں وار کے ویکھ

عاشق معشوق کی روح سے زندہ ہے بس تیری زندگی محبوب کی محبت سے ہے یہ محبت کہاں سے ملتی ہے یہ تو تیرے اندر ہی موجود ہے مگر اس کا پیدا ہونا محبوب کی نگاہ سے ہے۔ اگر تجھ میں عشق ومحبت نہیں تو کسی عاشق سے مِل تا کہ تیرے لئے آسانی پیدا ہو۔ یہ جہان حضرت یوسف علیہ السلام کے کنویں کی طرح تنگ وتاریک ہے پھر اِس کنویں سے کسی تاجر کے بغیر تو کیسے نکل سکتا ہے وہ تاجر کون ہے؟ وہ اللہ کا ولی، اللہ کا مقرب بندہ ہی ہوسکتا ہے۔ جس کے بارے میں مولا تعالیٰ فرماتا ہے۔

آیت:۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ط

ترجمہ:۔ پس داخل ہو بیچ میرے بندوں کے۔

بس کوئی تاجر ہی تجھے اس عالمِ ناسوت یعنی عنصری کنویں سے باہر نکال سکتا ہے۔

Marfat.com

یا اللہ میری فریاد سُن میں ہستی موہومہ کے تنگ و تاریک کنویں سے پکار رہا ہوں۔ شہنشاہ کا کام ہے مسکین کی فریاد سنے دونوں جہانوں میں تو ہی میرا مددگار ہے مجھے بھی کوئی تاجر نفس امارہ کے تاریک کنویں سے نکال دے۔ یا اللہ مجھے وہ رہبر عطا فرما جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح تخت شاہی پر بیٹھے اور مجھے امرِ ربی کی سیر کرائے اور میں اپنی ہر حِس پر غالب آجاؤں۔ اے غافل انسان سلیمانی حکومت تو تیرے اندر ہی موجود ہے اور وہ چرند پرند تو تیری حِسوں کے ہی نام ہیں جب تُو اپنے آپ پر حکومت کرنے کے قابل ہو جائے گا تو اپنی تمام حِسوں پر غالب آجائے گا اور پھر تُو ہر چیز پر حکومت کرے گا۔

یہ بھی خیال رکھ کہ رسول ﷺ کے مُصلّٰے پر کسی نفسانی عالم نے قبضہ تو نہیں کر لیا کہ وہ خضر کی صُورت بنا کر مُصلّٰے پر بیٹھ گیا ہو۔ بابا دیوان چشتیؒ فرماتے ہیں۔

کوئی آکھدا سی ایہہ کامل فقیر اے، تے کوئی آکھدا سی ایہہ روشن ضمیر اے
پھولیا کھدِ و تے نکلی جو لیر اے، پتہ کیہ لگا کہ ایہہ مجمع گیر اے
مداری تماشہ جو کردا پیا سی
اوہ وَلیاں دی صُورت چہ بہروپیا سی

❁❁❁

Marfat.com

نگاہِ فقر

جتھے جتھے فقیر دی نظر پئے گئی، سَونھ رب دی کُلہاں سنوار گئی اے
چنگا ہو یا محبوب دی پاک ہستی، میری ہستی دی مَستی نوں مار گئی اے
لا کے پیار دی یار دے نال بازی، جتّی اوہ سمجھو جیہڑی ہار گئی اے
سچ دَساں دیوانیہ ربّ دی سَونھ مینوں نظر فقیر دی تار گئی اے

آیت:۔ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط (سورۃ نور آیت نمبر ۳۵)

ترجمہ:۔ اللہ راہ دکھاتا ہے اپنے نور سے جسے چاہتا ہے۔

ثابت ہوا کہ رہبر خود اللہ کی صفات کا مجسمہ ہے اگر طلب صادق ہے تو مطلوب دُور نہیں

شرح

آدمی پانی سے پاک نہیں ہوتا اگر ہوتا ہے تو کوئی کُتے یا سُور کو پاک کر کے دکھائے۔ آدمی بس پاک آدمی سے ہی پاک ہوتا ہے۔

مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں۔ کہ حقیقت کا انکشاف ارادوں کے ٹوٹنے سے ہوتا ہے کہ کوئی ایسی طاقت ضرور ہے جو میرے ارادوں کو توڑتی ہے اور پھر یہاں یہ بات بھی سمجھ میں آرہی ہے کہ جب میرا بُرا ارادہ نیک ارادے میں

Marfat.com

بدل گیا مجھے خدا کی پہچان ہوگئی گویا آدمی کلمہ پڑھ کر شرک سے پاک ہوجاتا ہے۔کافر تھا مسلمان ہوگیا کفر ایمان میں بدل گیا۔حق تعالیٰ فرماتا ہے ؎

یآ اَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوْ ا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَس"

ترجمہ:۔ مومنو! مشرک لوگ پلید ہیں۔بس آدمی پانی سے پاک نہیں ہوتا کلمہ پڑھنے سے پاک ہوتا ہے۔حضور ﷺ نے کلمہ پڑھا کر لوگوں کو شرک سے پاک کیا ؎

کلمہ پاک قرآن دی آیت محکم کلمے وچ کوئی بحث تکرار کُفر اے
واجب اِک وجُود موجود مَن کے، کرنا حق دا فیر انکار کُفر اے
مشرک سمجھ دے بُتاں نُوں غیر اللہ، غیر اللہ دا کرنا اقرار کُفر اے
اودیوانیہ اللہ دی ذات اِک اے، عدد وِچ وی کرنا حصار کُفر اے

دیکھ حضور کی پاک نگاہ نے ہی حضرت عمر فاروقؓ کے ناپاک ارادے کو بدل کر ہاتھ سے تلوار گرادی اور کلمہ پڑھادیا۔

بس جب تک تیرا بُرا ارادہ نیک نہیں ہوگا تیری نجات نہیں ہوگی۔حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک کوئی قوم اپنے ارادے کو نہیں بدلتی اس کی حالت نہیں بدلتی۔

بس اگر تُو چاہتا ہے کہ تیرا ناپاک ارادہ پاک ہوجائے تو کسی پاک آدمی کی تلاش کر جو تیرے بُرے ارادے کو نیکی میں بدل دے ؎

جے توں رب رسولؐ دی دِید کرنی کسے ولی دے پَیراں دی خاک ہوجا
ولی رکھدا نئیں کِتے غیر کوئی تونویں غیر خیال توں پاک ہوجا

بے شک روح ایک ہے مگر جب تک اس کا تعلق جسم سے ہے ''حیوانی روح'' ہے یہی روح پاک انسان کی صحبت سے ''انسانی روح'' بن جاتی ہے۔

جے نئیں تینوں کوئی پیر فقیر ملیا، لنگھی عُمر جو سمجھ بیکار گئی اے
زندہ رہی اوہ سدا جہان اندر، جیہڑی جند محبوب توں وار گئی اے
پَیر پُٹ کے کدے نئیں پچھاں پَرتی، لنگھ عشق دا جو بازار گئی اے
اود یوانیہ فلک نُوں چیر کے تے، نظر عاشقاں دی عرشوں پار گئی اے

پاک اور ناپاک کی پہچان حضرت رومی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہرن کا کُتیا سے ملاپ ہو جائے۔ تو پیدا ہونے والے بچے میں ضرور شک ہوگا کہ یہ ہرن کا بچہ ہے یا کتے کا، تو مولینا رومیؒ فرماتے ہیں کہ اس بچے کے آگے گھاس اور ہڈی ڈال اگر وہ گھاس کی طرف جائیگا۔ تو وہ ہرن کا بچہ ہے اور ہڈی کی طرف لپکے گا تو کتے کا بچہ ہوگا۔ اب تو اپنے آپ کو دیکھ میں کیا ہوں؟ قدم کس طرف اُٹھتے ہیں مسجد کی طرف یا شاہی محلے کی طرف۔

کملی میں آوارہ ساں پھرن والی، بڑا شوق دِل نُوں ٹھوکر کھان دا سی
پَر کِسے سوہنے معشوق دے جلویاں نُوں، روزِ ازل توں عشق پچھان دا سی
سُتی میں تے جاگ پئے بھاگ میرے، ملیا جو مقصود ایمان دا سی
مینوں ہور دیوانیہ پتہ کوئی نئیں، مُکھ یار دا صفحہ قرآن دا سی

لباس تبدیل کرنے سے تو دل تبدیل نہیں ہو جاتا بس پاک نگاہ ہی دل کو پاک کرتی

Marfat.com

ہے۔ تیرا بدن امر کے تابع ہو جیسے مردہ غسال کے تابع ہوتا ہے۔ بس جب تک مرشد کامل واکمل تیرے حیوانی روح کو غسل دے کر انسانی روح نہ بنائے پاک نہ کردے جیسے اصحاب کہف کا کتا ولی اللہ کی صحبت سے پاک ہو کر جنتی ہو گیا۔ بس تو بھی کوئی اصحاب کہف ڈھونڈ جو تجھے پاک کردے اور تیری نجات ہو جائے۔ یہی صراط مستقیم ہے امر رحمان کا تابع ہو امر شیطان کا تابع نہ ہو دیکھ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ (سورۃ زخرف آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی آنکھ چرائے رحمان کی یاد سے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کرتے ہیں جو اس کے ہمیشہ ساتھ ہوتا ہے شیاطین آدمی کو سیدھی راہ سے روکتے ہیں اور آدمی سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں۔ دوزخی کیلئے دوزخ ہی جنت ہے اور جنتی کیلئے جنت ہی جنت ہے بس ہر شے اپنے اصل کی طرف لوٹتی ہے۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

حق جان حقیقی مسلے نوں ، جاوے ہر شے اپنے اصلے نوں

ہے مال مہیاں رانجھے دا ، بھاویں ہیر وِیائی جاندی اے

یا اللہ مجھے نفس کی حرص سے بچا بس اپنی پناہ میں رکھ۔

Marfat.com

حَقّ و باطِل

حق آیا، باطِل کا فور ہو یا، نُور چمکیا تے ظُلمت رَدّ ہو گئی
کلمہ ''اِک وجود موجود'' سُن کے سارے کافراں دی نِیّت بد ہو گئی
نبیؐ پاک رسُولؐ دے جوڑیاں دی شان عرش عظیم توں ود ہو گئی
او دیوانیہ حد دے وِچ آ کے اوس ذات بے حد دی حد ہو گئی

آیت:۔ جَآءَ الْحَقُّ وَ هَقَ الْبَاطِلُ

ترجمہ:۔حَق آیااور باطِل گُم ہوگیا۔

جہڑا ہے اُس نے نِت رہنا ایں، جہڑا نئیں اُس نوں کِیہ کہنا ایں

شرح

شریعت نے خون کوحرام قرار دیا ہے لیکن وہی خون جب ہرن کے نافہ میں پہنچتا ہے تو وہ کتسوری کی شکل اختیار کر لیتا ہے تُو اس خون کو شریعت حرام قرار نہیں دیتی۔ دیکھ صحابہ کرامؓ حضورؐ کے خون کا قطرہ بھی زمین پر گرنے نہیں دیتے تھے بلکہ اپنے جسموں پر مل لیتے یا چاٹ لیتے تھے۔ایسے ہی عام آدمی جب وہم اور غیریت کو دُور کر کے ذاتِ حق میں فنا ہو جاتا ہے تو ناپاک سے پاک ہو جاتا ہے۔ دیکھ حضرت مولٰینا جلال الدین رومی

Marfat.com

رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ عارف و کامل اگر کُفر بھی اختیار کر لے تو وہ دین کی مِلت بن جاتا ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے کو ذبح کرنا کسی شریعت میں جائز نہیں تھا لیکن وہ فعل دِین کی مِلّت قرار دیا گیا ؎

ہر چہ گیرد عِلّتی عِلّت شود
کفر گیرد کامِل ملّت شود

اسی مقام پر میرے پیرومرشد بابا دیوان چشتیؒ فرماتے ہیں ؎

دساں کیہ میں حد صدق یقین دی
کُفر وی بن جاندا ملّت دین دی

اس عشق و محبت کی بات کیا پوچھتے ہو یہ تو خدا کو اِنسان اور انسان کو خدا بنا دیتا ہے ؎

اللہ اللہ کُن کہ اللہ می شوی
راست می گویم کہ واللہ می شوی

رب کُنتُ کَنزاً مَّخفِیاً خود نُور وجُود شہُود
رکھ سامنے شیشہ علم دا اونہوں ہو یا شوق نمُود
اونہے اول آخر تکیا تے باطِن ظاہر پچھانیا
میرا کدھرے کوئی وی غیر نئیں اونہے اپنے آپ نُوں جانیا
اونہے چار چو فیرے ویکھا جدوں لبھا نہ غیر وجود
فیر آپے اپنے آپ تے لگا پڑھن سلام درود

ہر شے اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے اور انسان کی حقیقت چونکہ خود خدا ہے اسی لئے قرآن پاک میں لکھا ہے۔

(اے محبوبؐ) وہ روڑیاں تُو نے نہیں ماریں اور جب تُو نے ماریں وہ تو اللہ نے ماریں۔ (سورۃ انفال ایت ۷)

''وَمَارَمَیْتَ اِذْرَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی''

اور پھر فرمایا! تحقیق جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے سوائے اس کے کہ وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے ہاتھ اللہ کا ہے اوپر ہاتھ اُن کے۔

میرے پیرومرشد بابا دیوان چشتی اس مقام پر فرماتے ہیں۔

ہتھاں نال محبوبؐ دے کافراں نوں رب روڑیاں مار دا نظر آوَندا اے
جے کر ہون ایمان دے در کھلے، جلوہ یار نُوں یار دا نظر آوَندا اے

بس جس سے جس کی لگن ہے وہی اُس کا معبود ہے۔ دیکھ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے'' کہ اے محبوب ﷺ کہہ دے نہیں عبادت کرتا میں اُس چیز کی کہ عبادت کرتے ہو تم''

بس خدا بھی اسی کا ہے جو خدا کا ہے۔ اندھیرا تو محبت کی ایک کرن سے دور ہو جاتا ہے۔ دیکھ حضورؐ فرماتے ہیں'' جو مجھ سے جَو بھر بھی محبت کرے اس کی بخشش مجھ پر فرض ہو جائے گی'' بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

چھڈ یار توں میتھوں کیہ پچھنا ایں، میرے سوہنے محبوب دی شان کیہ اے
اوہدے پیراں دی خاک توں وار دیواں، میرا جسم کیہ اے میری جان کیہ اے

Marfat.com

صدقے حُسن جمال توں لکھ واری، میرا دین کِیہ اے تے ایمان کِیہ اے
او دیوانیہ سار اقرآن پڑھ کے، پتہ لگا نئیں تینوں قرآن کیہ اے
تُو یہ مت خیال کر مَیں مرتے وقت اللہ رسولؐ سے محبت کرلوں گا تُو تو ہر لحظہ مر رہا ہے کونسا وقت ہے جب تُو نہیں مر رہا بچے سے جوان اور جوان سے بوڑھا ہو چکا ہے اور موت کیا ہے؟ فرق تو صرف یہ ہے کہ تُو چار پائی پہ لیٹا ہوا نہیں۔ کِسی محبوب کی محبت میں فنا ہو کر فارغ ہو جا۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

عشق دی منزل جے نئیں سوکھی ، تے مر مکیاں لئی کاہدی آوَکھی
اج اپنا آپ مٹا کے تے نچ کے منالے یار نوں
پیریں عشق دی جھانجر پاکے

پھر فرماتے ہیں۔

اوہ تاں کدے وی ایہہ گل سوچ دا نئیں ، قبر وِچ سوال جواب کِیہ اے
جیہڑا یار دی خوشی دے نال خوش اے ، جانے کِیہ عذاب ثواب کِیہ اے
عارف خُوب اِس گل نُوں جان دا اِی، ویکھ آب کِیہ اے تے حُباب کِیہ اے
جیہڑا آکھے دیوانیہ مَیں کُجھ نئیں ، دس اوہدا حساب کتاب کِیہ اے

Marfat.com

حق و باطل

سچ سچ ہُندا جھوٹ جھوٹ ہووے، نال حق دے باطل دا جوڑ کیہ اے
فقر آکھدے اللہ دا غیر کوئی نہیں، فیر مُلاں نوں غیر دی لوڑ کیہ اے
جے نہ اپنے آپ دی نفی کریئے، دسو ہور کوئی شرک دا توڑ کیہ اے
جنہوں ملے دیوانیہ پیر کامل، اونہوں علمِ عرفان دی تھوڑ کیہ اے

آیت:۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَھُمْ فِیْ رَوْضَۃٍ

ترجمہ:۔پس وہ ایمان لائے اور اچھے کام کئے باغ کی کیاری میں انکی خاطر داری ہوگی۔(سورۃ الروم آیت نمبر 15)

پس بندگی اللہ کی وہی کرتا ہے جو اللہ کا ہو جاتا ہے اور بندگی دنیا کی وہی کرتا ہے جو دنیا کا بندہ ہوتا ہے۔

''اِکو پاسہ رہنا ایں کُڑیئے یا کھیڑے یار انجھا''

شرح

دین اور دنیا دو بہنیں ہیں۔دو بہنوں سے نکاح جائز نہیں۔کیونکہ دنیا جھوٹ ہے اور دین سچ ہے سچ کے ساتھ جھوٹ کیسے رہ سکتا ہے۔حق و باطل کی جنگ تو ازل ہی سے جاری ہے۔باطل

Marfat.com

کیا ہے دھوکہ ہے فریب ہے مکاری ہے۔اور حق کیا ہے تسکین قلب ہے محبت ہے عشق ہے۔مولا کریم ارشاد فرماتا ہے۔

آیت:۔ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

ترجمہ:۔مت ملاؤ حق کو باطل سے اور مت چھپاؤ حق کو اور تم جانتے ہو۔

عطار کے پاس بیٹھو گے تو عطر کی خوشبو آئے گی اور لوہار کے پاس بیٹھنے سے کپڑے کالے ہوں گے یعنی کسی روشن ضمیر کے ساتھ بیٹھو گے تو روشنی ملے گی اور روسیاہ سے تو روسیاہی کے سوا کیا ملے گا۔گندے برتن میں اچھا کھانا کون کھائے گا۔تو اپنے عملوں کو نہ بھول نیّت صاف کر کیونکہ اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے۔تیرا عمل اچھا ہو اور دل گندہ ہو تو وہ عمل کیسے قبولیت کو پہنچے گا۔اس لہو ولعب کی دنیا میں سوائے اہل اللہ کے سب بچے ہیں۔ولی اللہ ہی مردان حق ہیں۔مولا تعالیٰ نے فرمایا۔

آیت:۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

ترجمہ:۔جو لوگ ایمان لائے اور آرام پکڑتے ہیں دل اُن کے ساتھ یاد اللہ کے،خبردار ہو ساتھ یاد اللہ کے آرام پکڑتے ہیں دل۔

قلبِ مطمئنہ کا یہ بیان اولیا اللہ کی صاف نشان دہی کر رہا ہے۔

اَکھاں،کن،زبان نُوں بند کر کے کُجھ بول حقیقت دے بول کے ویکھ
ویکھاں کیویں نئیں تینوں محبوب مِل دا،اپنے آپ نوں سجناں ٹول کے ویکھ
کسے پیر فقیر دے وِچ قدماں ایس جِند نمانی نوں رول کے ویکھ
او دیوانیہ یار دی دِید ہُندی ذرا اَکھ بصیرت دی کھول کے ویکھ

Marfat.com

تُو اپنے گندے خیال کو کسی پاک خیال بندے کے خیال میں فنا کر دے اس طرح تُو بھی پاک ہو جائے گا۔ دیکھ مجنوں، لیلیٰ کے خیال میں فنا ہو کر خود لیلیٰ بن گیا تھا۔ نمک کی کان میں گدھے کو پھینک دیا جائے تو وہ نمک ہو جاتا ہے۔

کامل پیر جے کرم دی نظر کر دے ، تیرا سجناں قلب حضور ہو جائے
اکھاں سامنے طُور دے ہون جلوے، دل عشق دے نال بھرپُور ہو جائے
لَہر بَحر توں وَکھ نہ نظر آوے ، وہم دُوئی دا دل چوں دُور ہو جائے
چمکے دل دیوانیہ نُور بن کے، سارا جسم تیرا نُور و نُور ہو جائے

دیکھ کھوٹا سِکہ بظاہر اچھا لگتا ہے لیکن ضرورت کے وقت دھوکہ دیتا ہے اس کی کچھ بھی قیمت نہیں پڑتی۔ بدکردار عورت کے نقش و نگار مت دیکھ وہ تیرا خون پینے والی ہے اسی طرح نیک کردار لوگوں کے روپ میں بدکردار لوگ ہیں ان کی ظاہری صورت پہ نہ جا۔ جو خود اندھیرے میں ہے تجھے روشنی کیسے بخشے گا۔

جے تے قلب مُرید دا نئیں روشن، پیر روشن ضمیر نُوں کِیہ کرنا
اکھاں بند کر کے جے نئیں نظر آوندی اکھاں اگے تصویر نوں کِیہ کرنا
تینوں یار فقیری جے مِل جاوے ، شاہی تخت جاگیر نُوں کِیہ کرنا
او دیوانیہ پیر جے نئیں عارف، چھڈ یار اوس پیر نوں کِیہ کرنا

عارف و کامل کی نگاہ سے ہی حجاب دُور ہوتے ہیں جلوے نظر آتے ہیں۔ دیکھ غریب نواز کی ایک نگاہ نے بختیار کاکی کو دین کا قطب بنا دیا اور خواجہ قطب کی نگاہِ کرم سے فرید

گنج شکر کا فیض سارے جہان میں اُجاگر ہو گیا۔

تُو بھی کوئی وقت کا فرید تلاش کر جو تجھے اپنا محبُوب بنا لے تیرے دل سے اندھیرا دُور کر کے روشنی عطا فرما دے تیری ڈوبتی کشتی کو سہارا دے جو تجھے مجاہدہ سے مشاہدا تک پہنچا دے۔ مگر یہ بھی یاد رکھ کہ ہر شے کی صورت اور ہوتی ہے اور حقیقت اور جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں سوٹا تھا۔ مولیٰ تعالیٰ نے فرمایا اِسے زمین پر پھینک دے جب پھینکا تو وہ اژدھا بن کر سامریوں کے تمام سانپ جو رسیوں سے بنائے گئے نگل گیا۔ انسان کی صورت میں شیطان لوگ بھی پھرتے ہیں ہوشیار ہوشیار خبردار کہیں یار کی صورت میں یار مار نہ ہو۔

ایہہ جو پیر جعلی نے نامی گرامی، بنے بیٹھے اپے جو رُومی نے جامی
ایہہ بھنگی تے چرسی افیمی تمامی، شریعت دے باغی جہالت دے حامی
فقیری بہانہ ایہہ ویلے لٹیرے
ایماناں دے ڈاکو تکیاں چہ ڈیرے
ایہہ یاراں نوں دیندے نے یاری دے چکر، فقیری مستی خماری دے چکر
چلاؤندے عیاری مکاری دے چکر، غریباں دی گردن تے آری دے چکر
ایہہ لاؤندے غریباں نوں جنت دے لارے
جِہاں آپ اُچے چبارے اُسارے

Marfat.com

جلوہ گاہِ حُسن

دیدِ یار دی اصل نماز میری، مَینوں پُچھ نہ وِچ نماز مَیں آں
کوئی نئیں اوس محمود دا ہور ثانی روزِ ازل توں جہدا ایاز مَیں آں
ایہہ وی اوس دے کرم دا ہے صدقہ درد سوز دیوچ گداز مَیں آں
او دیوانیہ یار دے جلویاں دا جلوہ گاہ بن کے محرم راز مَیں آں

آیت:۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ ط وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا۔

ترجمہ:۔ وہی ہے اتاری تسکین بیچ دلوں ایمان والوں کے تا کہ زیادہ ہو جائے انکا ایمان ساتھ ایمان کے اور اللہ ہی کیلئے ہیں زمین و آسمان کے تمام لشکر اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔

اگر تُو اللہ کا سچا بندہ ہے تو اس کی یاد سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہو۔

عشق کا اضطراب ہے رکعت و سجدہ و رکوع
دید کسی کی اصل میں ورنہ میری نماز ہے

(ابوالحقائق نظامیؒ)

Marfat.com

مولینا روم فرماتے ہیں۔

پنج وقت آمد نماز اے راہنمُون

عاشقاں آمد ''صلوٰۃ دائمُون''

ترجمہ:۔ عاموں کے لئے نماز پانچ وقت کی آئی مگر عاشقوں کے لئے ہمیشہ نماز ہے۔

جودم غافل سودم کافر سانوں مرشد ایہہ پڑھایا ھُو

شرح

پانی کے حوض میں پانی کتنا صاف شفاف کیوں نہ ہو جب وہ ساکن نہ ہوگا اس میں چہرہ نظر نہ آئے گا پانی ساکن ہوگا تو چہرہ صاف نظر آئے گا۔ پانی ہوا سے حرکت میں آتا ہے۔ دیکھ دل حوض ہے اور پانی خیال جب تک حرص کی ہوا اس کو متحرک رکھے گی تجھے عکس نظر نہیں آئے گا۔ حرص کی ہوا سے قلب کو دور رکھ تا کہ تیرے خیال میں انتشار ختم ہو اور محبوب کا عکس صاف نظر آئے۔

آئینہ دِل چوں شود صافی و پاک

نقش ہا بینی بروں از آب و خاک

جب دل کا شیشہ صاف ہو جائے تو عالمِ بالا اور تحت اسریٰ کے حقائق منکشف ہو جاتے ہیں۔ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

اجے تیک بے ہوش نے طور والے، چڑھیا مستی دا ایسا خُمار دِسدا اے

پڑ جے کر کھلی بصیرت دی اَکھ ہووے، ذرّے ذرّے دے وِچ دلدار دِسدا اے

Marfat.com

مُنہ چُک کیہ اُتاں وَل تکنا ایں، سوہنا یار تے سرِ بازار دِسدا اے
او دیوانیہ رب دے عارفاں نُوں جدھر تکدے نے اُودھر یار دِسدا اے

یا اللہ میرے دل کو حرص کی ہوا سے بچا تا کہ اِنتشار سے پاک ہو جائے اور محبوب کے چہرے کو دیکھے یا اللہ مجھے وہ یقین کی آنکھ عطا فرما جس کا ذِکر تُو نے خود فرمایا ہے۔

آیت:۔ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ

ترجمہ:۔تم ضرور یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔

پس تُو گناہ سے توبہ کر اور مجاہدہ سے مشاہدہ کی طرف آ۔جیسے کہ مولا تعالیٰ فرماتا ہے۔

آیت:۔ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ہ

ترجمہ:۔اور جو کوئی بچاوے اپنے نفس کو حرص سے پس وہی لوگ ہیں فلاح پانے والے۔

نفس خبیث کی غلامی سے خدا کے علاوہ کون آزاد کرا سکتا ہے۔یا اللہ تُو ہی مومنوں کے دلوں کو تسکین بخشنے والا ہے۔تو مجھے اپنے ذکر کی توفیق عطا فرما تا کہ تیرا رُخ میری طرف ہو جائے جیسا کہ تیرا ارشاد ہے۔

آیت:۔فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ

ترجمہ:۔تُو مجھے یاد کر میں تجھے یاد کروں گا۔

اللہ کی یاد کا اصل طریقہ قرآن پاک میں صاف لِکھا ہے۔

آیت:۔قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَ ذَكَرَاسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى

ترجمہ:۔تحقیق بامراد ہوئے وہ شخص جو پاک اور یاد کیا نام اپنے پروردگار کا پس نماز پڑھی۔

Marfat.com

پانچ وقت کی نماز تو عوام کے لئے ہے مگر عاشقوں کے نماز "دائمون" ہے وہ دائمی نماز ہے۔

نمازِ زاہداں سجدہ سجود است
نماز عاشقاں ترک وجود است

حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔ نماز ہر حال میں ہو جاتی ہے۔ اٹھتے بیٹھتے انگلی کے اشارے اور آنکھ کی پلکوں کی حرکت سے۔

نماز کے تین حصے ہیں۔ نفل سُنت اور فرض۔ مسافر کیلئے فرض دوگانہ رہ جاتا ہے باقی نماز معاف ہے اور وہ دوگانہ دو دموں میں گذارتا ہے دم اندر جاتا ہے تو ہے اللہ اور دم باہر آتا ہے تو ہے ھُو بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

اللہ ہُو دے ذکر دی ضرب لا کے، اپنے نفس شریر نوں مار کے ویکھ
ویکھاں کیویں نئیں یار دی دِید ہُندی اپنے قلب نوں ذرا سنوار کے ویکھ
بَھیڑی عقل نادان دا چھڈ کھیڑا، رُوپ سوہنے محبُوب دا دھار کے ویکھ
جے تُوں چاہویں دیوانیہ سَدا جینا جند جان محبوب اُتوں وار کے ویکھ

جب تک مشاہدہ نہ ہو عاشق معشوق کا نام لے لے کر جیتے ہیں اور جب ان کا دِل خود محبوب کی جلوہ گاہ بن جاتا ہے تو پھر ہر آن معشوق کا دیدار کرتے ہیں وہ ظاہری نہیں دل کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور جو دل کے اندھے ہیں وہی اندھیرے میں ہیں انہیں کچھ بھی نظر نہیں آتا جبھی تو حکم آیا ہے کہ جو اس جہان میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے۔ بصیرت کے اندھے روشن ضمیری کا دعویٰ کرتے ہیں ان سے خبردار رہو۔

Marfat.com

انسان کامل

لوح قلم کیہ اے عرش فرش کیہ اے لامکان کیہ اے تے مکان کیہ اے
پچھن والیا میتھوں کیہ پچھنا ایں بے نشان کیہ اے تے شان کیہ اے
صورت سب دی وَکھ تے نام فرضی ذرا سوچ انسان دی شان کیہ اے
تینوں رب دیوانیہ نظر آوے پتہ لگے جے تینوں انسان کیہ اے

آیت:۔ اَلْاِ نْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ ○

ترجمہ:۔ میں انسان کا راز ہوں اور انسان میرا راز ہے۔

شرح

اگر انسان کے مرتبوں میں ایک مرتبہ عالم خلق ہے تو ایک مرتبہ عالم امر بھی ہے جب انسان عالم خلق (جسے عالمِ ناسوت بھی کہا جاتا ہے) سے جب عالمِ ملکوت میں قدم رکھتا ہے تو دیکھنے کو وہ زمین پر معلوم ہوتا ہے مگر سیر لامکان کی کرتا ہے حضرت رُومیؒ فرماتے ہیں ؎

صورتش بر خاک جاں در لامکاں
لا مکانی فوق وھم ما لکاں

ترجمہ:۔ اس کی صُورت خاک یعنی زمین پر ہے اور جان لامکان میں ہے۔

اصل میں لامکانی سالکوں کے خیال کی بلندی ہے۔

آپے لامکان آپے رہندے نے مکان وِچ ربّ دے فقیر سدا رہن دو جہان وِچ
صورتاں زمین اُتے جاناں لامکان وِچ شک والی گل نیوں پڑھ لئے قرآن وِچ

حضرت انسان کو محض ایک مٹی کا پتلا یا اربعہ عناصر کا مجموعہ سمجھ لینا جیسے ابلیس نے کہا کہ یہ مٹی کا بنا ہوا ہے اور میں آگ کا لیکن جس نے حضرت انسان کے مراتب اور مقامات کو سمجھا ہے وہ جانتا ہے کہ یہ کن کن حقائق کا جامع ہے جب انسان پر اِس کے مقامات کُھلتے ہیں تو آگ گلزار ہوتی ہے پتھروں سے پانی نکلتا ہے جانور سجدہ کرتے ہیں چاند ٹکڑے ہوتا ہے پتھر کلمہ پڑھتے ہیں سورج مغرب سے واپس ہوتا ہے کہیں ہاتھ میں عصا ہے وہ اژدہا بن جاتا ہے اور حضرت انسان کے یہ بھی کمال ہیں کہ سدرہ سے پار جا رہا ہے۔ قابَ قوسین سے گزر رہا ہے۔

اَوادنیٰ کی منزل طے کر رہا ہے کبھی فَاَوْحیٰ اِلیٰ عَبْدِہٖ مَا اَوْحیٰ کی تجلیات میں بس رہا ہے کبھی قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْاَدْنیٰ کے مقام پر سرفراز ہے اور کبھی اپنے مرتبوں کو پا کر اَنَا الحق کہہ اُٹھتا ہے۔ حضرت انسان کے مراتب و مقامات کا وہی انکار کرتے ہیں جو اولیا اللہ کے مرتبوں کو نہیں سمجھ سکتے حضرت انسان پر جب نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ کی رمز آشکار ہوتی ہے تو وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَاتُبْصِرُوْنَ کا راز کُھلتا ہے اور جب اِنَّ اللّٰہَ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْط کہتا ہے تو پھر سمجھ میں بات آجاتی ہے حق تعالیٰ کی ذات نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے تو پھر کوئی ایسی چیز ہے جو اسے چُھپا سکے وہی چُھپا سکے گی جو اُس سے بڑی ہوگی جب ہر چیز کو ذات نے احاطہ کیا ہوا ہے تو میرا بولنا بھی ایک

Marfat.com

چیز ہے اور آپ کا سُننا بھی ایک چیز ہے اس کا یہی مطلب سمجھ میں آتا ہے کہ وہ خود ہی بول رہا ہے اور خود ہی سُن رہا ہے نہ بولنے والا غیر ہے نہ سُننے والا غیر ہے ذات حق میری نظر کو بھی محیط ہے اور آپ کی نظر کو بھی محیط ہے میری نظر بھی ایک شے اور آپ کی نظر بھی ایک شے اور جس کو نظر دیکھتی ہے وہ بھی ایک شے ہے اُس کو بھی ذات حق محیط ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ خود ہی دیکھتا ہے اور خود ہی نظر آ رہا ہے اگر دو سمجھیں گے تو حلول و اتحاد لازم آئے گا۔

اثر حلول اتحاد نہ کوئی　　دل وچ غیر دی یاد نہ کوئی
جدا ہجر وی عین وصال اے　　میرا دِلبر ہر دم نال اے

جب آئینہ میں ذات حق نے اپنے جمال کو دیکھا تو یوں دیکھا کہ اپنے آپ میں اپنے آپ کو دیکھا ذات میں خزانہ حضرت انسان ہی تو تھا۔

مَیں تے ربّ دا ظاہر خزانہ کملے لوکی کہن دیوانہ
میرے بھیت نوں سمجھے کوئی عارف کامل پِر یگانہ
ایہہ کوئی ذات صفات نہ میری سب کُجھ یار امانت تیری
ایہہ کوئی نَین پَرین نئیں میرے میرا اپنا آپ بیگانہ
جے تاں مَنّیے سب کُجھ ربّ دا فیر ایہہ بندہ کِتے نئیں لبھدا
فرضی نام تے صُورت فانی ، میرا بنیا یار بہانہ
کملے لوکی کہن دیوانہ

Marfat.com

عرفان خودی

جیڑے یار دی خاطر سجناں اپنا آپ مٹالیندے نے
اوہو من وچ جھاتی پا کے یار نوں گھر وچ پالیندے نے
اوہو دل دیاں اکھاں دے نال یار دا درشن کردے نے
جیڑے سجناں غیر دے وہم توں اپنا آپ بچالیندے نے
نظراں دے وچ نظراں پا کے اِدھر اُدھر تکدے نہیں
اپنے دِل تے یار اپنے دا ایسا نقش جمالیندے نے
اثر حلول اتحاد دے منکر تکدے یار دے جلویاں نوں
جیڑے اپنے یار نوں اپنا محرم راز بنالیندے نے
حرف الفاظ آواز نوں چھڈ کے عاشق گلاں کردے نے
جیب نہ ہلے ہونٹ نہ پھڑکن ایسا ورد پکالیندے نے
اِک واری اِک یار نوں تک کے ہور کسے ول تکدے نہیں
یار دا جلوہ ویکھ کے عاشق اپنا آپ لُکالیندے نے
دِل دیاں تاراں چھیڑ کے عاجزؔ ذرا وی شور مچاندے نہیں
کلیاں بہہ کے اپنا نغمہ خود نوں آپ سُنالیندے نے

Marfat.com

مقام الوہیت

خشک مُلاں دی مینوں نئیں سمجھ اوندی ، سوچ سمجھ توں گل بغیر کہندا اے
کدے آکھدا اے ربّ نوں بے صورت، کدے رب دے ہتھ تے پَیر کہندا اے
نبی پاکؐ نوں اللہ دا نُور مَن کے، فیر اوس نُور نُوں اللہ دا غیر کہندا اے
عقل اُتے دیوانیہ پیا پردہ ، جھلا بحر توں وکھری لَہر کہندا اے

آیت:۔ هُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُوَ الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم

ترجمہ:۔وہی ذات یعنی اللہ ہی اول ہے آخر ہے ظاہر ہے اور باطن ہے اور وہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اس کی طرف گئے تھے

شرح

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا شریک پیدا ہی نہیں کیا اور اللہ ہر ''شے'' کا اول ہے آخر ہے ظاہر ہے اور باطن ہے قریب ہے اقرب ہے محیط ہے اور ساتھ ہے ہر شے اس کے علم

میں ہے جو معلوم بن کر ذاتِ حق کے علم میں پہلے سے موجود تھی اسی شے کا کائنات میں ظہور ہے اور وہ شے نہ زائد بر ذاتِ حق ہے نہ خارج از ذاتِ حق۔

کلی کلی دے وچوں آواز آوے، گلشن وِچ سارے رنگ وبُو مَیں آں
سب نور میرا تے ظہور میرا، صاف ظاہر ہو کے بے نمو مَیں آں
تیرا دل میں آں دلدار میں آں، آرزو میں آں جستجو مَیں آں
او دیوانیہ اُتاں کیہ تکناں ایں، رُو برو میں ہو بہو میں آں

بے شک خار اور گُل دونوں ایک ہی شاخ پر ہیں اور دونوں کی جڑیں بھی ایک ہیں یاد رکھو خار ظہور سے قبل بھی خار ہی تھا اور گُل بھی ظاہر ہونے سے پہلے گُل ہی تھا۔

کِتے رام داس کِتے فتح محمد ایہو قدیمی شور
میری بُکل دے وچ چور، نی بکل دے وچ چور

دیکھو قرآن پاک میں اللہ کریم کا نام لکھا ہوا ہے پھر اسی قرآن میں ابلیس کا بھی نام ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام ہے تو ساتھ ہی نمرود کا بھی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ فرعون حتیٰ کہ حضور علیہ السلام کے ساتھ ابولہب کا بھی نام موجود ہے۔ ہم قرآن سے نہ ابلیس کا نام نکال سکتے ہیں نہ نمرود کا نہ فرعون کا نہ ابولہب کا، جہاں پھول کا ذکر ہے وہاں خار کا بھی ذکر ہے۔

حدیث پاک میں لکھا ہے کہ قبل از ظہور فقط اللہ کی ذات تھی اور بعد از ظہور بھی وہ ویسا ہی ہے جیسے کہ پہلے تھا یعنی ذاتِ حق تغیر و تبدل سے مُنزہ تجزی و تقسیم سے بَری اور حلول و

اتحاد سے پاک ہے اس ذاتِ حق کے وجود کو ''واجب الوجود'' کہا جاتا ہے جو اپنے مقابل نہ کوئی اپنی ضد رکھتا ہے نہ ند نہ مثل نہ مثال اُس ذات نے اپنا غیر پیدا ہی نہیں کیا اِس ذات کی کوئی ضد نہیں لیکن وہ بذات خود جامع اضداد ہے وہ ایک ہی وقت میں جلال بھی ہے اور جمال بھی ہے وہ قہار بھی ہے اور کریم بھی ہے اِسی طرح وہ بے صورت بھی ہے اور صورت میں بھی ہے اس کی ایک صفت دوسری صفت کو معطل نہیں کرتی۔

وہ ہادی بن کر کسی کو ہدائت کرے تو اُسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جس کے دل پر کفر کے تالے لگ جائیں تو اُسے اُس ذات کے سوا ہدائت دینے والا کوئی نہیں۔ اس ذات کے اسم ہادی کے مظہر اُس کے حبیب پاک صاحب لولاک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اسم مُضِلّ کا مظہر شیطان ہے۔ ہدایت دینے والے کو حق اور گمراہ کرنے والے کو غیر حق کہا جاتا ہے یا باطل کہتے ہیں ورنہ خیر و شر کا خالق صرف اور صرف خدا ہے۔ جب میں نے روحانی طور پر اپنے دادا مُرشد اعلیٰ حضرت ابوالحقائق پیر سید امانت علی سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف رجوع کیا تو آپ نے فرمایا۔

زِیبائشِ حُسن و قُبح خُود اُس کی تجلی ہے
خُوبی پہ نہیں موقوف اُس خُوب کی خُوبائی

(سیّد ابوالحقائق نظامیؒ)

Marfat.com

بس ہونا اُسی ذات واجب الوجود کے لئے ہے۔

جَد دُوہاں دی جڑ تے شاخ اِک اے، کنڈے نال کیوں پھل داوَ یر کہندا اے
اوہنوں راز معراج دا کی دساں، جیہڑا سیاہی نوں حرف دا غیر کہندا اے
''لِیْ مَعَ اللہ'' دی رمزنوں جان دانیں، جَھلاّ زمیں اَسمان دی سیر کہندا اے
اوہنوں دَس دیوانیہ کی آکھاں، جیہڑا بحرتوں وکھری لہر کہندا اے

بحر کو چھوڑ کر لہر کی طرف دیکھنے والا احمق نہیں تو کیا ہے۔ مرشد عارف و کامل یہی تو درس دیتا ہے کہ خار کو نہ دیکھ پھول کو دیکھ ابولہب کو نہ دیکھ آمنہ کے چاند کو دیکھ۔

چَن وِچ کیہ داغاں نوں تکنا ایں، صورت چَن دی ویکھ تے نورنوں تک
ابوبکر صدیقؓ دی اَکھ لے کے، کلیاں بہہ کے کدے حضورؐ نوں تک
نبی پاکؐ دے ہجر فراق اندر، جیہڑی روئی سی خشک کھجورنوں تک
اوہ دیوانیہ یار دا تک چہرہ، قسماں کھاندا ای رب غفور نوں تک

حضورؐ کی ذاتِ اقدس حق تعالیٰ کے تمام اسماء وصفات اور جمیع کمالات کی مظہر اتم ہے۔ اور حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ میرے رگ وریشہ میں بھی شیطان خون کی طرح گردش کرتا ہے۔ مگر میں نے اسے مسلمان کرلیا ہے۔ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

نبیؐ پاک دے نام نُوں چُم کے تے سانبھ کے گھر وچ کم آوَنا ایں
صُبح اُٹھ کے تے سینے لا اس نُوں، سونہہ ربدی حشر وِچ کم آوَنا ایں
جدوں سجناں ربدی دِید ہونی، بن کے نُور ایہہ نظر وِچ کم آوَنا ایں
سچ دساں دیوانیہ ربدی سونہہ نام نبیؐ دا قبر وِچ کم آوَنا ایں

Marfat.com

بہارِ چمن

میں تاں کُجھ وی نئیں میرا کجھ وی نئیں میرا دِل تُوں ایں دلدار تُوں ایں
سب نور وجود شہود تیرا ، سارے چمن دی یار بہار توں ایں
رگِ جان توں ودھ قریب ہو کے صورت وچ ہویا آشکار تُوں ایں
او دیوانیہ خود معشوق بن کے آپے آپ اپنا عاشق زار تُوں ایں

آیت:۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْد ٥

ترجمہ:۔اور ہم اُن کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب تر ہیں۔

شرح

تو میری آنکھ بن کر مجھ میں چُھپا ہوا ہے میں ہر چیز کو دیکھ سکتا ہوں مگر مجھ کو میری آنکھ نظر کیوں نہیں آتی میں اپنی آنکھ کو کیوں نہیں دیکھ سکتا اس لئے کہ یہ انتہائی قرب کی وجہ سے چھپی ہوئی ہے۔

چشم بیند ہر کم و ہر بیش را۔ لیک نہ تواند کہ بینی خویش را

جو چیز کہ زیادہ قریب ہو چُھپ جاتی ہے وہ کمالِ قرب کی وجہ سے چُھپا ہوا ہے۔

Marfat.com

کمالِ قُرب سے روپوش ہے نقاب نہیں
وہ بے نقاب تو ہے پر وہ بے حجاب نہیں

عقل ایں جا ساکت آمد یا مُضل ۔ یا کہ در دِل اوست یا خود اوست دِل (رومیؒ)

یعنی تو اپنے حُسن و جمال کے پردے میں رہ کر بے نقاب ہے سیاہی حروف کی صورت میں ظاہر ہے مگر کسی حرف نے یہ نہیں کہا کہ میں سیاہی ہوں الف سیاہی نہیں ہے اور سیاہی الف نہیں حضرت ابنِ عربی فرماتے ہیں ۔

آیت:۔ اَنَعْبُدُ عَبْداً وَاِنْ تَوَفّٰی وَرَبُّ رَبٌّ وَ اِنْ تَنَزَّلُ

ترجمہ:۔ بندہ بندہ ہے خواہ کتنی ترقی کرے، رب رب ہے خواہ کتنا نزول فرمائے

الف سیاہی کی ایک صورت کا نام ہے الف بذات خود کچھ نہیں اگر بندہ کچھ ہو تو خدا بن جائے جب بندہ ہے ہی نہیں تو بندہ خُدا کیسے بن سکتا ہے ۔

میری نمود ہے کیا بے نقاب جب تُو ہے ۔ نہیں نہیں میں نہیں ہاں ہزار بار نہیں
(نظامیؔ)

میں ہی پردہ تھا جب اٹھا تو خُدا ظاہر ہو گیا خُدا کو تو وہی چیز چُھپا سکتی ہے جو اُس سے بڑی ہو جب اُس سے کوئی چیز بڑی نہیں ہے تو اُسے چُھپا کیسے سکتی ہے جبکہ قرآن شاہد ہے کہ خُدا ہر چیز کو احاطہ کئے ہوئے ہے تو میری آواز بھی ایک شے ہے خُدا اُسے بھی محیط ہے میں بولتا ہوں اور کوئی سنتا ہے تو وہ سُننے کو بھی محیط ہے معلوم ہوا کہ خدا خود ہی بولتا ہے اور خود ہی سُنتا ہے ۔

Marfat.com

آپے بولداتے آپے ای پکاردا۔ پتہ پچھ لے دیوانے کولوں یاردا

میری نظر ایک شے ہے تو جس کو دیکھتی ہے وہ بھی ایک شے ہے اور ذات حق نے ہر شے کو گھیر رکھا ہے تو پتہ چلا کہ خُدا خود ہی دیکھ رہا ہے اور خود ہی نظر آ رہا ہے بس لا کی تلوار کو دُوئی کے سر پر رکھ دینا ہے۔ حضرت رومی ایک حکایت بیان فرما کر اِس حقیقت کو بیان فرماتے ہیں۔ کہ احول چشم یعنی بھینگا کسی کا نوکر تھا مالک نے اس سے کہا کہ اندر سے آئینہ اٹھا کر لے آ جب وہ اندر گیا تو اُس کو دو آئینے نظر آئے واپس آ کر بولا دو آئینے ہیں کون سا لاؤں مالک نے کہا ایک کو توڑ دے اور دوسرا لے آ۔ اُس نے اندر جا کر ایک آئینہ کو توڑا تو دوسرا خود غائب ہو گیا آئینہ ایک ہی تھا کیونکہ وہ خود بھینگا تھا اُس کو دو نظر آئے مولوی غلام رسول عالم پوری فرماتے ہیں۔

احول چشم نوں اک تھیں دو دِسن اتے صحیتاں اثر نہ کردیاں نے

ثابت ہوا کہ جو دو ہونے کا ہمیں وہم ہو رہا ہے یہ ہمارا قصور ہے ورنہ جہاں خُدا ہو وہاں اُس کا غیر سما ہی نہیں سکتا جب اول آخر ظاہر باطن سب مرتبوں میں وہی ہے پھر میرے لئے کوئی مرتبہ نہیں۔

پتے کی بات کہتا ہوں سمجھ لو۔ یہی میرا پتہ ہے میں نہیں ہوں

جب میں نہ اول ہوں نہ آخر ہوں نہ ظاہر ہوں نہ باطن ہوں اور ذاتِ حق ہی اول اور آخر ہے اور باطن اور ظاہر ہے تو پتہ چلا کہ میرا ہونا کہیں نہیں ہے۔

میری نگاہ میں میرا نشاں کہیں نہ ملا۔ وہ کہہ رہے ہیں تم پر محیط و قادر ہوں

Marfat.com

جب انسان اِس مقام میں مستغرق ہو جائے کہ اللہ اکبر اللہ سب سے بڑا ہے تو پھر بڑا کون ہے جو اُسے گھیر کر چُھپا سکے۔

اللہ اکبر شان خدا دی ایہہ تاں حق نے خود فرمایا
فیر کیڑی چیز وڈیری رب توں جہدے پردے رب چُھپایا
صاف ہے ظاہر ''ھو الظاہر'' پڑھ وچ قرآن دے آیا
بس یاد دیوانے ایناں اکھیاں تے تیرے ہون تے پردہ پایا

بابا دیوان چشتی اپنے اردو کلام میں ایک جگہ فرماتے ہیں۔

خدا سب سے بڑا ہے اور کُرسی عرش سے چھوٹی
بتا پھر کیسے وہ کرسی پہ بیٹھا ہے خدا ہوکر

پھر فرماتے ہیں۔

شان خدا دی سب توں اعلیٰ ، جے اوہ کرے عروج محال اے
فیر بے حد ہو کے حد وِچ آوے ، ایہہ تاں سمجھو خاص کمال اے
جد صُورت وِچ بے صُورت آپے ، فیر ہجر دی عین وصال اے
بس یار دیوانے ہونا تیرا بس تیرا ای وہم خیال اے

❁ ❁ ❁

Marfat.com

صراطِ مستقیم

جے نہ شرع شریعت دا علم ہووے، پَیر پیری فقیری وچ پائی دا نئیں
تے جے نہ اپنے آپ دی خبر ہووے، عارف ہون دا شور مچائی دا نئیں
چوراں ٹھگاں بہروپیاں کول بہہ کے، ایویں سجناں وقت گوائی دا نئیں
سمجھ دار دیوانیہ گل سمجھے نال احمقاں مغز کھپائی دا نئیں

آیت:۔وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطٰنًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ ○

ترجمہ:۔جوکوئی رحمٰن کی یاد سے آنکھیں چُرائے گا ہم اُس پر ایک شیطان مقرر کردیں گے۔

یاد رکھو علم نور ہے روشنی ہے اور خدا کی یاد ایمان کا سرمایہ ؎

یادِ او سرمایہ ایماں بود
ہر گداز یادِ او سلطاں بود

غفلت کی ضد یادِ الٰہی ہے اور نفرت کی ضد مُحبت

شرح

یا اللہ مجھے محبت عطا فرما سنا ہے محبت آگ کو گلزار بنا دیتی ہے، پہاڑوں کو چیر دیتی ہے کانٹوں کو پھول اور زہر کو تریاق بنا دیتی ہے یہ بھی سنا ہے کہ محبت سے سمندر عبور ہوتے

Marfat.com

ہیں محبت مٹی کو سونا اور چور کو قطب بنا دیتی ہے حتیٰ کہ خدا کو بندے کی صورت میں جلوہ گر اور بندے کو خدا کی ذات میں فنا کر دیتی ہے۔ محبت سے تو کُتا بھی جنتی ہو جاتا ہے محبت موت کو حیات اور حیات کو نور عطا کرتی ہے پھر یہ بھی سنا ہے کہ محبت تو چاند کو بھی شق کر دیتی ہے محبت کے اندر لاکھوں اسرار ہیں الف کے سر کا تاج اور محبت کا ہی تو نام معراج ہے محبت نقطہ بن کر قرآن کی ابتدا ہے اور محبت بن کر انتہا ہے ؎

پہلاں الف توں لکھن وچ آوے نقطے، نقطے ''نون'' دی ذات قدیم ہووے
نقطہ شروع قرآن دیوِچ لکھیا، نظر آوے جے عقلِ سلیم ہووے
نقطے وِچ وی ہے اِک خاص نُکتہ، سمجھ آوے تے بڑی تعظیم ہووے
او دیوانیہ نکتے دی گل دَساں، الف نال مِل کے نقطہ میم ہووے

محبت سے نفرت نہ کر۔ نفرت بغض ہے حسد ہے آگ ہے اور یہی نفرت تیری ہستی کی مستی ہے ؎

چھڈ ہستی دی مستی نئیں چنگی ہوندی سچی ہووے مُحبت تے بڑی چیز اے
کُتا ولی دَا ہووے تے جائے جنّت نبیؐ پاک دی نسبت تے بڑی چیز اے
چلو منیا اللہ دَا غیر کوئی نئیں پر پیر کامل دی صورت تے بڑی چیز اے
جدھر ویکھیاں دیوانیہ یار دِسے ایسی مِلے جے جنّت بڑی تے چیز اے

محبت سے نفرت غفلت کا نام ہے اور غافل ہیجڑا ہے نامرد ہے ہیجڑے کے پیچھے نماز کب ہوتی ہے ہیجڑا صرف جان ہی نہیں ایمان بھی چھین لیتا ہے بابا دیوان چشتیؒ

Marfat.com

فرماتے ہیں۔

بَد یار نالوں بد مار چنگا ، ہُندا سچ، فقیر جو کہے جاندا اے
بَد مارجے لَوے تے جان لیندا، بد یار ایمان وی لَے جاندا اے
خطرناک شیطان جو وار کردا، ہووے کوئی فقیر تے سہے جاندا اے
اود یوانیہ مَرد جوان کیہ اے، جیہڑا نفس شریر توں ڈھے جاندا اے

بُرے دوست سے بچ خواہ وہ قرآن کا حافظ ہی کیوں نہ ہو۔ بُرے کی دوستی دوزخ میں لے جاتی ہے۔ مولا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

آیت:۔ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝

ترجمہ:۔ مت کہا مان اس شخص کا جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کیا اور پیروی کی اس نے اپنی خواہش نفس کی اور کام ہے اس کا حد سے باہر ہونے کا۔

یا اللہ میرے دل میں وہ محبت وہ نور بھر دے جس نے طور کو جلا دیا تھا مجھے وہ دل عطا فرما جو تیرا عرش بن جائے وہ دل جو کعبہ میں جا کر مکینِ کعبہ کو دیکھے یا اللہ مجھے شیطان کی آنکھ نہ دے رحمان کی آنکھ عطا فرما تا کہ تیرا دیدار کر سکوں میری فانی آنکھ تو فانی ہی کو دیکھ سکتی ہے یا اللہ چشمِ بصیرت عطا فرما دے میں جدھر دیکھوں بس تُو ہی نظر آئے وہ شمس تبریز کی آنکھ جیسے کہ وہ فرماتے ہیں۔

بچشم عاشقاں غیر از خدا ہیچ
زمین و آتش آب و ہوا ہیچ

Marfat.com

سوز سے خالی ہے دل درد سے بیدار نہیں
پھر نہ ہو کیسے کہ تُو قابلِ دیدار نہیں
کون کہتا ہے کہ میں طالبِ دیدار نہیں
وہ مجھے دیکھنے آئیں میں طلب گار نہیں
تیر آتے ہیں کماں مجھ کو نظر آتی نہیں
کوئی اُس شوخ سا عالم میں کماں دار نہیں
دل میں رہتے ہیں مرے ہے یہ خُدا کا احساں
دیکھنا اُن کا تو منت کشِ اغیار نہیں
اور گُلشن ہیں جہاں پھُول بھی ہیں خار بھی ہیں
یہ وہ گُلشن ہے جہاں پھُول تو ہیں خار نہیں
آج ہر ذرّہ نظر آتا ہے سرمستِ اَنا
کوئی منصور تو اس وقت سرِ دار نہیں
لُطف نظروں کا ہے نظروں سے ملا کر پینا
بزم میں تیری کوئی مجھ سا تو مے خوار نہیں
اس قدر ذوقِ طلب بڑھتا چلا جاتا ہے
دشتِ پُر خار میں بھی آتا نظر خار نہیں
اِس گذرگاہ سے گذرا ہے کوئی مستِ خرام
کوئی اس منزلِ جاناں میں خبردار نہیں
کون پاتا ہے نظامی تیری منزل کا نشاں
کوئی رہبر نہیں، راہی نہیں، رہوار نہیں

سچی فقری

جے نہ پیری فقیری دا علم ہووے جھنڈا ایویں بنیرے تے گڈی دائیں
شرع نبی وی نام تمیز دا اے مندا بول زبان چوں کڈھی دائیں
ولی اللہ نوں سمجھ کے غیر اللہ کفر نال ایمان نوں وڈھی دائیں
اودیوانیہ ہتھاں چہ ہتھ دے کے بھانویں جان جاوے یار چھڈی دائیں

آیت:۔ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ کُوْ نُوْ مَعَ الصَّادِ قِیْنِ ٥

ترجمہ:۔اے ایمان والو! سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

شرح

فقیر وہ ہے جس کو حقائق الٰہیہ اور حقائق کونیہ کا علم ہو اور یہ بھی جانے کہ یہ حقائق حضرت انسان سے الگ نہیں اور انسان اِن تمام حقائق کا جامع ہے نہ اس سے عرش و کرسی باہر نہ انسانہ لوح قلم جُدا ہیں اور نہ مکان ولامکان اس سے الگ ہیں۔ نہ کعبہ اللہ انسان سے دور ہے نہ مدینہ پاک حتیٰ کہ خُدا بھی انسان سے جُدا نہیں علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

لوح بھی تُو قلم بھی تُو تیرا وجود الکتاب

غور فرمایئے آپ کو خواب آتا ہے کہ آپ خواب میں کعبۃ اللہ چلے گئے طواف کیا پھر

Marfat.com

مدینہ پاک جا کر جالیوں کو چُوما بڑی نُورانی اور رُوحانی خوابیں آئیں ذرا سوچئے کہ جو کچھ آپ نے خواب میں دیکھا کیا آپ سے الگ ہے جب آپ اپنی چارپائی سے اُٹھے بیدار ہوئے تو آپ کو پتہ چلا کہ میں کعبۃ اللہ یا مدینہ منورہ نہیں گیا اپنی چارپائی پہ ہی تھا گھر والوں نے مجھے چارپائی پر ہی دیکھا بات دراصل یہ ہے کہ یہ تمام تیری مثالی صورتیں ہیں تیرا ہی خیال ہے جو تیری صورت میں اِس قسم کی تصویریں بناتا ہے خیال کا کام ہی تصویریں بنانا ہے خیال کعبۃ اللہ کی تصویر بن کر زیارت کراتا ہے اسی طرح خُدا کی صورت بن کر دیدار کرادیا آپ چارپائی سے کہیں نہیں گئے اور خیال نے آپ کو خُدا کا دیدار کرادیا معلوم ہوا کہ کعبۃ اللہ نہ آپ سے الگ ہے نہ مدینہ پاک آپ سے جُدا ہے نہ خُدا آپ سے الگ ہے یہ تمام مرتبے حضرت انسان ہی کے ہیں جو اِس پر کُھل جاتے ہیں۔

جناں شَیاں دا توں خوایاں ہویاں سب تیرے وچ آیاں
فقر غنا تیرے وچ وسدا وچے نور صفایاں

حضرت بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

ہو عرش و کرسی لوح و قلم ہو یا لامکاں
سارے جہاں یہ مجھ میں ہیں ایسا جہاں ہوں میں

یاد رکھو! کیا ہم میں وہ لوگ موجود ہیں جن پر یہ مرتبے کُھلے ہوں جو اِن مرتبوں پر پہنچے ہوں یا اِن مرتبوں کو حاصل کیا ہو وہی اولیا اللہ ہیں۔

معلوم ہوا حضرت انسان سے کوئی شے باہر نہیں اللہ کے حبیب محمد ﷺ کا فرمان ہے

Marfat.com

قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ مومنوں کے دلوں میں رہتا ہے۔

رومیؒ اِس مقام پر کیا عجیب انداز میں ارشاد فرماتے ہیں۔

عقل ایں جا ساکت آمد یا مُضِل　　یا کہ در دل اوست یا خود اوست دِل

ترجمہ:۔ عقل اِس مقام پر حیران و پریشان ہے کہ دل میں یار ہے یا کہ دل خود ہی یار ہے۔

مکے جاویں پھر ٹر آویں جا کے گنگا غوطے کھاویں
کیوں دل دریائیں ٹھل دا فیر وکھ ماہی گھر مل دا

اِس حضرت انسان کی کیا بات ہے جب اِس پر اپنے مقام کُھلتے ہیں تو کبھی انا الحق کہہ اُٹھتا ہے کبھی سُبحانی مَا اَعظم شانی اور کبھی لیس فی جُبتی اِلا اللہ پکار اُٹھتا ہے یاد رکھنے کی بات ہے کہ انا الحق تو کہہ اٹھتا ہے مگر اَنا رسول اللہ کسی نے نہیں کہا یہ ادب کا مقام ہے اور سمجھنا چاہئے کہ جس طرح حضورؐ پر اُن کی حقیقت کا انکشاف ہوا ہے کسی پر نہیں ہوا آپ خاتم النبیین ہیں یعنی آپ حق تبارک کی تمام صفات وکمالات اور ذات کے مظہر کامل ہیں حضرت بابا دیوان چشتی اِس مقام پر فرماتے ہیں۔

وہی وہی ہے یہ مانا لیکن کوئی تجھ سا کہیں نہیں ہے
زمانہ یوں تو حسین ہے لیکن کوئی بھی تجھ سا حسیں نہیں ہے
سُبحَانَ اللّٰہ مَا اَجمَلَکَ مَا اَحسَنَکَ مَا اَکمَلَکَ
کھتے مہر علی کھتے تیری ثناء گُستاخ اکھیاں کتھے جا لڑیاں

اللہ تعالیٰ نے ایک پر ایک کو فضیلت دے رکھی ہے خبردار میرے محبوب کی آواز سے اگر آواز اونچی ہوگئی تو تمام نیکیاں ضائع کردی جائیں گی اور تمھیں پتہ بھی نہیں چلے گا۔

Marfat.com

حقیقت ایک ہے ہر شے کی خاکی ہو کہ نوری ہو
لہو خورشید کا ٹپکے اگر ذرے کا دِل چیریں

مگر اِس کے ساتھ ساتھ حِفظ مراتب کا خیال رکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد　　گر حفظِ مراتب نہ کُنی زندیقی

گویا ایک آنکھ سے حقیقت کو دیکھو اور دوسری آنکھ حفظ مراتب پر ہو حضرت بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

صورت دوہاں دی لکھن وچ اک بھاویں شیر کدے وی شیر نئیں ہوسکدا
روپ لکھ فقیری دا پیا دھارے باغی شرع دا پیر نئیں ہو سکدا

مگر یہ تمام حقائق بغیر کسی مرشد کامل کے سمجھ میں نہیں آسکتے اگر تُو حقیقت شناس ہونا چاہتا ہے تو کسی مردِ حق مرشدِ کامل کے دامن سے لگ جا ایک دن ضرور آئے گا کہ تیری زبان سے بے ساختہ نکل اٹھے گا۔

اوہ دیوانیہ ہتھاں وچ ہتھ دے کے بھاویں جان جاوے یار چھڈی دا نئیں

میرے مرشد بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

اَج کل سُہانیاں ہَین راتاں ، دِن بڑے ای کیف و سُرور دے نے
کامِل پیشوا دی مَست نظر وِچوں ، مینوں نظر آوَندے جلوے طُور دے نے
مَیں تے کُجھ وی نئیں میرا کُجھ وی نئیں ، سب میرے تے کرم حضُور دے نے
نُور و نُور دیوانیہ قلب میرا ، قلم نُور دا اے حرف نُور دے نے

❁ ❁ ❁

مکان ولامکان

جیوں حرف سیاہی توں وکھ ناہیں ، لامکان مکان توں دُور نیوّں
نیوں بحرتوں لہر جُدا کدھرے ،رُوح جسم تے جان توں دُور نیوّں
صُورت نیوّں الگ بے صُورتی توں ، بے نشان ،نشان تو دور نیوّں
تینوں وھم دیوانیہ دُور کیتا ، رب کسے انسان توں دُور نیوّں

حدیثِ قدسی:۔ اَلْاِ نْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ

ترجمہ:۔انسان میرا بھید ہے اور میں انسان کا بھید ہوں۔

شرح

انسان کو صرف مٹی کا پتلا سمجھنا شیطان کا عقیدہ ہے کیونکہ شیطان نے کہا تھا کہ آدم کو مٹی سے پیدا کیا اور مجھے آگ سے دیکھنے کو تو مٹی کا پتلا ہے مگر حقیقت میں جامع جمیع مراتب ہے جب ہی تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ انسان وہ کتاب ہے جس کے حرفوں سے چھپی ہوئی چیزیں ظاہر ہوتی ہیں ۔ذات باری تعالیٰ نے فرمایا اپنی کتاب پڑھ۔(اِقْرَاءْ کِتَابَکَ کَفٰی بِنَفْسِکَ) تیرے لئے یہی کافی ہے میں نے تمہارے سامنے تمہاری کتاب رکھ دی ہے اگر تم اِسے پڑھو گے تو ایک دن آئے گا کہ تمہارے

Marfat.com

لیے کوئی خوف نہیں رہے گا۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ خبردار میرے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے۔ اور نہ کوئی ڈر گویا جن کو علمٌ من الکتاب ہے۔ اُن سے کوئی شے چھپی نہیں رہتی اُن پر ہر چیز کا سر کھل جاتا ہے اپنی کتاب کا علم جانوں سے پھوٹتا ہے۔ حق تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ۔ رحمٰن نے قرآن سکھا دیا اور فرمایا۔ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن۔ یہ علم کیا ہے۔ انسان جن مراتب کا جامع ہے وہ احدیت وحدت۔ وحدیت رُوح مثال جسم ہیں اِن مرتبوں کا علم رکھنے والا ہی عارف ہے قسمت سے کوئی عارف وکامل مراتب نزول سمجھا دے تو بات بن جائے وگرنہ اپنے آپ کو مٹی کا بُت ہی سمجھتا رہے گا جو شیطان کا عقیدہ ہے۔ تو یہ بات اچھی طرح سے سمجھ لو کہ جب حق تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب کو پڑھنا چاہا ''کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیاً فَاَحْبَبْتُ عَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ'' یعنی حُب ذاتی کا تقاضہ ہوا کہ پہچانا جاؤں تو اپنی کتاب پڑھتا ہوا حضرت انسان تک پہنچا تو فرمایا یہ تو میرے ہی ظہور کا آخری مرتبہ ہے۔

بابا دیوان چشتی صاحب اس مقام پر کیا عجب منظر پیش فرماتے ہیں۔

اونہے آسے پاسے ویکھیا تے اندر باہر ٹولیا
اونہے کلیاں بیٹھ کتاب دا ہر ورقہ ورقہ پھولیا
اونہے اول آخر تکیا اونہے باطن ظاہر پچھانیا
میرا کدھرے کوئی وی غیر نئیں اونہے اپنے آپ نوں جانیا

Marfat.com

ہے۔جب انسان اپنی کتاب پڑھتا ہے تو انا الحق کہہ اٹھتا ہے۔سُبْحَانِیْ مَااَعْظَمَ شَانِیْ اور لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ اِلَّااللّٰہ کہہ اُٹھتا ہے۔یہ اپنی کتاب عشق ومحبت کی وہ کتاب ہے کہ اس کو چھٹی نہ ہوئی جس کو سبق یاد ہوا میرے باباجی نے اپنے مرشد حضرت ابوالحقائق نظامی رحمتہ اللہ علیہ سے اِس کتاب کا سبق پڑھا اور خوب یاد ہو گیا تو فرمایا۔

مکھ دیکھ سوہنا دلبرا اے ،اج دل پیا سجدے کردا اے
میری ہستی مٹ دی جاندی اے ،میرے سامنے یار دا چہرا اے
ہر پاسے صورت دلبر دی میں تے ویکھیا چار چوفیرا اے
تن جان امانت ماہی ۔ہن میں وچ نہ کجھ میرا اے

پھر فرماتے ہیں۔

کسے مَست اَلست نے تکیا اِی مستی روزِ اَلست دی چڑھی ہوئی اے
میرے سامنے طور دے بَین جلوے ،میری اَکھ محبوب نال لڑی ہوئی اے
مَینوں حشر تے نشر دا خوف کوئی نئیں ،گنّی گھٹ کے سیّد دی پھڑی ہوئی اے
مُلّاں پڑھن دیوانیہ پوتھیاں نُوں ،مَین تے اَکھ فقیر دی پڑھی ہوئی اے

❁❁❁

Marfat.com

نگاہِ عشق سے زندہ ہیں بس شرابی ہیں
تیری نگاہ کے مارے کبھی مرے بھی ہیں
تیری اداؤں پہ آئینہ دار مرتے ہیں
جمالِ یار تیرے پردہ دار ہم بھی ہیں
گذر گئے ہیں کئی اور گذرنے والے ہیں
جنابِ عشق سرِ راہ گذار ہم بھی ہیں
تُو کیا سمجھتا ہے انسان کو حضرتِ جبریلؑ
کئی مقام گذر سے تیری پرے بھی ہیں
بنائے حشر یہی ہے بنائے دیر و حرم
وہ پردہ دار بھی ہیں اور بے نقاب بھی ہیں
جہانِ دید میں آئے ہیں اس ادا سے وہ
فریب خوردہ ہے ہر آنکھ وہ فریبی ہیں
ہزار شکر نظامی پہ ہے کرم اُن کا
گنہگار ہوں میں اور وہ حسابی ہیں

Marfat.com

یکتائی

جددوہاں دی جڑ تے شاخ اِک اے پھل نال کیوں کنڈے داویرو یکھاں
پانی آپ ہے صورتاں وچ لُکیا، بھاویں لہر ویکھاں بھاویں بحر ویکھاں
اَیْنَمَا تَوَلُّوْ دی آیت پڑھ کے، کافر ہوواں جے یار دا غیر ویکھاں
ایہہ دیوانیہ کدھے نئیں ہو سکدا بحر چھڈ کے تے فانی لہر ویکھاں

آیت:۔ فَاَیْنَمَا تَوَلُّوْ فَثَمَّ وَ جْهُ اللّٰهِ

ترجمہ:۔تم جدھر بھی مُنہ پھیرو ادھر اللہ کا چہرہ ہے۔

وہی ہے جو سرِ بازار نظر آتا ہے
جدھر بھی دیکھتا ہوں یار نظر آتا ہے

(بابا دیوان چشتی)

شرح

زمین پانی سے زندہ ہے اور جسم روح سے اور پھر یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ تیری عقل تیرے نفس کی صلاح سے جو کچھ اِس زمین میں بوئے گی وہی تیرے نفس کے حصے میں آئے گا۔ اگر تُو اپنے تنِ خاکی میں حسد بغض کبر نفرت حرص وہوا اور غُصّے کا بیج بوئے گا تو

Marfat.com

کانٹے اور خاردار جھاڑیاں ہی پیدا ہوں گی اور اگر ذِکر و فکر شرم و حیا، صبر و شکر، توکل اور محبت کے بیج بوئے گا تو پُھول اور پھل ملیں گے۔ تیری زندگی کی نہر کا پانی تیرے جسدِ خاکی کو ہر لمحہ سیراب کر رہا ہے۔ جسم کا تعلق روح سے بھی ہے اور نفس سے بھی ہے روح نور ہے اور نفس خاک ہے۔ روح کی آنکھ سے دیکھنے والا ابوبکر صدیق بن گیا اور نفس کی آنکھ سے دیکھنے والا ابوجہل۔ اگر تم اس عالم ناسوت کی قید سے آزاد ہو کر دیکھو گے تو پھر حق ہی حق نظر آئے گا۔ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

بخشش والا ڈھنگ سوکھالا مرن توں پہلاں مَرلے
نہ ہوویں نہ پُچھا جاویں ہون توں توبہ کر لے

یہی حکم ہے کہ مرنے سے پہلے مرجاؤ" موتو قبل انتا موتو

اِس عنصری پنجرے سے اپنی رہائی کے لئے دعا مانگ، اے شاہینِ اقبال دیکھ عالمِ ملکوت تیری پہلی منزل ہے۔ عالمِ جسم سے گذر کر جب تُو اس منزل میں قدم رکھے گا تو فنا فِی الشّیخ کا مقام حاصل ہوگا تُو صاحب کشف و کرامات ہو کر دنیا میں مشہور و مقبول ہو جائے گا۔ مگر یہ منزل تیرا اصل مقام نہیں ملکوت سے آگے جبروت فنافی الرسُول کا مقام ہے پھر لاھوت جس کو فنا فی اللّٰہ کا مقام کہا جاتا ہے۔ حضرت رُومیؒ فرماتے ہیں کہ ان تمام مقامات میں ایک ہی حقیقت جلوہ افروز ہے۔

گر تُو ذاتِ پیر را کر دی قبُول
ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسُول

Marfat.com

اگر تجھے مُرشدِ کامل واکمل مل گیا تو پھر سمجھ لے خدا بھی مل گیا اور رسُول بھی۔ بابا دیوان چشتیؒ فرماتے ہیں۔

راہِ الفت میں ناز و ادا کی قسم، منزلوں کی قسم نقش پا کی قسم
پیرِ کامل مِلا وہ خُدا کی قسم، بس خُدا مل گیا مُصطفےٰ مِل گئے

بس یہ سمجھ لے کہ عالم اجسام یعنی ناسوت کا عالم اندھیرا ہے اور روح کا مقام روشنی ہے بس تُو اندھیرے چھوڑ اور روشنی کی طرف آ۔

جب شیخِ کامل کی توجہ اور رتصرف تیرے شامل حال ہوں گے تو پھر تجھے ہر شے حسین و جمیل نظر آئے گی تُو خطرۂ ملکوتی سے نجات حاصل کر کے حقیقی تجلیوں میں گم ہو جائے گا یہ خطرۂ رحمانی کا مقام تجھے مقامِ حیرت کی طرف لے جائے گا مگر مرشد کامل کی نگاہ ہر مقام سے تجھے بحفاظت نکال کر صاحبِ ارشاد کے مقام پر لے آئے گی پھر تیری ایک آنکھ حقیقت پر اور دوسری شریعت پر ہوگی۔ ایک طرف حق ہی حق اور دوسری طرف حفظِ مراتب یہ تیرا مقام تیری نگاہ کو برائی اور اچھائی سے بلند کر دے گا اور جب تُو کانٹے اور پھول کو ایک ہی شاخ پر دیکھے گا اور تیری نظر جڑ پر جائے گی تو بے اختیار پکار اُٹھے گا۔

جَد دُوہاں دی جڑ تے شاخ اِک اے، کنڈے نال کیوں پھل داوَیر کہندا اے
اوہنوں راز معراج دا کی دساں، جیہڑا سیاہی دا حرف نوں غیر کہندا اے
''لِیْ مَعَ اللّٰہ'' دی رمزُوں جان دانئیں، جھلاّ زمیں اَسمان دی سَیر کہندا اے
اوہنوں دَس دیوانیہ کی آکھاں، جیہڑا بحر توں وکھری لَہر کہندا اے

Marfat.com

بس دعا کر تجھے بھی وہ شیخِ کامل مل جائے جو تیری نگاہ سے ''نظر براشیا'' کے حجاب کو دور کر کے تجھے چشمِ بصیرت عطا کر دے اور تُو بھی جدھر دیکھے تجھے حق ہی حق نظر آئے۔

حضرت بابا دیوان چشتی اس مقام کو یوں بیان فرما رہے ہیں۔

تکیا کیہ نئیں ایس جہان اندر پر کِتے نیوں ماسوئی تکیا
نظر اپنی غیر نہ نظر آئی کِسے شے نوں نیوں جُدا تکیا
سونھ ربدی رب دے عارفاں نے ولی اللہ نوں ظل اِلٰہ تکیا
او دیوانیہ رومیؒ دی اکھ ہے کے ذرے ذرے وِچ خدا تکیا

پھر فرماتے ہیں۔

کلی کلی اندر رنگ و بُو میری، سارے گلشن دے وِچ بہار مَیں آں
رگِ جان توں وَدھ قریب ہو کے، عَین وصل مَیں آں تے قرار میں آں
حرف وانگ سیاہی توں ظاہر ہو کے تیرے نال سجناں ہمکنار مَیں آں
غور کر دیوانیہ ویکھ مینوں، جیہڑا نظر آوَندا تیرا یار مَیں آں

❁ ❁ ❁

Marfat.com

قرب ومعیت

حق نال مخلوق دا شرع اندر، منے جیڑا حلول اتحاد شرک اے
اپنی عقل نادان دے لگ اکھے، ہونا دین دے وچوں آزاد شرک اے
مشرک سمجھے بُتاں نوں غیر اللہ غیر اللہ کولوں استمداد شرک اے
نیوں دکھ دیوانیہ رب تیتھوں دکھ سمجھ کے رب دی یاد شرک اے

الحدیث:۔ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ ○

ترجمہ:۔ جب تم خُدا کی عبادت کرو۔ تو سمجھو کہ تم خُدا کو دیکھ رہے ہو۔

شرح

نماز روزہ حج زکوٰۃ یہ تمام ارکان اپنی جگہ مگر احسان سب سے الگ ہے احسان یہ ہے کہ ہم نے عبادت کے وقت خُدا کو دیکھنا ہے اگر حضور ﷺ نے یہ جو بیان فرمایا تو آپ نے اِس کی شرح بھی بیان فرمائی ہوگی کہ ہم عبادت کے وقت خُدا کو کیسے دیکھیں ضرور فرمایا ہوگا یہاں صرف اشارہ کافی ہے اُس کو دیکھنا ایسے ہے کہ وہ اپنے آپ میں اپنے آپ کو دیکھے یہ نہیں کہ میں دیکھوں اِس طرح نہ حلول لازم آئے گا نہ دوئی لازم آئے گی نہ غیریت جب اپنے آپ کو اپنے آپ وہ خود ہی دیکھ رہا ہے تو نہ دیکھنے والا نظر

Marfat.com

آنے والے کا غیر ہے نہ نظر آنے والا دیکھنے والے کا غیر۔ گویا دیکھنے ولا اور نظر آنے والا وہی ہے جس نے اپنا غیر پیدا ہی نہیں کیا یہ بات اچھی طرح سے جان لو کہ خُدا کا غیر اُس کو کبھی نہیں دیکھ سکتا۔ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ؎

خدا کا کہیں غیر ہو کر کسی نے کبھی رو برو اُس کو دیکھا نہیں ہے
ارے چھوڑ زاہد محبت کے دعوے سَرِ دار جانا تماشہ نہیں ہے
تو ڈھونڈے خُدا کو میں غیر خُدا کو رہے جستجو میں تو دونوں برابر
جو تو نے خُدا کو کہیں بھی نہ دیکھا تو میں نے کہیں غیر پایا نہیں ہے

اگر ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ میں خُدا کو دیکھ رہا ہوں اور اپنے آپ کو خُدا سے الگ اور خُدا کو اپنے آپ سے الگ سمجھتا ہے تو وہ مشرک ہے۔ خدا کو جب بے صورت بے حد اور بے رنگ سمجھ لیا تو پھر جب بے صورتی نظر آ ہی نہیں سکتی تو اپنے آپ کو اُس بے کنار سمندر کا ایک قطرہ سمجھ لے کیونکہ قطرہ سمندر سے الگ نہیں ہوتا نہ سمندر کو پا سکتا ہے مگر سمندر میں سما سکتا ہے۔

تو ہے محیط بیکراں میں ہوں ذرا سی آب جو
یا مجھے ہم کنار کر یا مجھے بے کنار کر

(اقبالؒ)

اے پروردگار تو مجھ میں وہ کیفیت پیدا کر دے کہ میں تجھے غیر نہ سمجھوں معلوم ہوا کہ جب قطرہ اپنے احساسات کو سمندر کی ہستی میں گم کر دیتا ہے تو عین سمندر ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

آیت:۔ فَاَیْنَمَا تَوَ لُّوْ فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

ترجمہ:۔یعنی جدھر تم منہ کرو پس خدا کا منہ ہے۔

قطرہ جس طرف منہ پھیرتا ہے سمندر ہی نظر آتا ہے حقیقت یہ ہے کہ قطرہ غوطہ زن تو پہلے ہی ہے صرف سمجھنا ہی ہے۔

قطرہ یا لہر اے یا نہر اے یا بحر اے
کیڑی چیز پانی دی جو عین اے یا غیر اے
اسماں تے صفتاں تے فعلاں دا حجاب اے
قطرہ نہ لہر اے حباب اے نہ آب اے

کوئی تمام عمر نماز پڑھتا ہے اگر اُس پر یہ مرتبہ نہیں کُھلا تو وہ نمازی اور پرہیز گار تو ہوسکتا ہے ولی نہیں ہوسکتا ارکان اسلام ادا کرنا اور بات ہے اور مقام ولایت حاصل کرنا اور بات ہے۔

نمازِ زاہداں سجدہ سجود است
نمازِ عاشقاں ترکِ و جود است

یادرکھو! کہ خُدا کا قرب کسی عمل کا نتیجہ نہیں بلکہ مسلمان ہو یا کافر سب کے ساتھ قرب برابر ہے۔مقرب خُدا کا ولی ہوتا ہے اِس مقام پر کافر یا مومن کی تمیز نہیں۔مگر یہ بات قابل غور ہے کہ کافر مقرب ضرور ہے مگر جس پر قرب کا راز کھل جائے اُس کا مقام اور ہے۔

Marfat.com

بھیکا بھوکا کوئی نہیں ہر کی گھڑی لعل
پر گرہ کھول نئیں جان دے مورکھ رہے کنگال

جن پر قرب کا راز نہیں کُھلا وہ مقرب ضرور ہیں مگر حجاب میں ہیں یعنی اپنی حقیقت سے دور ہیں، بیماری کی وجہ سے اگر کوئی چیز کڑوی لگتی ہے تو مُنہ کڑوا ہے چیز تو کڑوی نہیں کفر و شِرک ایک بیماری ہے جو قرب کو محسوس نہیں کرتی قطرہ اپنے آپ کو سمندر کا عین بھی سمجھ سکتا ہے اور غیر بھی تو سمجھ لو اگر اپنے آپ کو سمند کا عین سمجھ کر مستغرق ہو گیا تو ولی ہوا اور اگر غیر سمجھا تو کافر۔ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

سب فرق تے فاصلے ہین میرے، میرے واسطے نیڑے تے دُور بنیا
عکس یار دا قلب دے وِچ آ کے ، یارو علِم عِرفان دا نُور بنیا
میرے واسطے جنّت دے وِچ آپے ، جلوہ یار دا حُور قصُور بنیا
او دیوانیہ یار دی دید ہوگئی ، ویکھ دِل میرا رشکِ طُور بنیا

پھر فرماتے ہیں۔

کیہ دسنا ایں حال تے قال مینوں، مینوں حال تے قال دا غم کوئی نئیں
مِلے اوہ جو میرے توں دَکھ ہووے، مینوں ہجر وصال دا غم کوئی نئیں
صاحبِ حال دے حال وِچ گُم ہو کے اپنے حال احوال دا غم کوئی نئیں
او دیوانیہ ہون توں بَری ہو کے تے عروج زوال دا غم کوئی نئیں

Marfat.com

مقام ولایت

ولی وانگ دریا دے پاک ہندا، صاف جنس نوں چھج وچ چھٹی دانئیں
نالِ پیار دے قولِ اقرار کرکے، منہ موڑی دانئیں یاسہ وٹی دانئیں
غیرت والیاں وانگ بے غیرتاں دے مونہوں تھک کے کدے وی چٹی دانئیں
او دیوانیہ ہتھاں وچ ہتھ دے کے بھاویں جان جاوے پچھاں ہٹی دانئیں

آیت:۔ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ یُخْرِ جُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

(سورۃ بقرہ آیت نمبر 257)

ترجمہ:۔ اللہ دوست رکھتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے۔ نکالتا ہے اُن کو اندھیروں سے طرف روشنی کے۔

حدیثِ پاک کا مفہوم ہے تو اندھیروں میں سویا ہوا ہے ذرا بیدار ہو آسمانِ معرفت کی طرف دیکھ میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں ان کی روشنی سے ہی تو روشن ضمیر بنے گا۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

ایہہ منیا مقدس کعبے دا غلاف اے
پر کعبہ وی تے ولیاں دا کردہ طواف اے

Marfat.com

شرح

کانٹے دار بے پھل درخت کی طرح اس جہان میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کو حق تعالیٰ نے امام باطل فرمایا اور میٹھے پھل دار درخت کو امام حق کہا ہے وہ اللہ کے ولی ہیں۔

ولی اللہ دریا کے پانی کی طرح پاک ہیں۔ جن کے سینے معرفت الٰہی کے نور سے روشن اور دل عشق رسول ﷺ سے منور ہیں۔ جن کی گفتگو سے دل بیدار اور آنکھوں کو روشنی ملتی ہے۔ جن کے در پر کھڑے بادشاہ بھیک مانگتے ہیں اور جن کی دید سے اللہ کا دیدار ہوتا ہے۔ ایسے روشن ضمیر جو خدا کے نور سے دیکھتے ہیں خدا کے کانوں سے سنتے ہیں۔ خدا کے پاؤں سے چلتے ہیں خدا کے ہاتھوں سے پکڑتے ہیں۔ جن کے ہاتھ میں وقت کی مہار ہے وہ چاہیں تو بارہ برس کی ڈوبی بیڑی کو نکال دیں اور چور کو قطب بنا دیں وہ خدا سے ایسے قریب ہیں جیسے سیاہی کے قریب حرف یا بحر کے قریب لہر وہ خدا کی ذات کا سایہ ہیں وہ اسیر زلف رسول ﷺ اور خدا کے ایسے مقبول ہیں۔ کہ جن کی گفتار سے دل بیدار ہوتے ہیں۔ وہ شریعت کے رہبر طریقت کے شہباز حقیقت کے امام اور معرفت کے سردار ہیں۔ جیسے کہ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

ولی ہندے علم شریعت دے محرم، طریقت دے محرم حقیقت دے محرم
محبت تے الفت عقیدت دے محرم، مُریداں دی ہر ایک نیت دے محرم
نہ اگ مٹی پانی ہوا ویکھدے نے
اوہ جس پاسے ویکھن خدا ویکھدے نے

Marfat.com

مگر عنصری پنجرے میں بند ہو جانے والے یہ نہیں جانتے کہ اس پنجرے میں کوئی اور بولتا ہے۔ اور اُس کے بغیر ان کا وجود کچھ بھی نہیں نادان یہ بھی نہیں جانتے کہ روح جسے نور محمدی کہا جاتا ہے۔ وہی ان کی جان ہے۔ بلکہ جان کی بھی جان ہے۔ اپنی حقیقت سے غافل انسان اس اقرار کو بھی بھول گیا ہے جو عالم لاہوت میں ذات حق سے کر کے آیا ہے۔ یاد کر کیا تو نے نہیں کہا تھا "ہاں تو میرا رب ہے" کیا تو نے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کی آواز نہیں سنی تھی۔ ہاں وہی آواز جو کوہ طور پر حضرت موسیٰؑ نے نار نور اور شجر سے سنی اور مان لیا کہ "ہاں تُو میرا اللہ ہے ہاں تو میرا رب ہے"۔ پھر وہی آواز صحابہ کرام قرآن کی صورت میں اللہ کے محبوب کی زبان اقدس سے سنتے رہے۔

لب ہلن حضورؐ دے رب بولے، تے زبان قرآن وچ فرق کیہ اے
جد ہتھ حضورؐ دے ہتھ رب دے، بے نشان، نشان وچ فرق کیہ اے
وحیہ کلبیؓ دا روپ جبرائیل دھارے، لامکان مکان وچ فرق کیہ اے
غور کر دیوانیہ دس مینوں، ایس جسم تے جان وچ فرق کیہ اے

دیکھئے حضرت مولینا جلال الدین رومی رحمتہ اللہ بھی یہی فرما رہے ہیں۔

گرچہ قرآن ازلب پیغمبر است
ہر کہ گوید حق نہ گفت او کافر است

امام باطل کون ہیں؟ وہ انسان کے روپ میں شیطان سراپا حیوان جو اندھیروں میں گم ہیں۔ اور اندھیروں سے اور اندھیروں میں لے جانے والے بصیرت کے اندھے

Marfat.com

حقیقت سے دور شریعت کے باغی اور معرفتِ الٰہی سے محروم، سیاہ دل لوگ ہیں۔ دولت کے حریص شہرت کے بھوکے، زر کے پجاری اور نفس کے غلام ہیں۔ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

خدا دی محبت نہ الفت دے بھکے، ایہہ زر دے پجاری ایہہ دولت دے بھکے
عزت دے بھکے ایہہ شہرت دے بھکے، میریداں دی اَنی عقیدت دے بھکے

جیویں یارو باندر پئے نقلاں اُتارن
ایہہ کم بخت پئے روپ ولیاں دا دھارن

یہ ازل ہی سے پلید اور نجس ہیں شریعت کی رو سے یہ ناپاک ہیں ان سے دور رہنے کا حکم ہے۔ یہ اپنے خیالی خدا کی پوجا کرنے والے تجھے بھی خدا سے دور کر دیں گے۔ یہ بڑے عیار ہیں مکار ہیں رہزن ہیں لیٹرے ہیں یہ ولیوں کا روپ دھار کر تیری جیب پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔

ذرا خضرؑ دے وانگ صورت بنا کے، والاں نوں وا کے تے ٹوپی سجا کے
حق اللہ ہو دیاں ضرباں وی لا کے، بڑا شور پا کے تے سرنوں ہلا کے

ایہہ وِچکار بیندے نے بن کے قلندر
ویکھو کیویں روٹی کماوندے مچھندر

❁❁❁

Marfat.com

حقیقتِ انسانیہ

پتہ لگدا ای صاف معنیاں دا جیویں لفظاں دیوچ بیان ہو کے
اینج رہن والا وچ پردیاں دے ظاہر ہو یا ای جان دی جان ہو کے
جیویں رہندی اے سجناں روح تیری بدن وچ تیرے لامکان ہو کے
رب ہو یا دیوانیہ آپ ظاہر دیکھ صورت دے وچ انسان ہو کے

آیت:۔وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ الرُّوْحِیْ فَقَعُوْ لَهٗ سٰجِدِيْنَ

ترجمہ:۔اور جب میں اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اِسکے آگے سجدے میں جھک جانا۔

شرح

جو چیز کسی چیز کے ہونے سے ہو اور نہ ہونے سے نہ رہے وہ الگ نہیں ہوسکتی جیسے کہ لہر بحر کے ہونے سے ہے۔بحر کے بغیر لہر کچھ نہیں حضرت بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

جہڑی چیز کسے توں بغیر کجھ ہندی نہیں ،بحر توں بغیر جیویں لہر کجھ ہندی نئیں
اوہ وکھریاں ہون دائیں دعوٰی کر سکدی ،آپے جی سکدی نئیں آپے مر سکدی
کر کے جُدا دس دھاگے کولوں گنڈھ نوں، برف توں پانی نوں تے مٹھے کوکھنڈ نوں
کدے جُدا نئیں توں ہُندا اوس ماہی توں بھلا کیویں دور ہووے حرف سیاہی توں

Marfat.com

کسی چیز کا کسی کے علم میں نہ ہونا اِس بات کا ہرگز ثبوت نہیں کہ وہ چیز موجود نہیں وہ چیز تو موجود ہے مگر میرے حواس وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔

آیت:۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ o

یعنی ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ تیرے حواس تیرا ادراک تیری عقل مجھے پا نہیں سکتی مگر میں تمہیں پا سکتا ہوں۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

تیرے وچ دس کون سن داتے بولدا۔اُتاں ول تکنا ایں خود نوں نئیں ٹولدا انیاں مثال تیری بالکل اکھ دی۔سب نوں تے ویکھ دی اے خود نوں نئیں تکدی

جو چیز کسی کے سہارے قائم ہو اُسے عرض کہتے ہیں۔اور جو چیز بغیر کسی کے سہارے قائم ہو اُسے جوہر کہا جاتا ہے۔روح سے تمام کائنات قائم ہے روح جوہر ہے اور تمام کائنات عرض ہے اور روح حضور کے نور کو ہی کہا جاتا ہے میرے مرشد بابا دیوان چشتی فرما رہے ہیں۔

نبی دا جہان وچ نُور ساڈی جان ایں ،قسم خُدا دی نال جان دے جہان ایں ٹکڑاں نہ مارا یویں رب ای تیری جان وچ ،شک والی گل نیوں پڑھ لے قرآن وچ

ارشاد باری تعالیٰ:۔وَ فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

ترجمہ:۔میں تمہاری جانوں میں ہوں مگر تم نہیں دیکھتے۔

میرے محسوسات روح سے قائم ہیں روح میرے محسوس سے قائم نہیں میرا دیکھنا روح

سے قائم ہے میں روح کو کیسے دیکھ سکتا ہوں روح کی تعریف ہی یہ ہے کہ روح کے لئے دوری اور نزدیکی کچھ نہیں اور روح مخلوق ہے جو حضور کے نور کا دوسرا نام ہے بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

رب رگِ جان توں قریب تینوں یاد نئیں ۔ تیرے نال رب دا حلول اتحاد نئیں

دس کِنا فاصلہ ای تیرا تیری جان وچ ۔ شک والی گل نیوں پڑھ لے قرآن وچ

روح مخلوق بھی ہے لامکان بھی حضور کا نور بھی ہے اور بے حد بھی ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خُدا بھی بے حد اور حضورؐ کا نور بھی بے حد یہ دو بے حد کیسے ہو گئے رومیؒ اِس کا جواب دیتے ہیں۔

حق جان است و جہاں چوں کالبد ۔ کالبد از جان پذیرد نیک و بد

ترجمہ:۔ حق جان ہے اور جہاں ڈھانچے کی مانند ہے اور ڈھانچہ ہر برائی اور اچھائی جان سے ہی قبول کرتا ہے۔

تصرف روح کرتی ہے بدن میں لامکاں ہو کر

وہ رہتے ہیں جہاں اس طرح سے جانِ جاں ہو کر

(سید ابوالحقائق نظامی)

روح ہمارے بدن میں ایسے نہیں سمائی ہوئی جیسے برتن میں پانی ہوتا ہے اگر یہ ایسا جان لیا جائے تو روح حد میں ہو جائے گی بلکہ ہم میں ایسے ہے جیسے حرف میں سیاہی اب دیکھنا یہ ہے حرف کیا ہے اور سیاہی کیا ہے یہ حرف اور نہیں اور سیاہی اور نہیں۔

Marfat.com

کسی لباس میں ظاہر وہ رنگ و بو کرتے
ظہور کرتے تو کیسے وہ بے نمو کرتے

(سید ابوالحقائق نظامی)

کائنات کی صورت بے صورتی سے ظہور میں آئی ہے روح ایک ناپید کنار سمندر ہے اور ہم لہریں اور بُلبلے ہیں جو بھی لہر اٹھتی ہے ایک صورت اختیار کرتی ہے احدیت کے سمندر میں وحدت وہ لہر ہے۔

پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

دَسے صورت راہ بے صورت دا واہ راہ کیہ عین حقیقت دا
ایتھے کم نئیں بے سوجت دا کوئی ورلیاں موتی لے تریاں

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

جلوہ گر ہندا جے نہ وچ صورت، غماں والے غمخوار نہ ویکھ سکدے
جھاتی پا کے اپنے قلب اندر، دل والے دِلدار نہ ویکھ سکدے
جا کے طُور تے یارو کلیمؑ اللہ، جلوہ ربّ غفار نہ ویکھ سکدے
یارِ غارؓ دیوانیہ غار اندر، جا کے ربی انوار نہ ویکھ سکدے

❁❁❁

Marfat.com

قرآنِ ناطق

چھڈ یار تُوں میتھوں کی پُچھنا ایں میرے سوہنے محبوب دی شان کیہ اے
اوہدے پَیراں دی خاک توں وارویواں، میرا جسم کیہ اے میری جان کیہ اے
صدقے حُسن جماں توں لکھ واری، میرا دین کیہ اے تے ایمان کیہ اے
او دیوانیہ سارا قرآن پڑھ کے، پتہ لگا نئیں تینوں قرآن کیہ اے

آیت:۔ وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الھوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی

ترجمہ:۔ میرا محبوب اپنی خواہش سے نہیں بولتا مگر جو خدا کی طرف سے وحی کی جائے۔

شرح

یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ اے جبرائیل جا میرے محبوب کی بارگاہ میں نہائت ادب سے عرض کر" وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی " جسے خدا یہ الفاظ کہے وہ جو چاہے کرے خُدا کا محبوب ہوا جس کو خود خدا نے محبوب بنایا ہو بھلا کوئی کمی چھوڑی ہو گی۔ حضورؐ کے جسم اطہر پر کبھی مکھی نہ بیٹھی حضورؐ جیسے آگے دیکھتے پیچھے بھی اِسی طرح دیکھتے حضورؐ پیدائشی ناف بُریدہ اور ختنہ شدہ تھے۔ حضور کھانا کھائیں نور بنے اور ہم کھانا کھائیں تو فضلہ بنے۔ حضورؐ اگر کسی کو نماز کی حالت میں بلائیں تو نماز نہ ٹوٹے ہم بلائیں تو نماز ٹوٹ جائے یہ تمام اوصاف فوق البشر حضور میں موجود تھے اور جب ہم

Marfat.com

سے اٹھ کر سدرہ کے پار تشریف لے گئے تو پھر بھی کوئی آپ کے مقام کو نہ سمجھے تو پھر حضرت بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

ہتھ نبی دا ہتھ خُدا دا اے، اہدے وچ تاویل دی لوڑ کیہ اے
لی مع اللہ دی رمزنُوں سمجھ کے تے یارا فیر تفصیل دی لوڑ کیہ اے
نور وچ بشریت نہ چُھپ سکیا فیر دس قندیل دی لوڑ کیہ اے
جتھے نئیں دیوانیہ جہت کوئی اوتھے دس جبریل دی لوڑ کیہ اے

میں جو کچھ بھی بیان کروں لفظوں اور حرفوں میں ہوگا مگر حق تعالیٰ فرما رہے ہیں۔

''فَاَوْحیٰ اِلیٰ عَبْدِہٖ مَآ اَوْحیٰ'' ترجمہ:۔ میرے محبوب کا تو یہ مرتبہ ہے کہ وہاں کوئی حرف نہیں کوئی لفظ نہیں کوئی بولی نہیں بس میں جانوں یا میرا محبوب جانے۔

اُٹھے جو قصرِ دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی یہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے

ایک حسین نے اپنے سامنے آئینہ رکھ لیا اور اپنے آپ کو بنانا سنوارنا شروع کر دیا جب بن سنور کر اس آئینہ میں پوری طرح اپنا مشاہدہ کیا پھر جس طرح کوئی بنے سنورے اُس میں نظر آتا ہے آئینہ اپنی طرف سے کچھ بھی داخل نہیں کرتا لب ہلائے اُس میں نظر آتا ہے ہاتھ ہلائے اُس میں نظر آتا ہے کوئی بھی ادا ہو اُس آئینہ میں نظر آتی ہے۔

رب اپنا آپ معشوق بن کے آپے رکھدا شوق دیدار دا اے
کتے وچ قرآن ''وَالَیل'' دس کے آپ یار دی زلف سنوار دا اے
ہو جا ہور نیڑے، نیڑے ہور، ہو جا، دس رب کس نوں واجاں مار دا اے
ہتھ رکھ دیوانیہ شانیاں تے رب گلے مل کے سینہ ٹھار دا اے

آئینے میں وہی کچھ ہوتا ہے جو دیکھنے والا کرتا ہے آئینۂ وحدت خُدا کی دید کا وہ مرتبہ ہے جہاں خود خدا اپنی تمام صفات اور ذات کے ساتھ متجلی ہے اور خود ہی اپنا جلوہ دیکھ کر کہہ رہا ہے ۔

توں پچھ لے یارِ غارؓ نوں کڈے مست رسیلے نین
اوہ دل خُدا نال جوڑ دے اوہدے دو ابرو قوسین
اوہدے قدماں اُتے ڈِگ پئے سب کعبے دے اصنام
سب حمد ہے جس دے واسطے اوہدا پاک محمدؐ نام

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ۔

لب ہلن حضور دے رب بولے تے زبان قرآن وچ فرق کیہ اے
جد ہتھ حضورؐ دے ہتھ رب دے بے نشان نشان وچ فرق کیہ اے
دحیہ کلبیؓ دا روپ جبریل دھارے لا مکان مکان وچ فرق کیہ اے
غور کر دیوانیہ دس مینوں ایس جسم تے جان وچ فرق کیہ اے

رومیؒ نے فرمایا ۔

گر چہ قرآں از لب پیغمبر است
ہر کہ گوید حق نہ گفت او کافر است

زبان حضور کی حرکت فرمائے ہونٹ حضور کے جنبش فرمائیں آواز حضور کی عربی زبان حضور کی پھر کہو قرآن کی حقیقت کیا ہے ۔

اود یوانیہ سارا قرآن پڑھ کے پتہ لگائیں تینوں قرآن کیہ اے

Marfat.com

بحضورِ گنج شکرؒ

کہہ رہا ہے سماں جشنِ کون و مکاں　　مانگ لو مانگ لو عاصیو مانگ لو

آج پیرِ مُغاں ہیں بڑے مہربان　　مانگ لو مانگ لو عاصیو مانگ لو

ہے کرم جوش پر کیسی رنگیں فضا　　آپ نے جو کہا بس وہ ہو کے رہا

لوحِ محفوظ ہے آپ کی بس زبان　　مانگ لو مانگ لو عاصیو مانگ لو

آج دُولہا بنے خواجہ گنج شکرؒ　　دیکھو دیکھو ہے ان کا کرم جوش پر

آپ ہیں جانِ جاں آپ روحِ رَواں　　مانگ لو مانگ لو عاصیو مانگ لو

جو نہاں ہے حقیقت وہی ہے عیاں　　ذرّہ ذرّہ ہے اس بے نشاں کا نشاں

وجد میں ہے زمین رقص میں آسماں　　مانگ لو مانگ لو عاصیو مانگ لو

خواجہ خواجگان خواجہ گنجِ شکرؒ　　خواجہ شاہِ سلیمانؒ و شمس و قمرؒ

آج ہیں موج پر خواجہ فخرِ جہاںؒ　　مانگ لو مانگ لو عاصیو مانگ لو

وہ تو ستار ہیں وہ تو غفار ہیں　　میں ہوں عاجزؔ نظامی وہ مختار ہیں

سج گیا آج ولیوں سے ہے آستاں　　مانگ لو مانگ لو عاصیو مانگ لو

ابوالفیضان عاجزؔ نظامی

Marfat.com

لفظ اور معنی

پڑھ کے لفظ تے سمجھ کے معنیاں نوں، فیر کریں تلاوت تے مزہ آوے
ہووے سجناں قلب حضورؐ تیرا ، فیر کریں عبادت تے مزہ آوے
لکھی ہووے جو لوح محفوظ اُتے ، پڑھیں صاف عبارت تے مزہ آوے
او دیوانیہ رب دی پیروچوں، یار اکریں زیارت تے مزہ آوے

مولا کریم ارشاد فرماتے ہیں:

آیت:۔ اِقْرَاْ کِتٰبَكَ طکَفٰی بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ٥

ترجمہ:۔ پڑھ تو کتاب اپنی کافی ہے جان تیری آج کے دن اوپر تیرے حساب لینے والی

حضرت امام حسینؓ ''کتاب مراۃ العارفین'' میں فرماتے ہیں۔

فَالْاِ نْسَانُ کِتَابُ

ترجمہ:۔ پس انسان کتاب جامع ہے واسطے تمام کتابوں الٰہیہ کے۔

شرح

ہر شے کی صورت اور ہے حقیقت اور ہے کاغذ پر لفظ آگ لکھا ہو تو کاغذ جل تو نہیں جاتا اور اگر اس کے معنی کاغذ پر منکشف ہو جائیں تو وہ جل کر راکھ ہو جائے دیکھ تو اپنے آپ

Marfat.com

کو محض ایک جسم خاکی خیال کرتا ہے۔اے ابن آدم تو اپنے باپ کی حقیقت کو پہچان تجھے خدا نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے۔تو جمال وجلال کا مظہر ہے۔تو مسجود ملائک ہے تو خدا کی جلوہ گاہ ہے۔ تجھے خدا نے اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔اور تیری صورت نہایت احسن ہے تو وہ ناطق کتاب ہے کہ تجھ سے نہ عرش وکرسی باہر ہیں نہ لوح وقلم باہر ہیں۔نہ شیاطین وملائکہ باہر ہیں نہ انبیا باہر ہیں نہ خدا باہر ہے۔تو ہر حرف ہر لفظ اور ہر کلمے کا نقطہ آغاز ہے۔اگر تجھ پر تیری حقیقت کھل جائے تو تیری حضور قلب سے ادا ہوئی نماز کا ایک ہی سجدہ تیرے لئے کافی ہے۔

تو وہ ناطق کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔تجھ سے تمام علوم ظاہر ہوتے ہیں اور تو حق تعالیٰ کے تمام اسماء کا عالم ہے۔ تیری صورت جیسی ازل سے ابد تک کوئی صورت ظہور میں نہیں آئے گی۔کیونکہ تو وحدلاشریک ذات کا آئینہ ہے تو اپنے آپ کو پہچان دیکھ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

غور نال جو سنی فرشتیاں نے تیرے عشق دی اوہ رُوداد میں آں
تیرے نور دے نال ظہور کر کے کائنات دی اصل بنیاد میں آں
ظاہر ہون دے لئی ''معلوم'' بن کے،آئی لباں تے جو فریاد میں آں
میرا قلب دیوانیہ ہے شیشہ ، بس دید دے نال آباد میں آں

اے ابن آدم ہوش میں آ،ذرا آنکھ کھول بیدار ہو۔اس دنیا کی فانی وراثت تیرے کام نہیں آئے گی۔یہ تو گور وکفن تک بھی تیرا ساتھ نہ دے گی۔کسی عارف وکامل مرشد کا

Marfat.com

دامن تھام جو تجھے تیری حقیقت سے آشنا کر دے تیرے ایمان کے در کھل جائیں تجھے اپنی پہچان ہو جائے تجھے بصیرت کی آنکھ مل جائے تجھے بھی محبوب کے جلوے نظر آئیں۔

ہتھاں نال محبوبؐ دے کافراں نوں، رب روڑیاں مار دا نظر آوَندا اے
جے کر ہون ایمان دے در کھلے، جلوہ صاف دلدار دا نظر آوَندا اے
شیشہ ہووے جے قلب دا صاف یارو چہرہ یار نوں یار دا نظر آوَندا اے
اپنے اندر دیوانیہ مار جھاتی، روضہ دیکھ سرکار دا نظر آوَندا اے

تو حقائق الٰہیہ اور حقائق کونیہ کا مظہر ہے۔ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ اپنے دیوان میں فرماتے ہیں۔

تیری بیماری تیرے اندر ہے اور تو نہیں دیکھتا ہے

تیری دوا تجھ سے ہے اور تو شعور نہیں رکھتا ہے۔

تیرا خیال ہے کہ تو ایک چھوٹا سا جسم ہے۔

حالانکہ تیرے اندر عالم اکبر لپٹا ہوا ہے۔

اور تو وہ کتاب بیان کرنے والی ہے۔

کہ تیرے حرفوں سے پوشیدہ امور ظاہر ہوتے ہیں۔

اور تو وجود نفس وجود ہے۔

اور جو کچھ تیرے اندر موجود ہے بے حد ہے۔

تجھ کو باہر کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

پس جو کچھ پوشیدہ ہے تیرے اندر سے نکلے گا۔

پس یہ کتاب جو بولنے والی کتاب ہے ناطق کتاب ہے یہ کتاب تو خود ہے۔ اس کتاب کے بھی حروف مقطعات ہیں مگر اسکا سبق تجھے کوئی عارف وکامل مرشد ہی پڑھائے گا۔

ولی اللہ کولوں تے کوئی شے نہیں اولے، ولی اللہ دل دے چھپے راز کھولے
ولی اللہ تے اپنے محرم نوں ٹولے۔ اوہ جانے دی سب کجھ مونہوں کجھ نہ بولے
ولی اللہ اللہ تے اللہ ولی اے
مریداں دا کعبہ ولی دی گلی اے

Marfat.com

مکان ولا مکان

جیوں حرف سیاہی توں وکھ ناہیں ، لا مکان مکان توں دُور نیوّں
نیوں بحر توں لہر جُدا کدھرے ،رُوح جسم تے جان توں دُور نیوّں
صُورت نیوّں الگ بے صُورتی توں ، بے نشان ،نشان تو دور نیوّں
تینوں وہم دیوانیہ دُور کیتا ، رب کسے انسان توں دُور نیوّں

حدیثِ قدسی:۔ اَلْاِ نْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ

ترجمہ:۔انسان میرا بھید ہے اور میں انسان کا بھید ہوں۔

شرح

انسان کو صرف مٹی کا پتلا سمجھنا شیطان کا عقیدہ ہے کیونکہ شیطان نے کہا تھا کہ آدم کو مٹی سے پیدا کیا اور مجھے آگ سے دیکھنے کو تو مٹی کا پتلا ہے مگر حقیقت میں جامع جمیع مراتب ہے جب ہی تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ انسان وہ کتاب ہے جس کے حرفوں سے چُھپی ہوئی چیزیں ظاہر ہوتی ہیں ۔ذات باری تعالیٰ نے فرمایا اپنی کتاب پڑھ۔(اِقْرَاءْ کِتَابَکَ کَفٰی بِنَفْسِکَ) تیرے لئے یہی کافی ہے میں نے تمہارے سامنے تمہاری کتاب رکھ دی ہے اگر تم اِسے پڑھو گے تو ایک دن آئے گا کہ تمہارے

Marfat.com

لیے کوئی خوف نہیں رہے گا۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ خبردار میرے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے۔ اور نہ کوئی ڈر گویا جن کو علمْ من الکتاب ہے۔ اُن سے کوئی شے چھپی نہیں رہتی اُن پر ہر چیز کا سِر کھل جاتا ہے اپنی کتاب کا عِلم جانوں سے پھوٹتا ہے۔ حق تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ۔ رحمٰن نے قرآن سکھا دیا اور فرمایا۔ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن۔ یہ علم کیا ہے۔ انسان جن مراتب کا جامع ہے وہ احدیت وحدت۔ وحدیت رُوح مثال جِسم ہیں اِن مرتبوں کا علم رکھنے والا ہی عارف ہے قسمت سے کوئی عارف وکامل مراتب نزول سمجھا دے تو بات بن جائے وگرنہ اپنے آپ کو مٹی کا بُت ہی سمجھتا رہے گا جو شیطان کا عقیدہ ہے۔ تو یہ بات اچھی طرح سے سمجھ لو کہ جب حق تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب کو پڑھنا چاہا ''کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیاً فَاَحْبَبْتُ عَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ'' یعنی حُب ذاتی کا تقاضہ ہوا کہ پہچانا جاؤں تو اپنی کتاب پڑھتا ہوا حضرت انسان تک پہنچا تو فرمایا یہ تو میرے ہی ظہور کا آخری مرتبہ ہے۔

بابا دیوان چشتی صاحب اس مقام پر کیا عجب منظر پیش فرماتے ہیں۔

اونہے آسے پاسے ویکھیا تے اندر باہر ٹولیا
اونہے کلیاں بیٹھ کتاب دا ہر ورقہ ورقہ پھولیا
اونہے اول آخر تکیا اونہے باطن ظاہر پُچھانیا
میرا کدھرے کوئی وی غیر نئیں اونہے اپنے آپ نوں جانیا

میرے مرشد فرماتے ہیں۔

رَبِّ کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیاً خود نور وجود شہود
رکھ سامنے شیشہ علم دا اونہوں ہویا شوق نمود

گویا حق تبارک وتعالیٰ نے جب اپنی کتاب پڑھی تو فرمایا میری ہی ذات جامع جمیع صفات وکمالات ہے اور انسان کی صورت میں خود ہی جلوہ گر ہوں انسان میری جلوہ گاہ ہے اور میں جلوہ گاہ سے اپنے جلوے ملاحظہ فرما رہا ہوں حضرت پیر بُلے شاہ رحمتہ اللہ فرماتے ہیں۔

جدوں احد اِک اکلاسی نہ ظاہر کوئی تجلّی سی۔ نہ رب رسول نہ اللہ سی نہ جبّار قہّار
اج میں لکھیا سوہنا یار جس دے حُسن دا گرم بازار عشق دی نویوں نویں بہار

تو ذات نے اپنے آپ کو کریم دیکھا قہار دیکھا رحمٰن دیکھا رحیم دیکھا جمال دیکھا جلال دیکھا اور اپنا ہی سارا کمال دیکھا اور فرمایا۔

میں ہی سمیع وبصیر ہوں علیم ہوں قدیر ہوں یہ تمام میری ہی حمد ہے اور میں ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں جلوہ گر ہوں گولڑے کا شہنشاہ فرماتا ہے۔

دَسے صورت راہ بے صورت دا بیبا راہ کیہ عین حقیقت دا
ایتھے کم نہیں بے سوجھت دا کوئی ورلیاں موتی لے تریاں

حق تبارک وتعالیٰ کے اِس انسان کامل کے مرتبہ میں شان محمدی ظاہر ہو رہی ہے۔ یوں معلوم ہو رہا ہے جب خدا اپنی کتاب پڑھتا ہے تو خود ہی اپنے آپ پر دُرود وسلام بھیجتا

Marfat.com

ہے۔ جب انسان اپنی کتاب پڑھتا ہے تو انا الحق کہہ اٹھتا ہے۔ سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ اور لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ اِلَّا اللّٰہ کہہ اُٹھتا ہے۔ یہ اپنی کتاب عشق و محبت کی وہ کتاب ہے کہ اس کو چھٹی نہ ہوئی جس کو سبق یاد ہوا میرے بابا جی نے اپنے مرشد حضرت ابوالحقائق نظامی رحمتہ اللہ علیہ سے اِس کتاب کا سبق پڑھا اور خوب یاد ہو گیا تو فرمایا۔

مکھ ویکھ سوہنا دلبرا اے، اج دل پیا سجدے کردا اے
میری ہستی مٹ دی جاندی اے، میرے سامنے یار دا چہرا اے
ہر پاسے صورت دلبر دی میں تے ویکھیا چار چوفیرا اے
تن جان امانت ماہی ۔ہن میں وچ نہ کجھ میرا اے

پھر فرماتے ہیں۔

کسے مَست اَلست نے تکیا اِی مستی روزِ اَلست دی چڑھی ہوئی اے
میرے سامنے طور دے ہَین جلوے، میری اَکھ محبوب نال لڑی ہوئی اے
مَینوں حشر تے نشر دا خوف کوئی نئیں، کَنی گھٹ کے سیّدی پھڑی ہوئی اے
مُلّاں پڑھن دیوانیہ پوتھیاں نُوں، مَیں تے اَکھ فقیر دی پڑھی ہوئی اے

Marfat.com

بے مِثل بے مِثال

رَبّا رہ کے وچ بے صورتی دے ، آوَنا وِچ خیال محال تیرا
پیا ساڑدا عاشقاں صاقاں نوں ، ربا پردیاں وچ جمال تیرا
آونا حد دے وِچ بے حد ہو کے ، سمجھیا عارفاں خاص کمال تیرا
اوہ دیوانیہ تیرا جواب کوئی نئیں یار ویکھیا اے بے مثال تیرا

حدیث:۔ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ

ترجمہ:۔ جب تم نماز پڑھو تو ایسا سمجھو کہ جیسے تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔

شرح

ہماری عقل ہمارا ادراک ہمارا خیال ہماری سوچ ذاتِ باری تعالیٰ کو احاطہ نہیں کر سکتی اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو ہمارا خُوب علم ہے قرآن پاک ہمارا علم نہیں قرآن اللہ کا کلام اور حضور کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک حرف قدیم ولا متناہی ہے ہم حق تعالیٰ کو اپنی عقل اپنے ادراک سے نہیں پا سکتے اِس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم قرآن وحدیث کی روشنی میں ذات باری تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتے ۔حالانکہ حضور ﷺ خود اِرشاد فرما رہے ہیں ۔اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ یعنی جب تم نماز پڑھو تو ایسا سمجھو کہ جیسے تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔

Marfat.com

حق تبارک وتعالیٰ کا دیدار چشم بصیرت سے ہی ممکن ہے بصارت سے نہیں بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

کہیں سما نہ سکے جو نظر بھی آ نہ سکے۔ وہ دِل کی آنکھ سے دلدار نظر آتا ہے۔

قطرہ سمندر میں سما تو سکتا ہے سمندر کو پا نہیں سکتا یا اللہ تُو مجھے وہ کیفیت عطا فرما کہ میں تجھے اپنا غیر نہ سمجھوں ایک شخص نماز پڑھتے ہوئے یہ خیال کرتا ہے کہ ''میں'' اُسے دیکھ رہا ہوں اس طرح اُس نے حق تعالیٰ کو اپنے سے الگ سمجھا اور خود کو حق تعالیٰ سے جُدا مانا اِسی کا نام شرک ہے۔

نیوں رب دیوانیہ وکھ تیتھوں، وکھ سمجھ کے رب دی یاد شرک اے

یاد رکھو کہ ذاتِ باری تعالیٰ کے لئے عروج محال اور نزول کمال ہے یعنی اللہ اکبر اللہ بہت بڑا ہے بے حد ہے قدیم ہے لا متناہی ہے وہ اور بڑا ہونا چاہے تو یہ محال ہے اور پھر اُس بے حد اور لا متناہی ذات کا حد میں آنا یہ اُس کا خاص کمال ہے۔

شان خُدا دی سب توں اعلیٰ جے اوہ کرے عروج محال اے
فیر بے حد ہو کے حد وچ آوے ایہہ سمجھو خاص کمال اے
جد صورت وچ بے صورت آپے فیر ہجر وی عین وصال اے
بس یار دیوانے ہونا تیرا بس تیرا ای وہم خیال اے

اِس بے حد اور قدیم ذات کا حد میں ظہور فرمانا قرآن پاک سے ثابت ہے حق تعالیٰ ارشاد فرما رہے ہیں۔

Marfat.com

آیت:۔ فَلَمَّا اَتٰهَانُوْدِیَ یٰمُوْسٰی اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ

ترجمہ:۔ پھر جب آگ کے پاس پہنچے تو ندا فرمائی گئی اے موسیٰ بے شک میں تیرا رب ہوں

اِس طرح درخت کی صورت میں جلوہ گری فرمانا قرآن سے ثابت ہے۔

روا باشد انالحق از درختے ۔ چرا نبود روا از نیک بختے

جب بے صورت ذات کا صورت میں ظہور فرمانا قرآن سے ثابت ہے تو پھر اُن علماء کا جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ذات باری تعالیٰ صرف بے صورت ہے اور صورت کو اُس کا غیر مانتے ہیں یہ غلط عقیدہ نہیں تو اور کیا ہے۔

صورت وچ خُدا نوں قید کر کے تے فرعون ویکھو بے ایمان بنیا
تے کتے بے صورت رب جان کے تے کیتا نہ سجدہ کوئی شیطان بنیا
صورت وچ ظاہر، باطن بے صورت جس جانیا عارف انسان بنیا
ہر شان دیوانیہ رب دی اے اپے جسم بنیا آپے جان بنیا

بابا دیوان چشتی پھر فرماتے ہیں۔

نار نور تے شجر چوں ظاہر ہو کے حضرت موسیٰ نوں رب دیدار بخشے
جلوہ اجے دی طور تے نظر آوندا، علمی اکھ جے پروردگار بخشے
نظر آوندا نئیں عقل دے انہیاں نوں بناں ادب نہ رب انوار بخشے
او دیوانیہ بخشاں وار دیواں جے کر دید مدنی تاجدارؐ بخشے

Marfat.com

تمہاری یادیں آئے ہیں یوں گذار کے دِن
نہ شب کو چین نہ گذرے کبھی قرار کے دِن

تڑپ تڑپ کے گذارے ہیں انتظار کے دن
اسی اُمید پہ، آئیں گے وصلِ یار کے دن

نہ قربِ وصل رہا اور نہ بُعد و ہجر رہا
وہ بے کنار سے آئے جو ہمکنار کے دن

ابھی سے خود کو کرو حشر آزما ورنہ
ہزار حشر بپا ہوں گے دیدِ یار کے دن

نہ پوچھ مجھ سے محبت کا حشر کیا ہو گا
میری فنا کا نتیجہ ہیں وصلِ یار کے دن

میری خزاں پہ بہاروں کو رشک آنے لگا
مجھے نہ دیکھا تو آنے لگے بہار کے دن

ہزار بار بنا اور بار بار مٹا
ملا ہے تجھ سے نظامی یوں ہی گذار کے دن

Marfat.com

ظہُورِ ذاتی

نانوں صُورتاں دا پا کے آپ بُرقع رہ کے سامنے فیر رو پوش میں آں
جتھے توں جاویں او تھے میں جاواں تیرے نال تے دوش بدوش میں آں
رگِ جان توں وَدھ قریب ہو کے، ہتھ پَیر تیرے چشم گوش میں آں
اپنے اندر دیوانیہ مار جھاتی درد سوز میں آں عقل ہوش میں آں

آیت:۔ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ٥

ترجمہ:۔وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

شرح

صورت اور ناموں کے پردے میں وہ کون چھپا بیٹھا ہے جس کی نہ کوئی صورت ہے نہ نام حدیث پاک میں ارشاد ہے رحمٰن کہہ کر پکارو یا رحیم کہہ کر پکارو سب نام اُس واجب الوجود ذاتِ ھُوّیت کے ہیں جو خود ناموں اور صورتوں سے پاک ذات ہے حضرت عطار رحمتہ اللہ فرماتے ہیں۔

بنامِ آں کہ او نامے نہ دارد
بہر نامے کہ خوانی سر برارد

شروع اُس کے نام سے جو ناموں سے پاک ہے اور پھر جس سے بھی پکاریں وہی ذات ظہور پذیر نظر آتی ہے حضرت سید پیر بُلہے شاہ نے خوب فرمایا ہے۔

کِتے رام داس کِتے فتح محمد ایہو قدیمی شور
میری بکل دے وچ چورنی میری بکل دے وچ چور

کوئی چیز جب بھی پیدا ہوتی ہے تو اپنے ساتھ کوئی نام لے کر نہیں آتی ایک چیز کو آپ نے آگ کہا تو انگریز نے اُسے (Fire) کہا عربی نے نار کہہ کر پکارا اور فارسی بولنے والا آتش بولتا ہے اگر کوئی شے پیدائشی طور پر کوئی نام لے کر آتی تو ایک چیز کے تین چار نام نہ ہوتے معلوم ہوا ہر شے کے نام فرضی ہیں اور ہم اپنی زبان میں رکھتے ہیں نام کوئی ایسی چیز نہیں جو شے میں چُھپا ہوا ہو۔ جب مرشد عارف سے اِس حقیقت کا انکشاف ہوا تو حضرت بابا دیوان چشتی پکار اُٹھے۔

رب صورتاں تے نانواں وچ لُک دا، پیرا کھیاں توں پردے نوں چُک دا
دل نیناں والی تکڑی چہ تولدا ، رب بندے دی زبان وچ بولدا

وہ جو بے نام ہے اور بے صورت ہے وہ اول ہے آخر ہے ظاہر ہے باطن ہے شاید کسی کو یہ شبہ ہو کہ پیر بُلے شاہؒ نے فتح محمد یا رام داس کو خُدا کہہ دیا تو اُس کی کج فہمی ہوگی کیونکہ یہ نام تو فرضی ہیں فتح محمد کو خُدا نہیں کہا بلکہ اُس ذات کو پکارا جو ناموں اور صورتوں سے پاک ہے۔ اول آخر ظاہر باطن ذاتِ حق کو مان لینے کے بعد کوئی پانچواں مرتبہ نظر نہیں آتا جہاں اس ذات کے غیر کو مانا جائے۔

میرا مجھ میں کچھ نہیں بس جو لاگے سو تیرا

پھر تیرا تجھ کو سونپتے کیا لاگے ہے میرا

میرے بابا حضرت دیوان چشتی پر جب یہ رمز آشکار ہوئی تو پکار اٹھے

ایہہ کوئی ذات صفات نہ میری، سب کچھ یار امانت تیری

ایہہ کوئی نین پرین نئیں میرے، میرا اپنا آپ بیگانہ

کملے لوکی کہن دیوانہ میرے بھیت نوں سمجھے کوئی عارف کامل پیر یگانہ

جب میں یہ مان لوں کہ میں بھی کہیں ہوں تو پھر جہاں میں ہوں گا وہاں خُدا نہ ہوگا اِس طرح خُدا کہیں ہوگا اور کہیں نہ ہوگا یہ خُدا کی شان کے منافی ہے کہ وہ کہیں ہو اور کہیں نہ ہو غور فرمایئے پھر دیوان چشتی فرما رہے ہیں۔

چلو منیا میں رب بندے نال اے پر ہونا اک جگہ دو ہاں دا محال اے

پتہ لگ گیا ماہی چن ڈھول دا ، رب بندے دی زبان وچ بولدا

معلوم ہوا کہ جب ہونا اس واجب الوجود ذات ہی کا ہے تو پھر ذات حق کا دعویٰ بالکل درست ثابت ہوا۔

چشم گوش میں آں عقل ہوش میں آں

مَن عَرَفَ نفسَهُ فَقَد عَرَفَ رَبَّهُ

ترجمہ:۔ جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اُس کو اپنے رب کی پہچان ہوگئی۔

ہم نے اپنے آپ میں غور کیا اور ذاتِ باری تعالیٰ کی صفات میں غور کیا۔ خدا بے حد اور

Marfat.com

لامتناہی ہے اِس لئے ہماری عقل اور فکر میں آنہیں سکتا ہمارے غور وفکر سے باہر ہے جب وہ بے حد اور لامتناہی ہے تو پھر ہم کہاں ہیں؟ بے حد تو صرف ایک ہی ہوسکتا ہے دو نہیں ہوسکتے اگر ایک کی حد ختم ہوگی تو دوسرے کی شروع ہوگی معلوم یہ ہوا کہ وہ ہے اور اس کے ساتھ اُس کا غیر نہیں اگر کہیں اُس کے غیر کو مانیں گے تو قرب کی صورت میں حلول لازم آئے گا یا اتحاد جواز روئے شریعت کفر ہے۔ اس لئے اگر ہم یہ مان لیں کہ ہم بھی ہیں تو شرک لازم آئے گا۔

سب ذات صفات امانت تیری نئیں کجھ میرا سب تیرا
میں تاں جدوں داوچ قرآن دے پڑھیا اوہدا شاہ رگ دے وچ ڈیرا
ہر پاسے سوہنے یار دا چہرہ ۔ میں تاں ویکھیا چار چو فیرا
جد سب کجھ یار دا یار دیوانے۔ فیر میں وچ کجھ نئیں میرا

پھر فرماتے ہیں ؎

میں تاں کجھ وی نئیں میرا کجھ وی نئیں میرا دل تُوں ایں دلدار تُوں ایں
سب نور تیرا تے ظہور تیرا سارے چمن دی یار بہار تُوں ایں
پردے وِچ تُوں ایں بن کے اکھ میری، میری نظر بن کے اشکار تُوں ایں
اَکھاں کھول دیوانیہ تک مینوں ، تیرا یار میں آں میرا یار تُوں ایں

دیکھو حدیثِ پاک میں صاف لکھا ہے ''انسان میرا بھید ہے اور میں انسان کا بھید ہوں۔

Marfat.com

مسجودِ ملائک

روزِ ازل توں پیار داہاں مُجرم کالی زُلف دا یارا سیر میں آں
سچے عاشقاں لئی نشان بن کے سدھی راہ دے وچ لکیر میں آں
بنی جو مسجود فرشتیاں دی اوس خاک توں ہو یا تعمیر میں آں
اودیوانیہ وچ خیال آ کے بنیا یار دی عین تصویر میں آں

الحدیث:۔ کَانَ اللّٰہُ وَ لَمْ یَکُنْ مَّعَہٗ شَیْاءً وَھُوَ کَانَ اَلْآ نَ کَمَا کَانَ o

ترجمہ:۔ذات باری تعالیٰ کے ساتھ کوئی شے نہیں تھی وہ تھا اِس وقت بھی ویسا ہی ہے جیسا اُس وقت تھا۔

شرح

جب پیالہ بنانے والے کے ذہن میں پیالے کا نقشہ آیا تو اُس نے پیالہ مٹی سے تیار کیا مٹی پانی اور چک وغیرہ ہر چیز خارج سے مہیا کی گئی یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کمہار نے تو مٹی خارج سے حاصل کی مگر ذات جو بے حد ہے اور جس کی ذات سے کوئی شے خارج نہیں ہوسکتی کیونکہ اس ذات نے ہر شے کو گھیر رکھا ہے۔ جب فرمایا ہم مٹی سے ایک بندہ بنانے والے ہیں اور کھڑکتی ہوئی مٹی سے آدم کا بت تیار کیا حدیث پاک میں

یہ بھی لکھا ہے کہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا یہ کیا وجہ ہوئی یہ کیا فرمایا؟ وہ اپنی صورت کیا تھی؟ وہ علمی صورت تھی یعنی ذات کے علم میں وہ صورت تھی اور ذات سے باہر تو کوئی چیز نہ تھی۔ جہاں ظہور ہوا حضرت بابا دیوان فرماتے ہیں ؎

مَیں تے ربّ دا ظاہر خزانہ کملے لوکی کہن دیوانہ
میرے بھیت نوں سمجھے کوئی عارف کامل پیرِ یگانہ
پیتے سی جَد شوق پیالے ، یار دے آیا وچ خیالے

جو ''معلوم'' علم تھیں پہلاں مَیں تاں اوہو یار پُرانا

ذات نے خود ہی اپنے آپ کو ظاہر فرمایا آدم جو اللہ کی صورت پر بنے گوندی ہوئی مٹی کہاں سے آئی آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آریہ مذہب کے لوگ روح، مادہ اور ذات تینوں کو قدیم مانتے ہیں لیکن ہمیں جو تعلیم دی گئی ہے وہ اللہ تھا اُس کے ساتھ کوئی شے نہ تھی نہ خارج از ذاتِ حق نہ زائد بر ذاتِ حق معلوم ہوا کہ آگ مٹی ہوا پانی کوئی شے بھی ذات سے باہر نہ تھی بلکہ تمام صورتیں معلومات کی صورت میں جن کا ذات کو علم ہوا ظہور پذیر ہو گئیں وہ صورتیں جو علم میں آئیں وہ پہلے ہی ذات میں موجود تھیں جن میں ظہور کی قابلیت موجود تھی اُن ہی صورتوں کو دیکھنے کا ذات کو شوق ہوا میرے دادا مرشد ابوالحقائق نظامیؒ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

دیکھا جو حُسنِ یار ہے اب شوق دید میں
آئینہ بن کے صورتِ قابل میں ہم گئے

شیشہ سامنے رکھ کر ہمیں معلوم ہو رہا ہے ایک صورت دوسری نظر آ رہی ہے اور شیشہ میں

Marfat.com

وہی نظر آرہا ہے جو میں ہوں شیشہ سامنے سے اٹھا کر دیکھو کوئی چیز نہیں شیشے کے دوسری طرف بھی کوئی شے نہیں شیشے کے اندر آپ جا نہیں سکتے وہ صورت ہے کہاں؟ اگر آپ اپنی آنکھ بند کرلیں وہ عکس غائب ہو جائے گا معلوم ہوا صرف آپ کی آنکھ دیکھنے والی ہے وہ عکس بذاتِ خود کچھ نہیں نہ وہ آپ کا عین ہے نہ غیر ہے بس ایک عکس ہے بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ؎ دیکھنے کو عکس ضرور ہے اور یہ جو آئینہ ہے وہ سامنے ہے صورت بھی سامنے نظر آرہی ہے مگر جس آئینے میں ذاتِ باری تعالیٰ نے اپنے آپ کو دیکھا اپنا جمال وکمال دیکھا وہ یوں دیکھا کہ خارج میں آئینے کے لئے کوئی گنجائش نہیں سامنے کہاں رکھا بس اپنے آپ میں اپنے آپ کو دیکھا حضورؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

حدیث قدسی:۔ اَلْاِ نْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّ ہٗ

ترجمہ:۔ انسان میرا بھید ہے اور میں انسان کا بھید ہوں ؎

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ؎

ضِد ندِ نہ کوئی مثل مثال اے ۔ عَین غیر والا وہم تے خیال اے

تیرا ہونا تینوں کنڈیاں چہ رولدا ۔ رب بندے دی زبان وچ بول دا

میں تے ہاں شیشہ مینوں یار ویکھے صورت نئیں میری ایہہ تصویر اُسدی

اُہدے بولنے نال میں پیا بولاں، میرا کجھ وی نئیں ایہہ جاگیر اُس دی

خوش خط سارے خدو خال میرے، سوہنا یار سوہنی ایہہ تحریر اُس دی

میرا ہونا دیوانیہ ہورکیہ اے، میرے ہون دے نال تشہیر اُس دی

Marfat.com

(حدیثِ قدسی) میں ایک چُھپا ہوا خزانہ تھا۔ مجھے حُب ذاتی کا تقاضہ ہوا کہ پہچانا جاؤں وہ جو چُھپا ہوا خزانہ تھا وہ حضرتِ انسان ہی تو تھا۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

چُھپیا اک خزانہ سی ذات رَبّ دی ، نبیؐ وِچ حدیث پُکار دا اے
شِیشہ علمِ والا رَکھ ذات اَگے ، ہو یا خود نُوں شوق دِیدار دا اے
فیر اپنے آپ دی دِید خاطر ، رَبّ بندیاں دے رُوپ دھار دا اے
او دیوانیہ زُلف دی قسم کھا کے ، رَبّ جِند محبوبؐ توں وار دا اے

پھر فرماتے ہیں۔

ہو یا آپ احدیت دے وِچ احد ، آپے وِچ وَحدت رُوپ یار دا اے
آپے نور وجود شہود آپے ، آپے آپ سارے رُوپ دھار دا اے
اوہ محبوب آپے ، آپے ہو عاشق ، آپے اپنے توں جِند وار دا اے
او دیوانیہ مِیم محمدیؐ چوں ، پیا الف آپے چمکاں مار دا اے

دیکھئے پھر کتنے دِلکش انداز میں بیان فرما رہے ہیں۔

کراں کِیہ بے حد تعریف اس دی اوہ تاں لنگھ بے حد یوں جَد آیا
ہو یا بَری بے حَدی دی قید وچوں ، آج حدّ دے وِچ بے حَد آیا
بی بی آمنہ دے گھر ہون عِیداں ، ویکھو کفر تے شِرک دا رَدّ آیا
او دیوانیہ مِیم دا گھنڈ پا کے ، صُورت وِچ اَللّٰہُ الصَّمَدُ آیا

❁ ❁ ❁

بے ادب مُراد

بِناں ادب دے نیّوں مُراد ملدی ، بے ادب بے پِیر نوں پَراں سٹ دے
جھڑا دولت دے بُت دی کرے پوجا ، ایسے پیرِ فقیر نوں پراں سٹ دے
دِسے باہروں انسان ، شیطان اندروں ، ایسے گندے ضمیر نوں پَراں سٹ دے
او دیوانیہ شرع دا جو باغی ، ایسے نفس خنزیر نُوں پَراں سٹ دے

آیت:۔وَ لَا تَتَّبِعُ الْھوٰ ی فَیُضَلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (سورۃ ص آیت نمبر 26)

ترجمہ:۔اور خواہش کے بت کی پیروی مت کرو۔وہ خدا کے راہ سے تمہیں بھٹکا دے گی۔

شرح

پرندے ہوا میں اُڑتے ہیں کوئی دانے کیلئے اور کوئی مردار کیلئے ، دانے کے عادی دانے کیلئے اور مردار کے عادی مردار کیلئے اُڑتے ہیں۔

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

دنیا مردار ہے اور دین دانہ ، تُو دین کو دنیا کے ساتھ نہ ملا۔ دیکھ ہرن ایک ہی جنگل میں گھاس کھاتے ہیں پانی پیتے ہیں لیکن بعض کستوری پیدا کرتے ہیں اور بعض محروم رہتے

ہیں۔اسی طرح دنیا میں مومن اور کافر زندگی گذار رہے ہیں مگر اُن کا رجوع مختلف ہے بس تُو دنیا میں رہ کر سب کو ایک جیسا نہ سمجھ یہ بہت بڑی بے ادبی ہے خدا سے ادب کی توفیق مانگ بے ادب خدا کے فضل سے محروم رہتا ہے۔

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضلِ رب

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

نظر آوندے نئیں عقل دے انیاں نوں بناں ادب نہ رب انوار بخشے
او دیوانیہ بخشاں وار دیواں جے کر دید مدنی تاجدارؐ بخشے

جس کو اس جہاں میں دیدار نصیب نہ ہوگا اس کو کبھی نہ ہوگا۔دیکھ اندر سے نفس اور باہر سے شیطان دونوں مل کر تیرے راہ کو خراب کر رہے ہیں۔بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

جہڑا نفس دی خواہش دے نال خوش اے، راضی اوس تے رب رحمان نیوں
جہڑا جان کے اگ وچ چھال مارے بندہ کوئی وی ایڈا نادان نیوں

بس جس جنس سے تیرا نفس ہے وہی جنس ظاہر میں تیری مدد کرتی ہے۔جب تو کوئی گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے مجھے شیطان نے دھوکھا دیا ہے ایک مقام پر تجھے شیطان کی شکل بھی نظر آجاتی ہے اور رحمان کی شکل بھی نظر آتی ہے۔بس تُو ان شکلوں کی شناخت کر کے پھر عمل کر۔دیکھ نفس امارہ کا تعلق شیطان سے اور لوامہ کا رحمان سے ہے بس تُو جس کی پیروی کرے گا اُسی کا بندہ ہے۔انسان جب تک عالم اجسام میں ہے یہ نار اور نُور دونوں کا مظہر ہے۔ہر پیغمبر انسان کو ناری حصے سے نکالنے کیلئے آیا ہے۔جو لوگ اِس

Marfat.com

ناری حصے میں آباد ہیں اللہ تعالیٰ کے غضب میں ہیں اور جو شہوتِ ناری سے آزاد ہو گئے وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کے وارث ہیں یہ جسم مرن جنم کے چکر میں پھنسا ہوا ہے اس چکر سے نکالنے کے لئے اولیا اللہ کا وجود گہنگاروں کیلئے عظیم نعمت ہے۔

یہ مرن جنم کا چکر کیا ہے؟ آدمی مٹی میں موجود تھا۔ مٹی سے نباتات میں آیا۔ جب نباتات کو ہمارے والد نے کھایا اس میں آدمی نطفے کی شکل میں تیار ہو گیا۔ عالم اجسام میں آیا پھر اس سے موت کی طرف چلا گیا بس یہی چکر ہے جو عذاب ہے اس عذاب سے نجات پانے کے لئے ایک عارف و کامل پیر کی ضرورت ہے۔

ہون بخت چنگے مِلے پیر کامل ایہہ تاں رَبّ دا بڑا احسان سمجھو
جہدے ویکھیاں رَبّ دی دید ہووے، کامل ولی دی خاص پچھان سمجھو
حضرت شاہ نصیر چراغ چشتیؒ، لکھیا وچ کتاب فرمان سمجھو
او دیوانیہ جہدا کوئی پیر ناہیں، اوہدا پیر بے پیر شیطان سمجھو

جو اس چکر سے نجات پا گیا روحانی ہو گیا۔ اس لئے ہمارے آقا و مولا حضور ﷺ نے روزانہ پانچ وقت خلاصی کی نوبت بجائی کہ "آؤ فلاح کی طرف" اس جسمانی چکر میں تو حیوان بھی ہیں مگر یہ آواز صرف انسانوں کیلئے اس لئے ہے۔ کہ یہ اہل اللہ کی آواز سن سکتے ہیں ورنہ غافلوں کی بابت حق تعالیٰ فرماتا ہے ان کی آنکھیں ہیں دیکھتے نہیں کان ہیں سنتے نہیں دل ہیں مگر سمجھتے نہیں یہ مثل حیوانوں کے ہیں۔

Marfat.com

مقیم منزل جاناں ہوں یا مسافر ہوں
خبر نہیں کہ میں غائب ہوں یا کہ حاضر ہوں
میرے خیال و نظر کو محیط جب وہ ہیں
تو جس بطون میں ہوں باطن اسی میں ظاہر ہوں
نگاہِ شوق میں جب امتیازِ غیر نہیں
تو پھر یہ کیا کہ مسلماں ہوں یا کہ کافر ہوں
کبھی مکاں میں کبھی لامکاں میں جا ٹھہرے
تیرا مقام سمجھنے سے میں تو قاصر ہوں
میری نگاہ میں میرا نشاں کہیں نہ ملا
وہ کہہ رہے ہیں کہ تم پر محیط و قادر ہوں
شرابِ عشق جہاں سے پلائی جاتی ہے
وہ میکدہ ہوں وہ ساقی وہ جام و ساغر ہوں
میرا مقام نظامیؔ ہے عشق و مستی بس
مقامِ شوق میں عقل و خرد سے باہر ہوں

Marfat.com

رحمتِ حق

ربّ ہور مخلوق اِک خلق کردا، جے نہ وچ خلقت خطا کار ہُندے
نہ اَلَست سُن کوئی بَلیٰ کہندا ، ازل وِچ نہ قول قرار ہُندے
دلاں وِچ نہ کِسے دا پیار ہُندا، یاری ہُندی نہ یار اندے یار ہُندے
رحمت رب دی کدے نہ ظاہر ہوندی ، نہ دیوانیہ جے گنہگار ہُندے

آیت:۔وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمتُہ' مازَکٰی مِنکُمْ مِّنْ اَحدِ اَبَدَ o

(سورۃ النور آیت نمبر 21)

ترجمہ:۔اگر نہ ہوتا فضل او پر تمہارے اور رحمت اُس کی نہ پاک ہوتا تم میں سے کوئی۔

شرح

جب تُو ظاہری مال کا پائی پائی حساب رکھتا ہے تو اپنی زندگی کا بھی حساب رکھ عقل ترازو ہے اپنے نیک اور بد اعمال کو تول کر دیکھ۔ انسان اور حیوان ایک جیسے تو نہیں ہو سکتے۔ دیکھ حق تعالیٰ حضرت انسان کی تعریف میں کیا کیا فرماتا ہے؟ اے اِنسان تجھے تو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے، تُو میرے جمال وجلال کا مظہر ہے تو میری تصویر ہے میرا آئینہ ہے میری جلوہ گاہ ہے اگر تُو میرا مربوب نہ ہوتا تو میری ربوبیت کا اظہار

Marfat.com

کیسے ہوتا جب میں تجھے دیکھتا ہوں تو مجھے اپنا آپ نظر آتا ہے۔

تُوں تے ہَیں شیشہ تینوں ویکھ کے تے اپنے آپ دالبھناں کم آیا اے
میری ذات دی اِک دلیل بَن کے، تیرا اُٹناں بُجھناں کم آیا اے
گنہگار تُوں ایں تے ستار مَیں آں، تیرے عیباں دا لجناں کم آیا اے
تیرا ویکھ دیوانیہ نہ ہونا ، میرے ہون دے سجناں کم آیا اے

تیرا دل میرا عرش ہے۔ میں تجھے ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہوں تُو کتنا خوبصورت ہے بالکل میری صورت۔ جب بچے کی طرح معصوم و بے بس نظر آتا ہے تو میں خود تیری غلاظت دور کرتا ہوں تجھے کھلاتا پلاتا ہوں۔ دیکھ اب تو تُو جوان ہے عقل و شعور کا مالک ہے انسان اور حیوان ایک تو نہیں ہو سکتے۔ اب تُو نوجوان ہے بچوں کی طرح ٹھیکریوں کا حساب مت کر ٹھیکریوں کی قیمت جوہریوں سے نہ پوچھ۔ جوہری تو لعل کی قیمت جانتا ہے تجھے حُدودِ شریعت میں پابند کر دیا گیا ہے تجھے ماں اور بیوی میں تمیز ہے ماں کا دیدار تیرے لئے حج اور باپ کی خدمت سے تُو جنت کا حق دار ہے تجھے گناہ کی توفیق تو بس بخشنے کے لئے عطا فرمائی گئی ہے۔

جے کر میرے گناہواں دی حد کوئی نئیں ہو کے بے حد اوہ پروردگار بخشے
بخشش واسطے دی گناہگار چاہی دا بندہ کرے گناہ بخشنہار بخشے
اَدھی رات نوں رب آواز دیوے منگو بخششاں رب غفار بخشے
اُٹھ منگ دیوانیہ رب کولوں پیارے نبیؐ دا رب پیار بخشے

Marfat.com

دیکھ اب تُو بالغ ہے نماز تجھ پر فرض ہے۔ اب تُو عطار کی دوکان سے ہنگ طلب نہ کر بھلا بندر کیا جانے ادرک کا مزہ کیا ہے اور تُو اپنا حال بے حالوں کو نہ سُنا ؎

گُل خاصاں دی عاماں دے نال کر کے، چوگا ہنساں دا کانواں نوں پائی دا نئیں
نُکتہ خاص بے سمجھ نئیں سمجھ سکدا، بے حال نوں حال سُنائی دا نئیں
لقمہ روٹی دا سالن دے نال لا کے، شیر خوار نوں کدے کھوائی دا نئیں
سمجھ دار دیوانیہ گل سمجھے ، نال احمقاں مغز کھپائی دا نئیں

بس تم فرزند وزن کو دیکھو ضرور مگر محبت خدا سے کرو۔ انگوٹھی بے شک خوبصورت ہے مگر تمہاری نظر چاندی پر ہونی چاہیئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ''تم دوست کی نعمتوں میں ایسے مست ہو گئے ہو کہ دوست کو ہی بھول گئے ہو'' اگر تم اس کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرو گے تو اللہ تم سے نعمتیں چھین لے گا دیکھ اللہ کے حبیبؐ فرماتے ہیں ''نعمت ایک وحشی جانور ہے اِس کو شکر کی زنجیروں سے جکڑے رکھو'' ذات کوئی چھپی ہوئی نہیں بس تم بچوں کی طرح دیکھتے سب کچھ ہو مگر سمجھتے نہیں۔ اب بچپن سے نکلو اور اسرار دیکھو جو مرد جوان دیکھتے ہیں۔ بس بچپن کیا ہے؟ تمہاری بے عقلی، بچے کو کم عقلی کی وجہ سے ہی بچہ کہا جاتا ہے۔

حق تعالیٰ فرماتا ہے ''لَا تُلْهِيهِم تِجَارَةٌ'' وَّ لَا بَيْعٌ'' عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ o

ترجمہ:۔ وہ مرد کہ نہیں غافل کرتی اُن کو تجارت اور نہ بیچنا یادِ خدا سے۔

حضورؐ نے جس دنیا کو مُردار فرمایا ہے وہ بس اللہ سے عفلت ہے۔ پھر حضورؐ فرماتے

Marfat.com

ہیں ''انسان کی سانسیں گنتی کی ہیں اور جو سانس بغیر اللہ کی یاد کے لی وہ مُردہ ہے''۔

چیست دنیا از خدا غافل شدن
نے قماش ونقرہ وفرزندوزن

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

ایہہ دولت سب آنی جانی نہ کر مان جوانی
دو دن دا ایہہ جھوٹا میلہ دنیا کوڑ کہانی
چھڈ دے یاری بیدرداں دی چل دلبر دے کول
بولی الّا اللّٰـــــــــــــــہ دی بول

پھر اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''گناہ کبیرہ کرنے والوں کے لئے میری رحمت بھی خاص ہے''۔

بابا دیوان چشتی پھر فرماتے ہیں۔

رب ہور مخلوق اِک خلق کردا، جے نہ وِچ خلقت خطا کار ہُندے
نہ اَلَست سُن کوئی بلیٰ کہندا، ازل وِچ نہ قول قرار ہُندے
دلاں وِچ نہ کسے دا پیار ہُندا، یاری ہُندی نہ یار اندّے ہُندے
رحمت ربّ دی کدے نہ ظاہر ہوندی، نہ دیوانیہ جے گنہگار ہُندے

❁❁❁

Marfat.com

شہبازِ لامکاںؒ

اج تکو فرشتیو خوش ہو کے، میرا یار سوہنا بختاور آوندا اے
اُتاں اُتاں حضورؐ دے قدم اُٹھدے، تھلے تھلے جبرئیل دا پر آوندا اے
اینہوں جوڑا اُتارن دی لوڑ کیہ اے، آوے گھر والا جیویں گھر آوندا اے
دِسے نُور دیوانیہ عاشقاں نُوں، بھیڑے کافراں نُوں نظر بشر آوندا اے

آیت:۔ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۝

(سورۃ ابراہیم آیت نمبر 1)

ترجمہ:۔ یہ کتاب تم پر نازل کی تا کہ تُو لوگوں کو اندھیرے سے نکالے طرف روشنی کی۔

شرح

اندھیرے کو چھوڑ، روشنی کی طرف آ، دیکھ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب غار سے باہر آئے تو ان کا پہلا کلمہ یہی تھا کہ ''میرا رب کون ہے؟''

اے ابن آدمؑ تیرا دین ابراہیمی ہے تُو بھی غار سے نکل کر پُکار۔

خالق جے نئیں فیر انکار کس دا؟ رہندا وِچ سوال جواب ہو کے
جیویں اَکھ نئیں خود نوں ویکھ سکدی، نیوں نظر آوندا بے نقاب ہو کے

باطن وچ محیط بے انت پانی، ظاہر صورت دے وِچ حباب ہو کے
او دیوانیہ حد دے وچ آپے، اوہ بے حد ہو کے بے حساب ہو کے

وہ کون سی غار؟ تیرا جسد خاکیہی غار ہے ذرا اس سے باہر نکل اور اپنے اصل مقام کو دیکھ بیج میں پورے درخت کی طرح تُو سارے جہان کی ام الکتاب ہے۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

ہو عرش و کرسی ، لوح و قلم ہو، یا لا مکان
سارے جہاں یہ مجھ میں ہیں ایسا جہاں ہوں مَیں

دیکھ سارا قرآن پاک ایک نقطے سے شروع ہو کر آخر نقطے پر ہی ختم ہوتا ہے ہر حرف ہر لفظ ہر کلمہ نقطے سے ہی ظہور پذیر ہے۔

لب ہلن حضورؐ دے رب بولے، تے زبان قرآن وِچ فرق کیہ اے
جد ہتھ حضورؐ دے ہتھ ربّ دے، بے نشان نشان وِچ فرق کیہ اے
دحیہ کلبیؓ دا رُوپ جبرائیل دھارے، لامکان مکان وِچ فرق کیہ اے
غور کر دیوانیہ دس مینوں ، ایس جسم تے جان وِچ فرق کیہ اے

تُو اپنے مقام کو بھول چکا ہے۔ اپنے اصل مقام کی طرف آ اندھیرے سے نکل کر روشنی کی طرف گامزن ہو۔ تُو عالم فانی میں مشغول ہو گیا ہے تجھ پر ناری صفات کا غلبہ ہو چکا ہے حسد بغض کینہ عداوت نفرت اور غصے کی کیفیات سے باہر نکل ناسوت کی اندھیری رات اور تُو سویا ہوا ہے تیری حقیقت تجھے اپنی طرف بلا رہی ہے۔ اے ابنِ آدم تجھے

میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے تُو میرے جلال و جمال کا مظہر ہے۔ تُو میری تصویر ہے میری جلوہ گاہ ہے تو مسجودِ ملائک ہے۔

عرش تیرا قلب ہے جسے جبرائیل میکائیل اسرافیل اور عزرائیل نے تھام رکھا ہے۔ لوح و قلم بھی تجھ میں موجود ہیں ملک الموت بھی تجھ سے باہر نہیں۔

افضل کعبے توں مومنا شان تیری، تابع ہو کے ناطق قرآن دا رَوَ
تُوں تے ہیں مسجُود فرشتیاں دا، شہباز بن کے لامکان دا رَوَ
نعرہ لا تُوں حق دا غیر کوئی نئیں، گل کرتے مرد میدان دا رَوَ
تیرے کولوں دیوانیہ موت نسّے، سایہ بن کے کامل انسان دا رَوَ

بس جو اپنی حقیقت کی طرف ہوگا روشنی کی طرف ہوگا حق تعالیٰ نے تجھے شاہی لباس پہنا کر اپنے ہاتھوں سے سجایا ہے۔

تیری خاطر عرش سجایا، دو۲ ہاں ہتھاں نال بنایا
رب ظاہر میں اس دا مظہر، میرا ازلوں شان شہانہ
کملے لوکی کہن دیوانہ میں تے رب دا ظاہر خزانہ
پیتے سی جد شوق پیالے، یار دے آیا وِچ خیالے
کملے لوکی کہن دیوانہ میں تے رب دا ظاہر خزانہ
جو "معلوم" علم تھیں پہلاں مَیں تاں اوہو یار پُرانا

جب تُو اپنی حقیقت سے آشنا ہو جائے گا تو تیرے قوائے عنصری تیرا حکم مانیں گے۔

Marfat.com

ظہُورِ کامل

وہ آئے اس طرح حسنِ ازل کی ہر ادا ہوکر
خُدا سے نہ جُدا ہو کر نہ وُہ آئے خُدا ہو کر
بشر خاکی ، فرشتہ نُور ہے اور ہے کوئی ناری
وہ آئے مظہر کامل صفاتِ کبریا ہو کر
پڑھا قرآن میں جو **ثُمَّ وَجْـهُ اللّٰـهُ** تو یہ سمجھا
خُدا ظاہر ہے اپنی ذات کا خُود آئینہ ہو کر
جو سمجھو تو یہی ہے صاف مطلب لَن ترانی کا
نہ آئے گا نظر تم کو خُدا تم سے جُدا ہو کر
یہی تفسیر دیکھو **کُنْتُ کَنْزاً مَّخْفِیاً** کی ہے
خُدا خود ہو گیا ظاہر **مُـحَـمَّـد** مصطفےٰؐ ہو کر
خُدا سب سے بڑا ہے اور کُرسی عرش سے چھوٹی
بتا پھر وہ کُرسی پر بیٹھا ہے خُدا ہو کر
عطا کے سامنے حقدار بخشش کا وہی تو ہے
جو آئے ہو کے دیوانہ کسی کا پُر خطا ہو کر

حیاتُ النبیؐ

تیرا رب رسول قرآن اک اے کلمہ اک اے فرق پچھان کیہ اے
حضرت عیسیٰ ہے زندہ ایمان تیرا نبی پاکؐ تے تیرا ایمان کیہ اے
جے توں اپنے نبیؐ نوں کہویں فانی، تیری آن کیہ اے تیری شان کیہ اے
کوئی سُنے دیوانیہ کیہ آکھے، ایہدا دین کیہ اے تے مسلمان کیہ اے

آیت:۔لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ وَ لَمْ یَسْعَنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ وَّلَا مُرْسَلٌ ○

ترجمہ:۔میرے اللہ کے ساتھ ایک وقت ایسا بھی ہے جس میں نہیں پہنچ سکتا کوئی مقرب فرشتہ اور نہ کوئی نبی اور نہ رسول۔

شرح

حضور کی زندگی سے تو زندگی زندہ ہے اور جس کی زندگی سے زندگی کو زندگی ملے تو کیا وہ **بھی کبھی مرتا ہے؟ پھر اُس شخص کے عقیدے کو کیا کہئے جو حضور کو مردہ کہہ رہا ہے۔**

ہے **ایمان تیرا** کہ عیسیٰ ہیں زندہ مگر تو حیات نبی کا ہے منکر
اے دیوانے مجھ کو بتا تیرے دل میں ہے عیسیٰ کا یا کملی والے کا گھر ہے

Marfat.com

حضرت سید عبدالقادر جیلانی محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی میراں محی الدین جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی صفات حق تبارک وتعالیٰ کی صفات کی مظہر ہیں اور یہ صحیح ہے حیات حق تعالیٰ کی ذاتی صفت ہے لہذا حضور ﷺ کی حیات حق تعالیٰ کی حیات کی مظہر کامل ہے غوث پاک کا ارشاد ''وعینِ حیاتِ الدارین و روح جسدِ الکونین یعنی حضور ﷺ دونوں جہانوں کی حیات کا عین ہیں اور دونوں جہانوں کے جسم کی آپ روح ہیں اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحبؒ فرماتے ہیں۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

قرآن پاک بیان کرتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے عرض کی یا باری تعالیٰ تُو مُردوں کو کیسے زندہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو چار پرندوں کو ذبح کر اور اُن کے گوشت کا قیمہ کر کے چار پہاڑوں پر بکھیر دے اور اُن پرندوں کے سروں کو اپنے ہاتھ میں پکڑ اور تُو خود اُن کو بُلا اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا کہ ہم زندہ کریں گے بلکہ کہا اب تو آواز دے اگر خُدا چاہتا تو براہ راست زندہ کر سکتا تھا مگر یہ حق تعالیٰ کی عادت ہے کہ جب اپنی صفت کو ظاہر کرنا چاہتا ہے تو کسی اپنے بندے کے ذریعے سے کرتا ہے ارے نادان یہ بات غور سے سُن کہ حضرت عیسیٰؑ کا مردے زندہ کرنا حضور ﷺ کے فیض کا ہی تو کمال ہے۔

غوث اعظم فرماتے ہیں کہ اگر میرا بھید مُردوں پر کُھل جائے تو وہ قبروں میں اُٹھ کر بیٹھ جائیں جب خُدا ایک رسول ایک کلمہ ایک دین ایک ملت ایک پھر تُو سوچ کہ تیرے اور

Marfat.com

میرے عقیدے میں کیا فرق ہے؟ تُو حضور ﷺ کو مردہ کہہ رہا ہے کسی دشمن کے کان میں آواز پڑ گئی تو پھر تو خود ہی سوچ کہ وہ کیا کہے گا کہ یہ مسلمان کیسا ہے اپنے نبی کو مُردہ کہہ رہا ہے اور ہمارے نبی عیسیٰؑ کو زندہ کہتا ہے اس کا کیا دین ہے۔

ارے نادان ہوش میں آ تو اُس کو مردہ کہہ رہا ہے جس سے زندگی کو زندگی ملتی ہے اُس حیات کی شان کیا پوچھتے ہو وہ حیات تو جہاں سے گزر جائے وہاں حیات آ جائے جس کو بھی حیات ملتی ہے حضورؐ کی حیات کا صدقہ ملتی ہے۔ انسان بغیر کھائے پیئے زندہ نہیں رہ سکتا حضور ﷺ نے وصال کا روزہ رکھ لیا صحابہ نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ نہ کچھ کھاتے ہیں نہ ہی پیتے ہیں تو صحابہ نے بھی کھانا پینا چھوڑ دیا اور کمزور ہو گئے حضور ﷺ نے دریافت فرمایا تو پتہ چلا کہ آپ کو دیکھ کر صحابہ نے بھی کھانا پینا چھوڑ دیا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابیو! کیا تم میری مانند ہو مجھے تو میرا خُدا کھلاتا پلاتا ہے۔

لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ وَ لَمْ یَسْعَنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ وَّلَا مُرْسَلٌ ○

ترجمہ:۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میرا اللہ کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے جہاں نہ کوئی فرشتہ نہ نبی نہ رسول کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

اِس مقام پر اعلیٰ حضرت ابوالحقائق پیر سید امانت علی شاہ نظامیؒ فرماتے ہیں۔

لی مع اللہ شان خود فرمودہَ　　من ندانم بندہَ یا حق تُو لَی

نبی کو بس خُدا جانے خُدا کو مصطفےٰ جانے۔

Marfat.com

دعوتِ حق

ارے کعبے جاکر چلے آنے والو! درِ مصطفیٰؐ پر بھی جا کر تو دیکھو
خدا کی قسم ہے خدا بھی ملے گا جبین محبت جھکا کر تو دیکھو

وہی نُورِ اوّل وہی نُورِ آخر ، اسی نور سے ہے یہ ہر چیز ظاہر
نظر آنے والا نظر آرہا ہے نگاہوں سے پردے اُٹھا کر تو دیکھو

خدا نے جہانوں کی رحمت بنایا سراپا محبت ، مروت بنایا
حبیبِؐ خدا کملی والے کے در پر مقدر ذرا آزما کر تو دیکھو

اگر تم نبیؐ کو بشر نہ سمجھتے تو جُھوٹی نبوت کے دعوے نہ ہوتے
وہ روشن بصر ہے وہ نورِ نظر ہے نبیؐ سے ذرا دِل لگا کر تو دیکھو

وہ ابوبکرؓ، فاروقؓ، عثمانؓ، علیؓ ہیں نبیؐ کے شَیدا خدا کے وَلی ہیں
ذرا چاروں یاروں کے نقشِ قدم پر محبت سے سر کو جُھکا کر تو دیکھو

وہ بغداد والےؒ وہ اجمیر والےؒ وہ صابرؒ پیا داتا ہجویرؒ والے
یہ سب یار ہیں چار یاروں کے پیچھے ذرا ان کو رہبر بنا کر تو دیکھو

تو کیوں دربدر ہے تو کیوں بے خبر ہے تیرے دِل میں بھی کملی والے کا گھر ہے
وہ رحمت تجھے تھام لے گی دیوانے ذرا تم غمِ دل سنا کر تو دیکھو

Marfat.com

علمِ غیب

لُو لاک لما ہے شان جس دی نبیؐ ہور کوئی اوس دی شان دا نئیں
شاہد رب آکھے تے تُوں بشر آکھیں منکر ہویا توں دَس قرآن دا نئیں؟
تینوں اجر دیوانیہ نیت اُتے جے اوہ نیتاں اج پچھان دا نئیں
کیویں دیوے گا کل گواہی تیری جیڑا کنڈا وہلے کجھ جان دا نئیں

آیت:۔ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا

ترجمہ:۔اے غیب بتانے والے بے شک ہم نے تجھے گواہ بنا کر اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

حدیثِ قدسی

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَرْض

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاک

لَوْلَاکَ لَمَا اَظْھَرْتُ الرُّبُوْبِیَّہ

ترجمہ:۔اے محبوب ﷺ اگر تجھے نہ بناتا تو نہ زمینیں پیدا فرماتا نہ آسمان پیدا کرتا حتیٰ کہ اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا۔

Marfat.com

شرح

جب آپ ﷺ نے اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُکُمْ فرمایا تو کیا اُس کے بعد حضورؐ کو کسی نے اپنے جیسا کہا ہرگز نہیں بلکہ حکم تھا۔ یارسولؐ اللہ کہہ کر پکارو اے فاطمہ آپ بھی باپ کہہ کر نہ پکارو بلکہ یارسولؐ اللہ کہا کرو اچھی طرح جان لو کہ کچہری میں جج کو باپ یا بھائی کہہ کر نہیں پکارا جا سکتا یہ قانون ہے تمام عمل موجود ہیں کیا آپ پر بھی عمل کا حکم آیا ہے صحابہ نے دیکھا کہ یہ صرف اِس لئے آپ صورت میں آئے ہیں اور یہ حقیقت نہیں ہے کہ آپ ہیں ہی ہمارے جیسے، صحابہ یہ جانتے تھے کہ آپ مافوق البشر ہیں حضور آگے اور پیچھے ایک جیسا دیکھتے تھے کوئی ہے ایسا بشر جو مکان ولامکان کی سیر کر کے آئے اور کنڈی ہلتی رہے اور بستر گرم ہو اور پانی کی روانی اُسی جگہ ہو اصل بات یہ ہے کہ حضور جو ہماری جنس میں آئے یہ خدا کا بڑا احسان ہے ۔

سونہہ ربدی رب گواہ میرا ، کِتے ایڈھا حسین نہ ویکھیا اے
اِہوی سچ آکھاں یارِ غار و رگا، کتے صدیق یقین نہ ویکھیا اے
یوسف حُسن دی پئے خیرات منگدے ایسا ماہِ مُنین نہ ویکھیا اے
او دیوانیہ کا فروی پئے آکھن ایسا صادق امین نہ ویکھیا اے

جہاں قوت الٰہی جلوہ گر ہوتی ہے وہاں چاند چیرے جاتے ہیں یہ تو دیکھا کہ ہماری طرح کھاتے ہیں، پیتے ہیں، چلتے ہیں، پھرتے ہیں، بیویاں رکھتے ہیں، بچے جنتے ہیں، بیمار ہوتے ہیں، تندرست ہوتے ہیں یہ کیوں نہ دیکھا کہ سورج آپ کے اشاروں پر چلتا

Marfat.com

ہے چاند ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

دس ویکھ کے جگ جہان اندر ایڈھا سوہنا دلدار کوئی ویکھیا ای
توڑے چن تے توڑ کے جوڑ دیوے ایسا کلی مختار کوئی ویکھیا ای
جہدے نال جبریلؑ نہ دوڑ سکیا ایسا برق رفتار کوئی ویکھیا ای
سچ دس دیوانیہ سونہہ کھا کے میرے یار جیہا یار کوئی ویکھیا ای

حق تبارک وتعالیٰ نے اعلان فرمادیا (اے محبوب) جس کو تُو بلائے خواہ وہ نماز کی حالت میں ہو لبیک کہے اور حاضر ہو جائے تو مومن ہے ورنہ کافر اگر آجکل کا بندۂ عقل وخرد ہوتا تو کہتا بندے نے بلایا ہے اور پھر فرمایا نماز کے جس رُکن پر حضور بلائیں حکم کی تعمیل کر کے پھر اُسی رکن سے شروع کرو نماز ہو جائے گی گویا حضور سے بات چیت کرنا خارج از نماز نہیں یعنی حضور سے باتیں کرنا بھی نماز ہے حق تبارک وتعالیٰ نے حضور کو شاہد بنا کر بھیجا حضور ہماری نیتوں اور ارادوں کے بھی شاہد ہیں کیونکہ ہمارے اعمال کا دارومدار ہماری نیتوں پر ہے اور حضور ہماری نیتوں کو بھی جانتے ہیں اگر تو نہیں مانتا تو پھر بتا۔

کیویں دیوے گا کل گواہی تیری جیڑا کندھ او ہلے کجھ جان دا نئیں

پھر فرماتے ہیں۔

کافراں وی منیا سی نبیؐ غیب جان دا نئیں تے ابوجہل کاہنوں روڑیاں لکاوندا
میرا نبیؐ دِل دیاں نیتاں پچھان دا، تُوں آکھیں نبیؐ کندھ او ہلے کجھ وی نئیں جان دا
اُمتی دا دعویٰ نالے لاوندا الزام ایں
تُوں آپے دس دنیا چہ تیرا کیہ مقام ایں

Marfat.com

ارے نادان تُو کیا سمجھے میرے محبوبؐ کی شان یہ تو میرا وہ محبوبؐ ہے جو چہرہ اقدس پر چادر اوڑھ لے تو ساری کائنات ظلمت کدہ بن جائے اور جب چہرہ انور کملی سے باہر نکالے تو سارا جہان روشن ہو جائے۔

سورج چن تارے روشن ہوئے سارے اونہاں ویکھیا جدوں سرکار دا مُکھ
کعبہ اودھر دیوانیہ رب کیتا جدھر ہویا مدنی تاجدار دا مُکھ

اے محبوبؐ تُو کملی اوڑھ کے بیٹھ جاتا ہے مگر میں چاہتا ہوں تیرے جلوے ظاہر ہوں۔ تیرے روشن چہرے کی قسم تُو جدھر رخ پھیر دے ہم اُدھر تیرا کعبہ بنا دیں تو ذرا کملی سے باہر تو آ۔ اپنے جمال کو بے پردہ دِکھا دے ذرا اپنے آپ کو ظاہر فرما دے جب تک تیری زبان نہ ہلے گی لب جنبش نہیں فرمائیں گے ہم بات نہیں کریں گے۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

اوہدے ہتھ خدا دے ہتھ نے ایہہ لکھیا وچ قرآن
رب سبحان اودھوں بولدا جدوں ہل دی پاک زبان
اوہ شہر خدا دے علم دا، جس شہر دا علیؓ امام
ایہہ حمد ہے جس دے واسطے اوہدا پاک محمدؐ نام

❁ ❁ ❁

Marfat.com

ہے چاند ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

دس ویکھ کے جگ جہان اندر ایڈھا سوہنا دلدار کوئی ویکھیا ای
توڑے چن تے توڑ کے جوڑ دیوے ایسا کلی مختار کوئی ویکھیا ای
جہدے نال جبریلؑ نہ دوڑ سکیا ایسا برق رفتار کوئی ویکھیا ای
سچ دس دیوانیہ سونہہ کھا کے میرے یار جیہا یار کوئی ویکھیا ای

حق تبارک وتعالیٰ نے اعلان فرمادیا (اے محبوب) جس کو تُو بلائے خواہ وہ نماز کی حالت میں ہو لبیک کہے اور حاضر ہو جائے تو مومن ہے ورنہ کافر اگر آجکل کا بندۂ عقل وخرد ہوتا تو کہتا بندے نے بلایا ہے اور پھر فرمایا نماز کے جس رُکن پر حضور بلائیں حکم کی تعمیل کر کے پھر اُسی رکن سے شروع کرو نماز ہو جائے گی گویا حضور سے بات چیت کرنا خارج از نماز نہیں یعنی حضور سے باتیں کرنا بھی نماز ہے حق تبارک وتعالیٰ نے حضور کو شاہد بنا کر بھیجا حضور ہماری نیتوں اور ارادوں کے بھی شاہد ہیں کیونکہ ہمارے اعمال کا دارومدار ہماری نیتوں پر ہے اور حضور ہماری نیتوں کو بھی جانتے ہیں اگر تو نہیں مانتا تو پھر بتا۔

کیویں دیوے گا کل گواہی تیری جیڑا کندھ او ہلے کجھ جان دا نئیں

پھر فرماتے ہیں۔

کافراں دی منیا سی نبیؐ غیب جان دا نئیں تے ابوجہل کاہنوں روڑیاں لکاوندا
میرا نبیؐ دِل دیاں نیتاں پچھان دا، تُوں آکھیں نبیؐ کندھ او ہلے کجھ وی نئیں جان دا
اُمتی دا دعویٰ نالے لاوندا الزام ایں
تُوں آپے دس دنیا چہ تیرا کیہ مقام ایں

ارے نادان تُو کیا سمجھے میرے محبوبؐ کی شان یہ تو میرا وہ محبوبؐ ہے جو چہرہ اقدس پر چادر اوڑھ لے تو ساری کائنات ظلمت کدہ بن جائے اور جب چہرہ انور کملی سے باہر نکالے تو سارا جہان روشن ہو جائے۔

سورج چن تارے روشن ہوئے سارے اونہاں ویکھیا جدوں سرکار دا مُکھ
کعبہ اودھر دیوانیہ رب کیتا جدھر ہویا مدنی تاجدار دا مُکھ

اے محبوبؐ تُو کملی اوڑھ کے بیٹھ جاتا ہے مگر میں چاہتا ہوں تیرے جلوے ظاہر ہوں۔ تیرے روشن چہرے کی قسم تُو جدھر رخ پھیر دے ہم اُدھر تیرا کعبہ بنا دیں تو ذرا کملی سے باہر تو آ۔ اپنے جمال کو بے پردہ دِکھا دے ذرا اپنے آپ کو ظاہر فرما دے جب تک تیری زبان نہ ہلے گی لب جنبش نہیں فرمائیں گے ہم بات نہیں کریں گے۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

اوہدے ہتھ خدا دے ہتھ نے ایہہ لکھیا وچ قرآن
رب سبحان اودھوں بولدا جدوں ہل دی پاک زبان
اوہ شہر خدا دے علم دا، جس شہر دا علیؓ امام
ایہہ حمد ہے جس دے واسطے اوہدا پاک محمدؐ نام

❁ ❁ ❁

Marfat.com

جیوے میرا پیرِ سیال

صُورت سیرت عین شریعت مُرشد دِلبر تے لجپال

جیوے میرا پیرِ سیال ، جیوے میرا پیرِ سیال

پیرِ پٹھانؒ دے فیض نیارے نُور محمدیؐ چمکاں مارے

مِٹ کے عاشق لین نظارے، ویکھ کے ازلی حُسن جمال

جیوے میرا پیرِ سیال ، جیوے میرا پیرِ سیال

جتھے ماہی لالے ڈیرے ، نوری بدلاں پالے گھیرے

آن کھلوتی چار چوفیرے ، سیّد پاک نبیؐ دی آل

جیوے میرا پیرِ سیال ، جیوے میرا پیرِ سیال

حیدر شاہؒ نے جس دے بردے، مہر علیؒ شاہ پانی بھردے

اُچی سَاہ نئیں لیندے ڈردے ہور کِسے دی کِیہ مجال

جیوے میرا پیرِ سیال ، جیوے میرا پیرِ سیال

مَیں قربان جاواں دِلبر توں سب جگ روشن شمس قمر توں

شیخ معظمؒ جس دے در توں بن گئے کامل پیرِ کمال

جیوے میرا پیرِ سیال ، جیوے میرا پیرِ سیال

Marfat.com

ایسا فیض روحانی جاری ، لکھاں بن گئے حافظ قاری
''پیرِ کرم شاہ بھیروی'' دی تے نئیں کِدھرے کوئی مِثل مثال!

جیوے میرا پیرِ سیال ، جیوے میرا پیرِ سیال
مُرشد بگڑے کاج سوارے، باہوں پھڑ کے پارا تارے
جِدھر ویکھے نال اشارے ، دیوے ہر مشکل نوں ٹال

جیوے میرا پیرِ سیال ، جیوے میرا پیرِ سیال
دِلبر اک اے جان وی اِک اے، اِکو دین، ایمان وی اِک اے
رب رسول قرآن وی اِک اے ، اِکو پِیر میرا لجپال

جیوے میرا پیرِ سیال ، جیوے میرا پیرِ سیال
رون تیرے نے کُجھ نئیں کھونا چھڈ دے سجناں رونا دھونا
آپھس جاجے عارف ہونا کہندا ای زلفاں دا جال

جیوے میرا پیرِ سیال ، جیوے میرا پیرِ سیال
پیرِ دی صُورت سایہ رب دا، مورکھ بے صُورت نوں لبھدا
دیوانے اوہ محرم سب دا ہر تھاں تے جوہر ہر دم نال

جیوے میرا پیرِ سیال ، جیوے میرا پیرِ سیال
صُورت سیرت عین شریعت مُرشد دِلبر تے لجپال

Marfat.com

نور پنجتنؓ

اللہ نور اے نور دی حد کوئی نئیں ، اوہ قدیم نور اے بے حساب نور اے
کیوں نہ نبی دے جسم نوں نور آکھاں ، جد لفظاں چہ اُم الکتاب نور اے
صورت وچ ظاہر باطن بے صورت پردے وچ نور اے بے نقاب نور اے
اوہ دیوانیہ حسنؓ حسینؓ نور اے نور فاطمہؓ تے بُوتراب نور اے

آیت:۔ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّالظِّلَّ ٥

ترجمہ:۔ اے محبوب کیا تو نے نہیں دیکھا ہم نے اپنے سائے کو کیسے لمبا کیا۔

شرح

خدا کے نور نے جو سایہ پیدا کیا اُس کو ہی روح کہتے ہیں اُسی کو نور محمد مصطفےٰ کہا جاتا ہے جو حقائق الٰہہ کے بعد حقائق کونیہ میں ظہور کا پہلا مرتبہ ہے یہ مخلوق بھی ہے اور بے حد بھی ہے بے صورت بھی ہے لامتناہی بھی ہے بے رنگ بھی ہے اور مجرد بسیط بھی ہے خُدا بھی بے حد اور روح بھی بے حد مگر روح ایسی بے حد نہیں کہ خُدا کو حد لگا دے جیسے برف اور پانی ایک دوسرے کو حد نہیں لگاتے کوئی بھی حساب دان برف اور پانی کے درمیان فرق اور فاصلہ تو بتا دے خُدا کی ذات اور حُضور کا نور ایسے ملے ہوئے ہیں کہ قرب و بُعد کا

Marfat.com

کوئی تعلق ہی نہیں ہے ذات روح کا نمونہ ہے معلوم ہوا کہ خُدا کی ذات اور حضور ﷺ کا نور حرف اور سیاہی کی مانند آپس میں ملے ہوئے ہیں حضرت بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

قطرہ یا لہراے یا نہراے یا بحراے، کیڑی چیز پانی دی جو عین اے یا غیراے
اسماں تے صفتاں تے فعلاں دا حجاب اے، قطرہ نہ لہراے حُباب اے نہ آب اے
اکھیاں توں نانواں والی عینک اُتار کے، میں نوں مِٹا کے تے توں نوں وسار کے
خوشیاں تے غماں والے شیشیاں نوں توڑ کے، ویکھ ذرا دنیا نوں حق نال جوڑ کے

ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

حق نال مخلوق دا شرع اندر جیکر سمجھے حلول اتحاد شرک اے
اپنی عقل نادان دے لگ آکھے ہونا دین دے وچوں آزاد شرک اے

جیسے پانی ہوا کا ایک لباس ہے اور برف پانی کا ایک لباس ہے اگر برف کا لباس پانی سے اُتر جائے تو پانی رہ جاتا ہے اور پانی کا لباس اُتر جائے تو ہوا رہ جاتی ہے۔ اِس طرح عالم ظلمانی کا لباس جب اُتر جائے تو روح اور اگر روح کا لباس اُتر جائے تو ذات حق اِسی طرح جسمانی لباس اگر اُتر جائے تو ملکوتی اور اگر ملکوتی اُتر جائے تو جبروتی اگر جبروتی لباس اُتر جائے تو لاہوتی لباس رہ جاتا ہے۔

حضرت بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

سونے نوں تے سونے دی انگوٹھی پئی کھاندی اے تے مٹی کہتے مٹی دی پیالی ہُندی جاندی اے
آب تے حباب والا جھگڑا نہیں مک دا اوہ کون اے بھلا صورتاں تے نانواں وچ لک دا

Marfat.com

بدل اے تے مینہ کتے قطرہ تے لہر اے ندی اے تے نالہ کتے نہر اے تے بحر اے
پانی آپ اپنیاں صورتاں چہ پھس دا خود توں جُدا ہو کے خود ول ای نس دا

اللہ کا نور تمام مرتبوں میں حضور کا نور یعنی روح بن کر سمایا ہوا ہے ہر چیز کی ایک مثالی صورت ہے دریا بہہ رہا ہے کوئی ایسی چیز نہیں جس میں بلبلہ ڈھل رہا ہے بلکہ سمندر کا ہی کمال ہے کہ بلبلہ بن جاتا ہے ۔

دساں کیہ اے فرق جُدائی تے خُدائی دا، کچھ دی نئیں کڈی دا تے کچھ دی نئیں پائی دا
اک نقطہ جُدائی والا اُتاں دل رکھ لے دیکھ لے، خُدا نوں خُدائی نوں وی تک لے
تے من لے خُدا کسے شے توں جُدا نئیں، تے گھیر لوے جس نوں خیال اوہ خدا نئیں

اگر مجھے اپنی حقیقتوں کا پتہ نہیں تو میرا قصور ہے میرے اندر فرشتوں کے کمالات بھی موجود ہیں میں خُدا کا بھید ہوں وہ بھی مجھ پر ظاہر ہوسکتا ہے جب ظاہر ہو جائے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ میں انا الحق کہہ اٹھوں ۔

میں اور نہیں روح اور نہیں جسم اور نہیں جسم میں روح ایسے سمائی ہوتی ہے جیسے حرف میں سیاہی ۔ روشنی مجرد بسیط ہونے کے باوجود مرکب ہے روشنی کو کسی کپڑے میں نہیں باندھا جا سکتا یہ بھی روشنی کا ایک درجہ ہے پھر ہم روشنی کو محسوس بھی کرتے ہیں یہ بھی روشنی کا ایک درجہ ہے آپ نے روشنی تو محسوس کر لی مگر جس کے سہارے سے یہ روشنی قائم ہے وہ آپ نے نہیں دیکھا ۔

نور وجود شہود کمال اے — اثر حلول اتحاد محال اے
سوہنا رب دا پاک جمال اے — میرا دلبر ہر دم نال اے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا جمال سراپا کمال ہمارے آقا و مولا محمد مصطفےٰؐ کی مجسمہ صورتیں جو کائنات میں جلوہ افروز ہوتیں ہیں اُن کو کون نہیں جانتا کون نہیں پہچانتا۔

اوہ دیوانیہ حسنؓ حسینؓ نور اے نور فاطمہؓ تے بُوتراب نور اے

پھر فرماتے ہیں۔

ابو بکر صدیقؓ، فاروقؓ نور اے غنیؓ نور علیؓ مرتضیٰ نُور اے
جے کر تکئے خُسروؒ دی اَکھ لَے کے، دِسدا پیر کامل پیشوا نُور اے
نئیں تے پُچھ لے شمس تبریز کولوں، اگ مٹی تے پانی ہوا نُور اے
جے دیوانیہ مَن وِچ نُور ہووے، جدھر تکئے ساری فِضا نُور اے

پھر دیکھئے فرماتے ہیں۔

جے کر ویکھیں تُوں خُسروؒ دی اَکھ لیکے، تیرا پیر کامل ذیشان نُور اے
نئیں تے پُچھ لے پیر سیالؒ کولوں حضرت تونسویؒ پیر پٹھان نُور اے
خواجہ نُور محمدؒ دا نُور چمکے، سَونہہ رَبّ دی فخرِ جہاںؒ نُور اے
اودیوانیہ قُطب فرید نُور اے، خواجہ ہندؒ دا ویکھ سلطان نُور اے

❁ ❁ ❁

Marfat.com

بے مثل بشر

بھاویں آکھئے نُور فرشتیاں نوں، پر میرے نبیؐ دا اوہ باکمال نُور اے
جس نُور توں چَن نُوں نُور ملیا، نبی پاکؐ دا اوہ بے مثال نُور اے
اِسم پاک دا اِی حرف حرف نوری، میم حے نُور اے میم دال نُور اے
سچ دَساں دیوانیہ رب دی سونہہ میرے نبیؐ دا تے وال وال نُور اے

آیت:۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ترجمہ:۔اللہ زمینوں اور آسمانوں کا نور ہے۔

شرح

اگر ذات قدیم ہو تو اُس کی صفت بھی قدیم ہوتی ہے اور اگر ذات حادث ہو تو اُس کی ہر صفت بھی حادث ہوا کرتی ہے۔

اللہ زمینوں اور آسمانوں کا نور ہے اللہ کی ذات قدیم اللہ تعالیٰ کی صفت نورِ قدیم اور زمین آسمان حادث قابلِ غور مقام ہے حادث اور قدیم دونوں اکٹھے نہیں رہ سکتے

حضرت مولانا روم کے پیر خواجہ شمس تبریز فرماتے ہیں۔

بچشمِ عاشقاں غیر از خُدا کے ہیچ
زمین آتش و آب و ہوا ہیچ

Marfat.com

اور بابا دیوان چشتی اپنے انداز میں فرما رہے ہیں۔

کوئی چیز بھی اب تو فانی نہیں ہے یہ مٹی ہوا آگ پانی نہیں ہے
تصور میں کچھ اس طرح کھو گیا ہوں جدھر دیکھتا ہوں اُسی کا گماں ہے
وہ ظاہر عیاں ہے وہ باطن نہاں ہے نشاں بھی اُسی کا ہے جو بے نشاں ہے
فقط ایک صورت سے ہے نام میرا وگرنہ وہی دل وہی میری جاں ہے

اور پھر فرماتے ہیں۔

ہووے ذات قدیم تے صِفت حادث ایہہ تاں کدے اصول نئیں ہوسکدا
مونہوں نکلیاء عارفاں کاملاں دا قول کدے فضول نئیں ہو سکدا

مرتبہ وحدت یعنی حقیقت محمدیہ جسے حق تعالیٰ کے علم کا اجمالی مرتبہ بھی کہتے ہیں اور جو محمد مصطفےٰ ﷺ کے نور کا مرتبہ ہے اُسے تعین اول بھی کہا جاتا ہے اور یہ حق تعالیٰ کے علمی ظہور کا اجمالی مرتبہ ہے جسے تصوف کی اصطلاح میں برزخ کبریٰ بھی کہتے ہیں اسے عقلِ کُل اور رُوح اعظم اور حقائق الٰہیہ کی ام الکتاب بھی کہا جاتا ہے جیسے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ ٥ سب سے پہلے حق تعالیٰ نے میرے نُور کو پیدا فرمایا گویا یہ مرتبہ حقیقت محمدیہ ہے یہی حق تعالیٰ کے نور کے ظہور کا پہلا مرتبہ ہے۔ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

اللہ نور اے نور دی حد کوئی نئیں اوہ قدیم نور اے بے حساب نور اے
صورت وچ ظاہر باطن بے صورت پردے وچ نور اے بے نقاب نور اے

حق تعالیٰ کی ذات قدیم ہے اور نور ذاتِ حق کی صفت ہے لہذا یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ کی

Marfat.com

ذات قدیم ہو اور اللہ کا نور حادث ہو ۔

ذات کدے تقسیم نئیں ہو سکدی ، ٹکڑے اللہ دا نور نئیں ہو سکدا

واجب ذات اگے کدے رہوے ممکن ایہہ تاں کدے دستور نئیں ہو سکدا

ہر چیز حُضور کے نور سے ظہور پذیر ہے جو صورتیں بھی ظہور میں آ رہی ہیں اُن کی استعداد و قابلیت مختلف ہے غور فرمائیں زیرو درجہ طاقت رکھنے والا بجلی کا بلب اپنی استعداد کے مطابق روشنی حاصل کر رہا ہے اور 100 درجہ کا بلب اپنی اِسی طرح 500 درجہ اور 1000 درجہ کا بلب اپنی استعداد کے مطابق روشن ہوتا ہے مگر بجلی گھر تو ایک ہی ہے بلب کی طاقت کو بجلی گھر کی طاقت پر دلالت نہیں کرنا چاہئے بجلی گھر سے تمام بلب اپنی اپنی استعداد کے مطابق روشنی حاصل کر رہے ہیں ۔ حضور ﷺ کا نور ہی روح اعظم کے مرتبہ میں باعثِ تخلیق کائنات ہے ۔

نہ ایہہ چمن تارے کاروبار سارے نہ ایہہ دن ہندا نہ ایہہ رات ہندی

نہ دیوانیہ رب نوں رب کیندے جے نہ پیدا محمد دی ذات ہندی

ایک ہی شاخ پر پُھول بھی ہے اور کانٹا بھی اور پھر دونوں کی جڑ بھی ایک ہی ہے ایک ہی طاقت پُھول کو پھول اور کانٹے کو کانٹا بننے کی صلاحیت بخش رہی ہے ۔ حُضور سراپا رحمت اور نورِ مجسم ہیں اللہ تعالیٰ نے حُضور ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنایا ہے جو کفر اور اسلام کے لئے یکساں ہے پھول یعنی مومن اور کانٹا یعنی کافر اپنی اپنی استعداد و قابلیت کے مطابق حُضور ﷺ سے اکتسابِ فیض حاصل کر رہے ہیں ۔

کائنات کا کوئی ذرہ نہیں جو حضور ﷺ سے حُسن کی خیرات نہ مانگ رہا ہو ۔

Marfat.com

خیرالبشرؐ

خُدا ہے جو ظاہر محمدؐ ہیں مظہر، محمدؐ کی صُورت میں حق جلوہ گر ہے
ارے بے اَدب ہمچو ما کہنے والے ''بشر تو نہیں ہے'' وہ خیرالبشر ہے
کہا پیر رُومی نے یُوں بر ملا ہے یہ اِسم محمدؐ بھی نام خدا ہے
ہو جس کے لیے حمد وہ ہے محمدؐ کہو صاف کہنے میں کا ہے کا ڈر ہے
ہیں سرکارؐ باعثِ ایجاد عالم، نہ ہوتے جو آقاؐ تو کُچھ بھی نہ ہوتا
فلک چاند سُورج یہ روشن سِتارے یہ شجر و حجر کیا یہ کیا بحر و بَر ہے
عبادت سے بڑھ کر اَدب کی فضیلت ادب کرنے والوں پہ رحمت خدا کی
رسولؐ خدا کو بشر کہنے والے خُدا کے غضب سے تُو کیوں بے خبر ہے
نمازِ محبت ادا ہو رہی ہے نبیؐ سو رہے ہیں علیؓ کہہ رہے ہیں
اِشاروں سے سُورج پلٹ دینے والے میری تجھ پہ قربان نمازِ عصر ہے
خُدا سے نبیؐ کی محبت ہی مانگو محبت عقیدت ارادت ہی مانگو
مِلے گا اگر کُچھ تو ولیوں کا صدقہ ہاں مانگو خُدا کرم جوش پر ہے
ہے ایمان تیرا کہ عیسیٰؑ ہیں زندہ مگر تُو حیاتِ نبیؐ کا ہے منکر
اے دیوانے مجھ کو بتا تیرے دِل میں ہے عیسیٰؑ کا یا کملی والے کا گھر ہے

Marfat.com

نورِ قدیم

اوس نُور دی شان کیہ پُچھنا ایں ، نبی پاک دا اوہ عظیم نور اے
ٹکڑے کدے وی نُور نئیں ہوسکدا، اللہ نبیؐ دا اِک قدیم نور اے
غوث پاک دے پیر نے صاف لکھیا، ہُندا نفی نہ جمع تقسیم نُور اے
او دیوانیہ اللہ دا الف نوری ، اوسے نوروں محمدؐ دی میم نور اے

الحدیث:۔ اَوَّلَ مَاخَلَقَ اَللّٰہُ نُوْرِی○

ترجمہ:۔سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

شرح

حق تبارک وتعالیٰ کے نور سے حضور ﷺ کا نور اور حضور ﷺ کے نور سے ہر شے ظہور پذیر ہے۔آگ مٹی ہوا پانی بھی تو حضور کے نور ہی کی صورتیں ہیں کائنات کا ہر ذرہ ذرہ اُس نور محمدی سے قائم ہے اگر حضور ﷺ کا نور نہ ہوتا تو کائنات کی کوئی شے ظہور میں نہ آتی۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

Marfat.com

حضور پاک کے نور کو قلم الاعلیٰ عقلِ کل اور روح اعظم کہا جاتا ہے یہ سب ایک ہی حقیقت کے نام ہیں جیسے کہ حدیثوں میں لکھا ہے حضور فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا پھر فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا اور پھر فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے روح کو پیدا فرمایا اور پھر یہ بھی فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نُور کو پیدا کیا تو حضرت غوثِ پاک کے مرشد حضرت شیخ ابو سعید مخزومیؒ کتاب تحفہ مُرسلہ شریف میں لکھتے ہیں کہ عقل، قلم روح اور نُورِ مصطفےٰؐ ایک ہی حقیقت کے چاروں نام ہیں یعنی کہیں قلم لکھا جائے کہیں روح لکھا جائے عقل لکھا جائے اِن تمام سے مُراد حضور کا نور ہے یہی وجہ تھی حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا حُضور سراپا نور یعنی سراپا روح ہیں اور روح سے ہر شے قائم ہے پانی سے جب برف بن جاتی ہے تو برف کا ٹوٹنا پانی کی خاصیت نہیں پانی کی خاصیت روانی ہے برف بننے کے بعد اوصاف بدل گئے یعنی روح جب صورت میں آتی ہے تو اوصاف بدل جاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت ابوالحقائق نظامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

تصرف روح کرتی ہے بدن میں لامکان ہو کر
وہ رہتے ہیں جہاں میں اس طرح سے جان جاں ہو کر

اور برف جب پانی بن جائے تو پھر وہی اوصاف ہو جاتے ہیں جو پانی میں ہوتے ہیں۔

حضرت بابا دیوان چشتیؒ فرماتے ہیں۔

بحر وچ بیڑی کِتے غوطے پئی کھاندی اے
تے قطرے نوں نِکی جِی چڑی پی جاندی اے

Marfat.com

اسماں تے صفتاں تے فعلاں دا حجاب اے

قطرہ نہ لہر اے حباب اے نہ آب اے

اللہ والے جب اِس تعین کی نفی کر دیتے ہیں اور روح یعنی حضور کے نور کی تجلیوں میں گم ہو جاتے ہیں تو جسم کے اوصاف گھٹتے گھٹتے روح کے اوصاف ہو جاتے ہیں تو اُن کے جسم کا سایہ بھی نہیں رہتا اِس لئے بعض اولیا اللہ کا سایہ نہ رہا وہ عین روح ہو گئے رومی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

چوں فنا در فقر پیرا یہ شود

آں محمد وار بے سایہ بود

اولیا اللہ پر جب یہ مقام آتا ہے تو فنا فی الرسول ہو جاتے ہیں تو اُن کا بھی سایہ نہیں رہتا برف اگر صفر درجہ حرارت سے نیچے چلی جائے تو پتھر کی صورت اختیار کر جاتی ہے اور اپنے اصل یعنی پانی سے اتنی دور ہو گئی کہ واپسی محال اسی طرح مولا کریم نے ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے اصل سے اتنے دُور ہو گئے کہ اُن کے دلوں پر کانوں پر اور آنکھوں پر مہر لگا دی اب وہ دُور کی منزل کو طے کر کے اصل کی طرف آئیں گے بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

اصولوں دُور ہو کے قطرہ بنے موتی بھلا ایس توں وڈا قصور کیہ اے

جہڑا حد بے حد توں گزر جاوے اوہدے واسطے نیڑے تے دور کیہ اے

قطرے کا اصل پانی ہے اور وہی قطرے کی حقیقت ہے قطرہ اپنے اصل سے دور ہو کر اگر موتی بھی بن جائے تو وہ اپنی حقیقت سے دور ہو کر سمجھو گمراہ ہو گیا یعنی اپنے اصل سے

Marfat.com

دور ہو گیا تمام مرتبوں میں حضور کا نور ہی روح بن کر سما رہا ہے یعنی پانی کا ہی کمال ہے کہ بلبلے کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (اے محبوب) اگر تمام سمندر سیاہی بن جائیں تو تیری شان لکھتے ہوئے تمام سمندر ختم ہو سکتے ہیں مگر تیری شان ختم نہیں ہو سکتی۔ احد اور احمد میں بس نقطے کا ہی تو فرق ہے یہ نقطہ کیا ہے الف کے ساتھ یہ نقطہ ملانے ہی سے تو م کا حرف بن جاتا ہے خواجہ غلام فریدؒ فرماتے ہیں۔

احد بھی او ہے احمد بھی او ہے میم دے او ہلے دِلڑی موہے
ہر دم رکھ فریدؔ دھیان ، عشق ساڈا دین ایمان

یہ وہی نقطہ ہے جس نقطے کے متعلق بابا بُلے شاہ قصوری رحمتہ اللہ فرماتے ہیں۔

گل اک نقطے وچ مکدی اے

اِس نقطے کی اہمیت و حقیقت جب مرشد عارف و کامل سمجھا دے تو مرید بے ساختہ کہہ اُٹھتا ہے۔

او دیوانیہ اللہ دا الف نوری او سے نوروں محمد دی میم نورا اے

پھر فرماتے ہیں۔

ہویا آپ احدیت دے وچ احد ، آپے وچ وحدت روپ یار دا اے
آپے نور وجود شہود آپے ، آپے آپ سارے رُوپ دھار دا اے
اوہ محبوب آپے ، آپے ہو عاشق ، آپے اپنے توں جِند وار دا اے
او دیوانیہ میم محمدیؐ چوں ، پیا الف آپے چمکاں مار دا اے

❁❁❁

Marfat.com

مُکھ مُبارک

کِسے ویکھیا نئیں بیصُورتی نوں کیویں نظر آوے اوس نُور دا مُکھ
اکھیّں پا سُرمہ "مَازَاغ" والا، نبیؐ ویکھیا ربّ غفور دا مُکھ
نُوری مُکھڑا ویکھ بلالؓ بولے، تیرے مُکھڑے توں واراں حُور دا مُکھ
تینوں رَبّ دیوانیہ نظر آوے، اک وار جے ویکھیں حضورؐ دا مُکھ

آیت:۔ مَازَاغَ الْبَصَرُوَ مَا طَغیٰ o

ترجمہ:۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذاتِ باری تعالیٰ کو کُھلی آنکھوں سے دیکھا۔

نظّارہ کو تو جنبش مژگاں بھی بار ہے
نرگس کی آنکھ سے تجھے دیکھا کرے کوئی

(علاّمہ اقبالؒ)

شرح

محبت تو گفتار سے رفتار سے اور کردار سے بھی ہو جاتی ہے جب آنکھیں دیکھتی ہیں اقرار کر لیتی ہیں اور دل تسلیم کر لیتا ہے تصدیق کر لیتا ہے تو پھر اُس محبوب سے کوئی بھی چیز خوبصورت نظر نہیں آتی۔ آنکھیں اُس سے پھریں یہ کبھی نہیں ہو سکتا بس پھر یہ آنکھیں

Marfat.com

اُسی پر لگی رہتی ہیں شاید یہ آنکھیں صرف اُس محبوب کا چہرہ دیکھنے کے لئے بنائی گئیں اور محبوب کا چہرہ ان آنکھوں کے لئے ہی بنایا گیا پھر بلند سے بلند مقام پر جائیں یا پست سے پست مقام پر محبوب کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آتا بلندی اور پستی ایک نظر آتی ہے قرب اور دوری کا فرق مٹ جاتا ہے محبوب کا چہرہ بلند سے بلند مقام پر نظر آتا ہے اور آنکھیں بھی بلند سے بلند ''اِسی کا نام معراج ہے''۔

جل جاویں گا تُوں ویں کوہ طور وانگوں، جے تُوں ویکھ لیاں اِک وارا کھیاں
اوہ کوئی اکھیاں نے تیغاں رکھیاں نے، مَیں تاں ویکھدا رہ گیا یارا کھیاں
گیاں پھس اکھاں ویکھ اکھیاں نُوں، ہویاں اکھاں دا ویکھ شکارا کھیاں
کدے صبر دیوانیہ نہ آوے، بھانویں ویکھئے پئے بار بار اکھیاں

فانی آنکھ فانی چہرے کو دیکھتی ہے کیونکہ ذات فانی ہو تو صفت بھی فانی ہوتی ہے ذات قدیم ہو تو صفت بھی قدیم۔

ایہہ نئیں نظر نظاریاں لائق اِس دی دھیری کالی
ایہہ خود فانی فانی وِیکھے ویکھ رہئی متوالی
(مولوی غلام رسول عالم پوری)

محبوب کس آنکھ سے نظر آتا ہے؟ وہ آنکھ دل کی آنکھ ہے چشم بصیرت سے مراد علمی آنکھ ہے۔

نار نور تے شجر چوں ظاہر ہو کے حضرت موسیٰؑ نوں رب دیدار بخشے
جلوہ اجے وی طور تے نظر آوندا، علمی آکھ جے پروردگار بخشے

Marfat.com

نظر آوندا نئیں عقل دے انہیاں نوں بِناں ادب نہ رب انوار بخشے
اوہ دیوانیہ بخشاں وار دیواں جے کر دید مدنی تاجدارؐ بخشے

زندگی میں کوئی عارف وکامل مردِ حق مل جائے اور باطنی آنکھ کھول دے تو پھر آنکھ جدھر بھی دیکھے گی محبوب ہی نظر آئے گا تیری ظاہری آنکھ فانی ہے تُو اپنی آنکھ کو اُس کی آنکھ پر قربان کر دے جس کی ذات غیر فانی ہے قدیم ہے لامتناہی ہے سراپا حیات ہے روحِ اعظم ہے پھر دیکھ تجھے ہر طرف تیرا محبوب ہی دکھائی دے گا۔ بلالؓ نے جس آنکھ سے حضورؐ کو دیکھا تھا وہ آنکھ خدا سے مانگ جس نظر سے یارِ غارؓ نے حضورؐ کو دیکھا تھا وہ نظر خدا سے مانگ علیؓ کی آنکھ تو حضورؐ ہی کی آنکھ تھی۔ علی نے حضور ﷺ کو دیکھا یا حضورؐ نے حضرت علیؓ کو دیکھا وہ جسم ایک روح ایک خون ایک پھر آنکھ بھی ایک جیسے کہ حدیث پاک میں ارشاد ہے علی کا جسم میرا جسم ہے علیؓ کی روح میری روح ہے اور علیؓ کا خون میرا خون ہے۔

اِکو جسم تے جان تے خون اِکو، ہتھ مرتضےٰؓ دے مصطفےٰؐ دے ہتھ
اوہ دیوانیہ پڑھ قرآن آکھے، ہتھ نبیؐ دے ہین خدا دے ہتھ

جیسے کہ قرآن پاک میں مولا کریم کا ارشاد پاک ہے۔

ترجمہ:۔ (اے محبوب فرما دے) جو لوگ تیرے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ اُن کے ہاتھوں پر خدا کا ہاتھ ہے۔

بس تو اپنا علم حضورؐ کے علم پر قربان کر دے اپنی عقل اُس عقلِ کُل پر قربان کر دے بلالؓ

Marfat.com

کی طرح حضورؐ کے جلووں کو دیکھ حضرت اویس ؓ کا عشق خدا سے مانگ پھر تجھے ہر طرف محبوب کے جلوے نظر آئیں گے۔ دیکھ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

نظر نال تے یار نئیں نظر آوندا، خود نظر بن کے یار نظر آوندا اے
عِشق اگے جے عقل قربان کریئے، جتھے سِر رکھیئے نظر در آوندا اے
طرف اپنی توں اپنے وَل جانا، منزل یار دی وِچ ایسا سفر آوندا اے
اپنے وَل دیوانیہ آتے سہی، راہ وِچہ خُدا دا گھر آوندا اے

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

میں تاں کجھ وی نئیں میرا کجھ وی نئیں میرا دل تُوں ایں دلدار تُوں ایں
سب نور تیرا تے ظہور تیرا سارے چمن دی یار بہار تُوں ایں
پردے وِچ تُوں ایں بن کے اکھ میری، میری نظر بن کے اشکار تُوں ایں
اَکھاں کھول دیوانیہ تک مینوں، تیرا یار میں آں میرا یار تُوں ایں

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

ظاہر ذات خدا دی نبیؐ مظہر، ظاہر مظہر دا فرق پچھان میاں
جیویں حرف سیاہی توں وَکھ ناہیں، نبیؐ اللہ توں وَکھ نہ جان میاں
ربّ اوّل اے آخر تے ظاہر باطن، لکھیا صاف اے وِچ قرآن میاں
او دیوانیہ ربّ دے روپ سارے، روح جسم مثال انسان میاں

❁ ❁ ❁

حیات النبیؐ

کدے کولوں سِکھنا ایں، کون تینوں دس دا، گلاں سن تیریاں شیطان پیا ہَسدا
کنہوں آکھیں مُردہ زمین وچ دھس دا، رب دا حبیبؐ ساڈے سینیاں چہ وس دا
جہڑی گل آکھیں اوہو جھوٹ تمام ایں ، توں آپے دس دنیا تیرا کِیہ مقام ایں
قصہ ایہہ دیوانے نے حدیث وچوں لِکھیا، تے وڈھا بھائی آکھنا توں کدے کولوں سکھیا

آیت:۔ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ یُخْرِ جُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْ رِ وَالَّذِیْنَ
كَفَرُ وْااَوْ لِیٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْ تُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ط

(سورۃ بقرہ آیت نمبر 257)

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے نکالتا ہے ان کو اندھیروں سے طرف روشنی کے اور جو لوگ کافر ہوئے دوست ان کے شیاطین ہوئے نکالتے ہیں ان کو روشنی سے طرف اندھیروں کے۔

روشنی کیا ہے؟ اللہ اور رسولؐ سے محبت

اندھیرا کیا ہے؟ اللہ اور رسولؐ کی نافرمانی

بس عمل کا دارومدار نیّت پر اور نیّت کا عقیدے پر ہے۔

Marfat.com

شرح

ذاتِ حق کے لئے عروج محال اور نزول کمال ہے اور نبی پاکؐ کے لئے عروج فرمانا معراج ہے اور نزول فرمانا مقامِ بشیریت ہے حضورؐ مقامِ بشریت میں ہوں یا نورانیت میں۔ حقیقت میں فرق نہیں پڑتا۔ دیکھئے حضرت جبریل علیہ السلام دحیہ کلبیؓ کی صورت میں جلوہ گر ہو کر حضورؐ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس کی حقیقت میں کچھ بھی فرق نہ پڑا۔ بس ذاتِ حق تعالیٰ یا حضورؐ کسی مرتبہ میں ظہور فرمائیں تو ذات میں تغیر و تبدل نہیں ہوگا۔

کسی لباس میں حسنِ ازل کا آجانا
یہ اِنکشافِ حقیقت ہے انقلاب نہیں

بس ذاتِ اَحدِیت و وحدت ایک ہے جو تغیر و تبدل تجزی و تقسیم تعدد و تکثر اور حلول و اتحاد سے منزہ و پاک ہے۔

ذات کدے تقسیم نہیں ہو سکدی ٹکڑے اللہ دا نور نئیں ہو سکدا
واجب ذات اگے کدِھرے ہوے ممکن اہوی کدے دستُور نئیں ہو سکدا
عارف ہِناں عِرفان دا قلب اندر، پیدا کدے شُعور نئیں ہو سکدا
او دیوانیہ ولی دی نظر باہجوں ، قلب کدے حضُور نئیں ہو سکدا

حضورؐ کا لباسِ بشریّت میں جلوہ گری فرمانا صرف اور صرف ہماری تعلیم و تربیت فرمانے کے لئے تھا ورنہ حقیقتِ محمدیہؐ میں حضورؐ کا مقام ذاتِ حق کا وہ علمی اجمالی مرتبہ ہے

Marfat.com

جہاں مولا تعالیٰ اپنے تمام اسماء وصفات اور جمیع کمالات کے ساتھ ظہور فرما ہے۔
حضور قبل از ظہور بھی نبیؐ تھے اور بعد از ظہور بھی نبیؐ ہیں جیسے کہ بابا دیوان چشتی نے فرمایا ہے۔

نبیؐ اودھوں وی نبی سی جس ویلے نئیں سی کتے وی کوئی انسان بنیا
میرے نبیؐ دے نُور توں جو بنیا، بنی زمیں بھانویں آسمان بنیا
ایہہ زمان بنیا ایہہ مکان بنیا ، اوسے نُور توں سارا جہان بنیا
سچ دساں دیوانیہ ربّ دی سونہہ ، ربّ آپ حضورؐ دی جان بنیا

دیکھئے کتاب اخبار الاخیار میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حضورؐ نبی کریم کی ذات اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء وصفات اور جمیع کمالات کی مظہرِ کامل
یاد رکھو مردہ دل رکھنے والے مُردوں کا نبی بھی مُردہ ہے اور جن کے دل زندہ ہیں ان کا نبیؐ زندہ ہے جو مدینے میں بھی ہے اور سینے میں بھی ہے۔

شکل شیشے چوں اپنی نظر آوندی، شیشے صاف چوں کڈھنے عیب چھڈ دے
اوہلے کیہڑی اے چیز حضور کولوں، کاہنوں ناپنا ایں علم غیب چھڈ دے
جہنوں کافر وی صادق امین آکھن، اوس ذات نوں تے بے غیب چھڈ دے
جے اجے دیوانیہ شک تینوں ، پڑھنا آیت وچوں لاریب چھڈ دے

Marfat.com

نوائے سوز

یہ پُرسوز ہے دِل یہ کیوں آنکھ تر ہے مدینے کو جانے کے دِن آگئے ہیں
نگاہیں جھکا کر درِ مصطفےٰ پر نصیب آزمانے کے دِن آگئے ہیں
وہ جنت سے بڑھ کر جمیل و حسین ہے زمیں، وہ زمیں ہے، کہ عرش بریں ہے
وہ گلیاں وہ کوچے حبیبؐ خدا کے جہاں سر جھکانے کے دن آگئے ہیں
چلو عاصیو! ہم بھی جھولی کو بھر لیں، خدا کی وہاں رحمتیں جوش پر ہیں
نبیؐ دے رہے ہیں، علی بانٹتے ہیں، خزانے لٹانے کے دن آگئے ہیں
کُھلا میکدہ ہے سہانا سماں ہے وہ ساقی کوثر بڑا مہرباں ہے
چلو مئے کشو آج سجدوں میں گر کر یہ پینے پلانے کے دِن آگئے ہیں
ازل سے محبت کا بیمار ہوں میں، ہاں مجبور نادار لاچار ہوں میں
میرے حالِ دل پر تو ویرانیوں کو یہ آنسو بہانے کے دِن آگئے ہیں
اُدھر آنے جانے کی تیاریاں ہیں، اِدھر زور پر میری لاچاریاں ہیں
آؤ برسو میرے ساتھ کالی گھٹاؤ، یہ رونے رولانے کے دن آگئے ہیں
یہی آرزو ہے مدینے کو جاؤں، یہ ہے درد جن کا انہیں کو سناؤں
ازل سے میرا دِل ہے دیوانہ جن کا انہیں غم سُنانے کے دن آگئے ہیں

Marfat.com

نُور یا بشر

نبی پاک دی شان تے رب جانے سمجھ سکے کیہ طاقت انسان دی اے
کوئی نور آکھے تے کوئی بشر آکھے، ماری گئی کیوں مت جہان دی اے
نوری ہین فرشتے تے بشر خاکی، عالی شان اِس توں عالیشان دی اے
او دیوانیہ نبیؐ دی ذات مظہر، عین ذات صفات رحمٰن دی اے

آیت:۔ فَاَوْحیٰ اِلیٰ عَبْدِہٖ مَآ اَوْحیٰ ○

ترجمہ:۔ جو باتیں ہوئیں سو ہوئیں۔

شرح

انسانو، فرشتو، نبیو اور رسولو تم نہیں جانتے میرے محبوب ﷺ کا کیا مقام ہے؟ یہ تمہاری سمجھ سے بالاتر ہے جہاں یہ مقام ہے کہ حضور کا جسم ہمارے جیسا ہے تو پھر یہ بھی مقام ہے کہ حضور کا چلنا پھرنا سُننا دیکھنا سب خُدا کا ہے جب اِس مرتبے سے معراج کیا تو پھر مرتبے اور بلند ہوں گے۔

اوہ راز معراج دا دیوانے، محبوبِ خدا یا خدا جانے
اوتھے گیا نبی تے نہ کوئی مرسل جتھے دو جگ دے سلطان گئے

Marfat.com

اِس مقام پر قیاس آرائی کرنا ایسے ہی ہے کہ جیسے ہم خدا کو نہیں سمجھ سکتے جب آپ نے ہم میں بیٹھ کر یہ فرمایا کہ مِثلکم میں تمہارے جیسا بشر ہوں تو قابَ قوسین میں کیا کہا ہوگا فرمایا تم مجھ سے ڈرو نہیں میں تمہارے جیسا بشر ہوں یہ کون فرما رہا ہے جس کے متعلق خُدا خود فرما رہا ہے۔ ''بس بات نہ پوچھو میرے محبوب ﷺ کا کیا مقام ہے۔''

معراج کی منزلیں طے ہو جانے کے بعد بھی حضور کے مقام میں کوئی شک کرے تو اُس کے ایمان کو ہم کیا کہیں۔

کافراں وی منیا سی نبیؐ غیب جان دا۔ نئیں تے ابوجہل کا ہنوں روڑیاں لکاوندا
میرا نبیؐ دل دیاں نیتاں پچھان دا۔ توں آکھیں نبیؐ کندھ او ہلے کجھ وی نئیں جاندا
اُمتی دا دعویٰ نالے لاوَندا الزام ایں۔ توں آپے دس دنیا چہ تیرا کیہ مقام ایں
قصہ ایہہ دیوانے نے حدیث وچوں لکھیا۔ تے وڈھا بھائی آکھنا توں کدے کولوں سکھیا

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی سودہ نجم کا ترجمہ فرماتے ہیں۔ مجھے قسم ہے تمہارے محمد کی جب وہ اترا۔ اُترا کہاں سے بات دراصل یہ ہے کہ جب جاتے ہیں خُدا فرماتا ہے سبحان اللہ جب آتے ہیں تو قسمیں کھاتا ہے حضور کا معراج کیا ہے حضور کے مرتبے حضور پر کھول دیئے گئے میرے پیرو مرشد بابا دیوان چشتی اِس مقام کو اپنے انداز میں یوں بیان فرما رہے ہیں۔

تینوں راز معراج دا کیہ دساں گیا کون تے کون میزبان بنیا
جسم عرش بنیا کرسی نفس ہویا قلب لوح تے روح لامکان بنیا

Marfat.com

بے نشان دا آپ نشان ہو کے مونہوں بولدا آپ قرآن بنیا

او دیوانیہ راز معراج دساں رب آپ اپنا مہمان بنیا

معلوم ہوا حضور نے ہر عروجی مرتبے میں اپنے آپ کو دیکھا جیسے خُدا نے اپنے ہر نزولی مرتبے میں خود اپنی ذات کو دیکھا گویا جب خُدا اپنے آپ کو مرتبہ وحدت میں دیکھتا ہے تو فرماتا ہے کہ تمام حمد میری ہی ذات کیلئے ہے اور مَیں اِس مرتبہ میں خود ہی محمد ہوں اور جب حضورؐ اپنے آپ میں اپنے کو دیکھتے ہیں تو فرماتے ''اَنَا اَحْمَدُ بِلَا مِیْم'' میں بغیر میم کے احمد ہوں یعنی احد ہوں ۔

در مقام لی مع اللہ سیر نیست

وحدت محض است ایں جا غیر نیست

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت احمد رضا خاںؒ بریلوی فرماتے ہیں ۔

اٹھے جو قصرِ دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے

وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی یہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے

حق تعالیٰ نے ''ید اللہ فوق ایدیھم'' فرما کر حضور کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرمایا اگر ہاتھ خدا کا تھا تو پاؤں کس کا ہوگا حضور کی ذات کو اپنی ذات کا مظہر فرما دیا پھر فرمایا ۔

آیت:۔ وَ مَا مَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمیٰ ٥

ترجمہ:۔اے محبوب تو نے کنکریاں نہیں ماریں جب تو نے ماریں تو وہ اللہ تعالیٰ نے ماریں۔

یہ فرما کر حضور کے فعل کو اپنا فعل فرما دیا اور پھر فرمایا۔

آیت:۔وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○

ترجمہ:۔میرا محبوب اپنی خواہش سے نہیں بولتا مگر جو خدا کی طرف سے وحی کی جائے۔

یہ فرما کر حضور کی صفت کو اپنی صفت قرار دیا جبھی تو حضرت شاہ عبدالحق محدث دیلوی کتاب اخبار الاخیار میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور کی ذاتِ اقدس اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات صفات اور جمیع کمالات کی مظہر کامل ہے۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

ہتھ میرے محبوبؐ دے ہتھ ربّ دے، لکھیا وِچ قرآن فرمان دِسدا اے
نبی پاکؐ دی شان نشان ربّ دا، عقلوں انھیاں نُوں بے نشان دِسدا اے
کون آکھدا اے نُور دا جسم کوئی نئیں، جد لفظاں دِے وِچ قرآن دِسدا اے
او دیوانیہ نبیؐ دے عاشقاں نُوں صُورت نبیؐ دی وِچ رحمان دِسدا اے

پھر فرماتے ہیں۔

ذرا پڑھ قرآن تے دس مینوں، روڑے کافراں نوں کدِھے ماردے ہتھ
چَن توڑ کے تے فیر جوڑ دے نے، ہتھ رب دے ہین سرکارؐ دے ہتھ
پھڑ ہتھاں نوں پَل وچ تار دیندے، بھاویں ہون کیڈے گہنگار دے ہتھ
گل تاں دیوانیہ ہتھ آوے، ہتھ آون جدوں کسے یار دے ہتھ

❁❁❁

Marfat.com

حقیقتِ محمدیہؐ

ہویا آپ احدیت دے وچ احد آپے وچ وحدت رُوپ یار دا اے
آپے نور وجود شہود آپے، آپے آپ سارے روپ دھار دا اے
اوہ محبوب آپے آپے ہو عاشق آپے اپنے توں جند وار دا اے
او دیوانیہ میم محمدی چوں پیا الف آپے چمکاں مار دا اے

حدیث قدسی:۔ کُنتُ کَنزاً مَّخفِیاً فَاَحبَبتُ عَن اُعرَفَ فَخَلَقتُ الخَلقَ

ترجمہ:۔ میں چُھپا ہوا خزانہ تھا مجھے حُبّ ذاتی کا تقاضا ہوا کہ میں پہچانا جاؤں، تو میں نے مخلوق کو تخلیق کیا۔

شرح

جمال وجلال کی طرح تنزیہہ اور تشبیہ بھی ذاتِ باری تعالیٰ کی صفات ہیں سید پیر مہر علی شاہ فرماتے ہیں ؎

جو ہے تنزیہہ عین تشبیہ جمع حق مشہود ہے
غوثِ اعظم کرم کیتا ساڈے سر دیاں والیاں

تنزیہہ کہتے ہیں بے صورتی کو اور تشبیہ کہتے ہیں صورت کو گویا ذاتِ باری تعالیٰ دونوں

Marfat.com

صفات صورت اور بے صورتی کی جامع ہے یعنی جو ذات مرتبہ احدیت میں احد ہے وہی اپنے علمی اجمالی مرتبہ میں جسے وحدت کہا جاتا ہے محمدؐ ہے۔ جب ذات باری کو اپنی ذات کے مشاہدہ فرمانے کا شوق ہوا تو فرمایا میں گٹھلی میں درخت کی مانند چھپا ہوا تھا مجھے شوق ہوا کہ اپنے جمال وکمال کو دیکھوں تو میں نے اعیان ثابتہ یعنی صور علمیہ کے آئینوں کو آراستہ کیا اُن میں اپنی علمی اجمالی صورت کو دیکھا جسے حقیقت محمدیہ کہتے ہیں یعنی مرتبہ وحدت جو حقیقت محمدیہ کا مرتبہ ہے اِس مرتبہ میں جب اپنے آپ کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ تمام حمد میری ہی ذات کے لئے ہے اور میں ہی محمد ہوں یعنی جو مرتبہ احدیت میں احد ہے وہی مرتبہ وحدت میں محمدؐ ہے۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ فرماتے ہیں ؎

احد بھی او ہے احمد بھی او ہے میم دے او ہلے دلڑی مو ہے
ہر دم رکھ فرید دھیان عشق ساڈا دین ایمان

پھر مرتبہ کثرت یعنی وحدیت جو حقیقت انسانیہ کا مرتبہ ہے میں ظہور فرمایا ؎

آپے احدیت وچ احد ہے آپے وحدت وچ محمدؐ ہے
آپے کثرت دے وچ گنج شکرؒ کتے صابر نام رکھایا اے

تصوت کی اصطلاح میں مرتبہ وحدت کو حقائق الہیہ کی ام الکتاب بھی کہا جاتا ہے اور یہ ذات باری کے علم کا اجمالی یعنی کُلی مرتبہ ہے یہ مرتبہ نور، وجود علم، شہود چاروں شانوں کا مظہر ہے جیسے کہ میرے دادا مرشد اعلیٰ حضرت ابوالحقائق پیر سید امانت علی شاہ صاحب نظامی گنجوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مثنوی شریف میں فرمایا ؎

مظہر نور و وجود، علم و شہود　　قابل و آئینہء ذاتِ وجود

وہ ذات احدیت آئینہء وحدت میں اپنا جمال و کمال دیکھ کر اپنے آپ پر آپ ہی عاشق ہے۔ کیونکہ اس ذاتِ احدیت نے اپنا غیر پیدا ہی نہیں کیا۔

ایہہ گل کوئی یار خطا وی نئیں جے خُدا وہ نئیں تے جُدا وی نئیں

آپے احمد بن کے حمد کرے، تے محمد نام رکھایا اے

یاد رکھو محمد ﷺ خُدا نہیں بلکہ خُدا نے اپنا نام محمد رکھا۔

کوئی وی نہ آکھے یار و نبی نوں خُدا اے

تے ویکھے جیڑا دوایوی اکھ دی خطا اے

حضورؐ کے چہرہ اقدس سے ذرا سا پردہ ہٹ گیا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر اجازت ہو تو سجدہ کریں اعلیٰ حضرت احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

پیش نظر ہے وہ نگار، سجدے کو دل ہے بے قرار

روکئے سر کو روکئے ہاں یہی تو امتحان ہے

حرف کا سیاہی سے قرب ضرور ہے مگر چیزیں دو نہیں کوئی حساب دان اُن کے درمیان فرق نکال سکتا ہے کہ حرف اور سیاہی کے درمیان کتنا فرق اور فاصلہ ہے میرے دادا مرشد اعلیٰ حضرت ابوالحقائق سید پیر امانت علی چشتی نظامی گنجوی رحمتہ اللہ علیہ اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں۔

لی مع اللہ شانِ خود فرمودہ ای　　من ندانم بندۂ یا حق تُوئی

Marfat.com

بہارِ مدینہ

چلو یار آؤ مدینے کو جائیں وہیں زندگی کا گذارا کریں گے
پکڑ کر کے روضہ اقدس کی جالی محمدؐ محمدؐ پکارا کریں گے
لِکھا صاف ہے جو یَدُ اللّٰہ پڑھا ہے کہ حق اُن کی صورت میں جلوہ نما ہے
تصور میں لا کر وہ نورانی صورت حقیقت کو دِل میں اُتارا کریں گے
غریبوں کے حامی یتیموں کے والی وہ ہے جن کا در عرشِ اعلیٰ سے عالیٰ
مدینے میں جا کر جھکائیں گے سر کو مقدر کا روشن ستارہ کریں گے
مَیں عاصی ہوں بیشک گنہگار ظالم وہ جنّت کے والی وہ مختارِ عالم
گنہگار ہو کر بھی دوزخ میں جاؤں میں ہوں جن کا وہ کب گوارہ کریں گے
وہی جن پہ ہر دم سلام آرہا ہے وہی جن کی قسمیں خدا کھا رہا ہے
مدینے کی نُورانی گلیوں میں جا کر خدا کے کرم کا نظارہ کریں گے
وہی ایک در ہے اُسی در پہ جائیں یہ ہے درد جن کا انہیں کو سنائیں
وہ ہو کر مسیحا جہانوں کی رحمت مریض محبت کا چارہ کریں گے
حدیثوں میں دیکھو یہی تو لکھا ہے رضا مصطفےٰ کی خدا کی رضا ہے
مَیں روزِ ازل سے ہوں دیوانہ جن کا وہ بخشش کا میری اشارہ کریں گے

Marfat.com

حقُّ الیقین

ہتھاں نال محبوب دے کافراں نوں، ربّ روڑیاں مار دا نظر آوندا اے
جے کر ہون ایمان دے در کھلّے ، جلوہ صاف دلدار دا نظر آوندا اے
شیشہ ہووے جے قلب دا صاف یارو، چہرہ یار نوں یار دا نظر آوندا اے
اپنے اندر دیوانیہ مار جھاتی ، روضہ وِیکھ سرکار دا نظر آوندا اے

آیت:۔ وَ مَارَمَیْتَ اِذْرَمَیْتَ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی

ترجمہ:۔وہ روڑیاں تُو نے نہیں ماریں جب تُو نے روڑیاں ماریں وہ تو اللہ نے ماریں۔
پس اُس بے مثال ذات کی تعریف مثل میں کرو۔''بے مثل'' ہونا ذات کی ایک صفت ہے اور ذات کو اُس کی کسی ایک صفت میں محدود و مقید کر دینا کفر ہے۔
(حدیث قُدسی) ہم نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔

شرح

صحابہؓ نے اللہ کی بے مثل ذات کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مِثل میں دیکھا جبھی تو عرض کیا کہ حضورؐ حکم ہو تو سجدہ کر دیں۔

Marfat.com

پیشِ نظر ہے وہ نگار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکئے سر کو روکئے ہاں یہی امتحان ہے

کافراں دے بُتاں نے وی ویکھ لیا نورنوں، تے کعبے وچ بُتاں کیتے سجدے حضورؐ نوں ہو کے انسان آکھیں سجدہ حرام ایں، توں آپے دس دنیا چہ تیرا کیہ مقام ایں ابوجہل حضورؐ کی انگلی پکڑے کعبے کے اندر داخل ہوا۔ ابوجہل بتوں کے قدموں پر جا گرا اور بُت حضورؐ کے قدموں میں آ گرے۔ منافقوں سے حضورؐ اُس وقت بھی پوشیدہ تھے آج بھی پوشیدہ ہیں۔ نادان اِنسان ''یہ نہ سمجھ کہ محمدؐ عرب میں پیدا ہوئے اور وہیں ختم ہو گئے'' بلکہ محمدؐ وہ ذات ہے جس کی ابتدا اِنتہا کوئی نہیں ہے بلکہ آپؐ اب بھی موجود ہیں۔ عاشقوں کی جانیں ہر وقت حضورؐ کے نور سے پیاس بجھاتی ہیں مگر جو دل حرص و ہوا سے اندھے ہیں وہ حضورؐ پرنور کو کیسے دیکھ سکتے ہیں۔

نظر آوندے نئیں عقل دے انھیاں نُوں، جلوے یار دے یار نُوں نظر آوندے
مُردہ دِلاں نُوں تے کوئی وی تکدا نئیں، دِل والے دلدار نُوں نظر آوندے
مینوں روزِ حساب دا غم کِیہ اے، سارے غم غمخوار نُوں نظر آوندے
او دیوانیہ دِلاں دے بھیت سارے، یارا سوہنی سرکار نُوں نظر آوندے

قرآن پاک کو صرف ثواب کے لئے نہ پڑھ بلکہ اِس میں غور کر اور اِس پر عمل کر۔ قبر کے پتھر پر کلمہ لکھوانے کا کیا فائدہ اگر دل پر ہی کچھ نہ لکھا ہو۔ ''نجات کی ضرورت ہے تو کسی مردِ حق سے کلمہ طیبہ اور کلمہ خبیثہ میں کیا فرق ہے؟ اس راز کو سمجھ کر اپنے جسم دِل اور جان کو

Marfat.com

پاک بنا'' وضو جیسے قرآن میں لکھا ہے کر، تا کہ تیرے ظاہری اعضاء پاک صاف ہو جائیں کس سے؟ پانی سے نہیں بلکہ اعمال صالح سے۔ قرآن پاک میں پہلے مُنہ دھونے کا کیوں ذکر ہے؟ اِس لئے کہ پہلے دل کا رخ میری طرف کرو، غیر کی طرف سے مُنہ دھوڈالو۔ ہاتھ دھونے کا مقصد ہاتھوں سے کوئی خلاف شرع کام نہ کرو۔ زبان کی پاکی یہ ہے کہ جھوٹ اور لغو باتیں نہ کرو۔ کانوں کی پاکی کوئی غلط باتیں نہ سنو۔ مسح سے مراد دماغ کی پاکی اور گردن پر ہاتھ پھیرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ گردن اللہ کے سوا کسی کے سامنے نہ جھکے۔ اب حضورِ قلب سے اِس طرح نماز ادا کر کہ ''تُو اللہ کو دیکھ رہا ہے اگر نہیں دیکھ سکتا تو یوں سمجھ کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے'' یہ تیرا دیکھنا بصارت کی آنکھ سے نہیں ہے بلکہ بصیرت کی آنکھ ہی سے ممکن ہے اگر تُو بصیرت کا اندھا ہے تو کسی قابل ڈاکٹر کے پاس جا اور وہ تجھ سے پہلے یہ دریافت کرے کہ ؎

چلو منیا رب نئیں نظر آوَندا ، جدھر تکنے آں آوَندا نظر کِیہ اے
میری عقل نمانی نئیں سمجھ سکدی ،جلوہ کِیہ اے تے جلوہ گر کِیہ اے
جدا اثر حلُول اتحاد شرک اے ، نار نُور کِیہ اے تے اوہ شجر کِیہ اے
صورت وچ جد موسیٰؑ نے رب منیا، تو نویں مَنّ دیوانیہ ڈر کِیہ اے

جب نمرود نے خدائی دعویٰ کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اگر تو خدا ہے تو ''میرا خدا مشرق سے سورج چڑھاتا ہے تُو مغرب سے چڑھا کر دکھا میں تجھے خدا مان لوں گا'' جب حضور ﷺ کی انگلی سے سُورج پلٹا پھر عاشقوں نے کیا سمجھا ہوگا ؎

Marfat.com

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ۔

اوہ مالک کُل جہان دا، اوہدا چہرہ صفحہ قرآن دا
اوہدے اَوْاَدْنیٰ دے رازنوں ، کوئی ورلا ورلا جان دا
اہدے چن اشارے من دا، اونہوں سورج کرے سلام
سب حمد ہے جس دے واسطے ، اوہدا پاک مُحمد نام

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ۔

شہباز اوہ لا مکان دا ، اوہ دِل دیاں گلاں جان دا
اوہ سُن دا دِل دیاں دھڑکناں ، اوہ نیتاں یار پچھان دا
اوہ سب دے پردے کج دا ، اوہدا جگ تے فیض تمام
سب حمد ہے جس دے واسطے ، اوہدا پاک محمدؐ نام

اور پھر فرماتے ہیں ۔

لب ہلن حضورؐ دے رب بولے تے زبان قرآن وچ فرق کیہ اے
جد ہتھ حضورؐ دے ہتھ ربّ دے ، بے نشان نشان وِچ فرق کیہ اے
وَحیہ کلبیؓ دا رُوپ جبرائیل دھارے، لامکان مکان وِچ فرق کیہ اے
غور کر دیوانیہ دس مینوں ، ایس جسم تے جان وِچ فرق کیہ اے

Marfat.com

باعث ایجادِ عالم

سارا نور ظہور حضورؐ دا اے پناں نُور کیویں کائنات ہُندی

نہ ایہہ چن تارے کاروبار سارے، نہ ایہہ دن ہوندا نہ اے رات ہُندی

نہ ایہہ جن ملائک نہ نبی ہُندے نہ کوئی اوہناں دی ذات صفات ہُندی

نہ دیوانیہ رب نوں رب کہندے جے نہ پیدا محمدؐ دی ذات ہُندی

آیت:۔ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ٥

ترجمہ:۔اے محبوب کیا تو نے نہیں دیکھا، ہم نے اپنے سائے کو کیسے لمبا کیا۔

شرح

دو جہانوں پہ جس کا سایہ ہو اور اس کا خود اپنا سایہ نہ ہو۔کیا راز ہے؟سُورج آپ سے زیادہ روشن ہوتا تو آپ کا سایہ پیدا کرتا۔

سائے دا نئیں سایہ ہوندا نہ سایہ نور دا

رب دا ظہور ویکھو، مکھڑا حضورؐ دا

ہم نے بے صورتی سے صورت میں کیسے ظہور کیا ہے خدا کو بے صورتی کے مرتبے میں مقید کرنے والا شیطان ہوا اور صورت میں محدود سمجھنے والا فرعون۔

Marfat.com

صورت وچ خدانوں قید کر کے تے فرعون دیکھو بے ایمان بنیا
تے کتے بے صورت رب جان کے تے کیتا نہ سجدہ کوئی شیطان بنیا
صورت وچ ظاہر باطن بے صورت جس جانیا عارف انسان بنیا
ہر شان دیوانیہ رب دی اے آپے جسم بنیا آپے جان بنیا

صورت اور بے صورتی دونوں خدا کے مرتبے ہیں جس طرح خدا جمال وجلال اور قہار و کریم ہے اس طرح خدا تنزیہہ میں بھی ہے اور تشبیہہ میں بھی۔

حضرت محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔

فَـان قُـلْـتَ بِـالتَّـنْـزِيْـهِ كُنْـتَ مُقَيِّداً
وَاِنْ قُـلْـتَ بِـالتَّشْبِيْـهِ كُـنْتَ مُحَدِداً
وَاِنْ قُـلْـتَ بِـالْاَ مْـرَيْـنِ كُنْتَ مُسَدِّ داً
وَكُـنْـتَ اِمَـامـاً فِـى الْمَعَـارِفِ سَيِّداً

ترجمہ:۔اگر تو نے خدا کو بے صورت کہا تو بے صورتی کے مرتبے میں مقید کر دیا اور اگر صرف صورت میں کہا تو صورت کے مرتبے میں محدود کر دیا اور اگر تو نے کہا کہ صورت اور بے صورت دونوں کا جامع ہے تو پھر تُو معرفت کا امام ہے اور سردار ہے۔

اے محبوب تو کملی اوڑھ کے بیٹھ جاتا ہے مگر میں چاہتا ہوں تیرے جلوے ظاہر ہوں تیرے روشن چہرے کی قسم تو جدھر رُخ پھیر دے ہم اُدھر تیرا کعبہ بنا دیں گے تو ذرا کملی سے باہر تو آ۔اپنے جمال کو بے پردہ دکھا ذرا اپنے آپ کو ظاہر فرما دے جب تک تیری زبان نہ ہلے گی میں بات نہیں کروں گا تیرے چہرے کی قسم گردِ راہ کی قسم تیرے غلاموں

Marfat.com

کی قسم غلاموں کے گھوڑوں کی قسم گھوڑوں کے سموں کی قسم سموں سے نکلنے والی چنگاریوں کی قسم ہم نے آپ کو مقام محبوبیت عطا فرما دیا ہے سراپا نور بنا دیا ہے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے۔ دین کے لئے بھی رحمت اور کفر کے لئے بھی رحمت آپ کے مرتبہ وجودیہ سے کائنات کا ہر ذرہ فیض پاتا ہے مومنوں کے لیے آپکی رحمت خاص ہے۔ تو اپنے آپ نہیں بولتا بس تیرا بولنا تو میرا بولنا ہے۔

آیت:۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی

ترجمہ:۔ میرا محبوب اپنی خواہش سے نہیں بولتا مگر جو وحی کی جائے خدا کی طرف سے۔

وحی بھیج کے رب حضور اُتے اکھے میرے حبیب ہلا دے لب

رب اودھوں دیوانیہ بولدا ای جدوں ہل دے مصطفےٰ دے لب

کائنات ایک دائرہ کی صورت ہے اور آپ وہ نقطہ ہیں جس سے دائرے کا وجود قائم ہے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہاں کی جان ہے تو جہان ہے

دائرہ مرکز پر گھومتا ہے تمام کائنات کے دائرے کا تو مرکز ''قطب'' ہے تو مرکز نہ ہوتا تو کائنات ظہور میں نہ آتی بس تیرے ہونے سے سب کچھ ہے تو نہ ہوتا تو کچھ نہ ہوتا۔

نہ ایہہ جن ملائک نہ نبی ہندے نہ کوئی اوہناں دی ذات صفات ہُندی

نہ دیوانیہ رب نوں رب کہندے، جے نہ پیدا محمدؐ دی ذات ہُندی

Marfat.com

مختارِ کل صلی اللہ علیہ وسلم

ہو مختارِ جہاں ہر شے کے والی یا رسُول اللہؐ
تیرا در عرش اعلیٰ سے بھی عالی یا رسُول اللہؐ

شبِ معراج تجھ کو عَبْدِہٖ جب حق نے فرمایا
تیری ہے ذاتِ اقدس لازوالی یا رسُول اللہؐ

معطّر کر رہی ہے نُورِ وحدت کی فضاؤں کو
رُخِ روشن پہ ہے جو زلف کالی یا رسُول اللہؐ

بھِکاری ہوں مجھے بھی بھیک دو حسنینؓ کا صدقہ
کرم کر دو میری جھولی ہے خالی یا رسُول اللہؐ

جو چاہیں آپ تو بگڑی میری ہر بات بن جائے
تمہارا ہوں کرو اب لاج پالی یا رسُول اللہؐ

نہ حُوروں کی تمنا ہے نہ جنّت کا تقاضہ ہے
مُجھے کافی تیرے روضے کی جالی یا رسُول اللہؐ

کرم کی آس ہے اور دیدۂ تر لے کر آیا ہے
تمہارے در پہ دیوانہ سوالی یا رسُول اللہؐ

نورِ قدیم

نبی اودوں وی نبی سی جس ویلے نئیں سی کتے وی کوئی انسان بنیا
میرے نبیؐ دے نور توں جو بنیا بنی زمیں بھانویں آسمان بنیا
ایہہ زمان بنیا ایہہ مکان بنیا ،اوسے نور توں سارا جہاں بنیا
سچ دساں دیوانیہ رب دی سونہہ رب آپ حضورؐ دی جان بنیا

الحدیث:۔ کُنْتُ نَبِیّاً وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَ الطِّیْنِ o

ترجمہ:۔مَیں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

شرح

حضور ﷺ نے حضرت جبرائیل سے پوچھا تیری کتنی عمر ہے جبرائیل نے عرض کیا کہ ابھی کائنات پیدا نہ ہوئی تھی ایک ستارہ چمکا کرتا تھا جو ستر ہزار برس طلوع رہتا اور ستر ہزار برس چُھپا رہتا میں نے اُسے بہتر ہزار بار دیکھا ہے میری اتنی عمر ہے حضورؐ نے فرمایا وہ ستارہ میں ہی تو تھا تعجب کا مقام ہے برسوں کا تعین تو تب ہی ہوسکتا ہے جب دن رات ہوں سورج ہو وہاں تو نہ دن تھا نہ راتیں تھیں نہ سورج نہ چاند نہ ستارے اُس وقت

Marfat.com

برس کیسے ہوں گے یہ برس صرف ہمارے سمجھانے کے لئے ہیں ورنہ ذکر اس مقام کا ہے جہاں برسوں کی قید ہی نہیں دن گھڑی گھنٹے منٹ اُس وقت تھے ہی نہیں معلوم ہوتا ہے کہ ذِکر اِس مقام کا ہو رہا ہے جہاں زمان و مکان ہی نہیں تھے اور حضور اُس وقت بھی موجود تھے اور آپ کو اُس مقام کا علم تھا تب ہی تو جبرائیل کو کہا کہ وہ میں ہی تو تھا وہاں ستارے کا مطلب آسمان ابھی پیدا ہی نہیں ہوا تھا ستارہ بھی صرف ہمیں سمجھانے کے لئے فرمایا ورنہ خدا جانے کیا ماہیت تھی اور حدیث پاک میں لکھا ہے۔ کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور تمام مخلوق میرے نُور سے ہی ظہور میں آئی ؎

سارا نور ظہور حُضور دا اے بناں نور کیویں کا ئنات ہندی
نہ ایہ چن ستارے کاروبار سارے نہ ایہہ دن ہندا نہ ایہہ رات ہندی
نہ جن ملائک نہ نبی ہندے نہ کوئی اوہناں دی ذات صفات ہندی
نہ دیوانیہ رب نوں رب کیندے جے نہ پیدا محمدؐ دی ذات ہندی

جسے مرتبہ وحدت کہتے ہیں یہی حقیقت محمدیہ کا مرتبہ ہے اہل اللہ نے اِس مرتبے کو حقیقت محمدیہ اِس لئے کہا ہے کہ جب ذاتِ حق نے اپنے آپ کو اپنے آپ میں ملاحظہ فرمایا یعنی اپنے آپ کا اپنے آپ میں مشاہدہ فرمایا تو کہا۔

حدیث قدسی:۔ کُنتُ کَنزاً مَخفِیاً فَاَحبَبتُ عَن اُعرَفَ فَخَلَقتُ الخُلقَ o

ترجمہ:۔ میں ایک چُھپا ہوا خزانہ تھا مجھے حُب ذاتی کا تقاضہ ہوا کہ پہچانا جاؤں میں نے مخلوق کو پیدا کیا۔

Marfat.com

یہ اپنے آپ کو اپنے آپ میں دیکھنا کیا تھا گویا اپنے آپ کو جامع جمیع اسماء وصفات دیکھا یعنی اپنے آپ کو رحمان دیکھا رحیم دیکھا جبار دیکھا قہار دیکھا اور اپنے آپ کو علم ارادہ قدرت حیات سمع بصر کلام تمام صفات کا جامع دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ میرا کوئی غیر موجود نہیں حق تعالیٰ کے علمی مراتب کو حقائق الٰہیہ یعنی اعیانِ ثابتہ، یا صورِ علمیہ جیسے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے حقائقِ الٰہیہ کے اجمالی مرتبہ کو وحدت یعنی حقیقت محمدیہ اور تفصیلی مرتبہ کو وحدیت یعنی حقیقت انسانیہ کہا جاتا ہے اِس مرتبے میں یہی دیکھا کہ کوئی شے مجھ سے باہر نہیں الگ نہیں گویا اِس مرتبے میں ذات حق نے تمام اشیاء کو الگ الگ ملاحظہ فرمایا ذات میں یہ علمی صورتیں پہلے سے موجود تھیں حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں علم سے پہلے معلومات الٰہیہ ذات میں موجود تھے جن کی صورت میں ذات نے خود ظہور فرمایا تو ذات حق کے اِس ظہور کے مرتبہ کو روح کہتے ہیں یعنی ذات کا پہلا لباس رُوح ہے اور یہ ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے پاک ہے روح تک پہنچنے کے لئے ہمارا واسطہ عالمِ مثال سے ہے جسے لوح محفوظ کہتے ہیں یہی مومن کا قلب ہے روح عالمِ مثال یعنی عالم خیال کا اجمالی مرتبہ ہے اور روح سے ہر چیز زندہ اور قائم ہے ہر چیز سے روح نہیں یعنی سیاہی سے حرف ہے حرف سے سیاہی نہیں بس میں روح سے زندہ ہوں مجھ سے روح زندہ نہیں روح کا لباس عالمِ مثال اور عالم مثال کا لباس عالمِ اجسام یہ تمام عالم گنتی میں نہیں آتے نہ اِن میں کہیں دوئی ہے نہ غیریت ہے بس اِک اضافت ہے جو اجسام سے ملکوت میں پہنچ گیا ہے اُس کا بدن ملکوت ہے

Marfat.com

اور یوں سمجھو کہ جو روح کے مقام میں چلا گیا اُس کا بدن رُوح اور ذاتِ حق اُس کی جان ہے حضور کا بدن روح ہے اور جان ذات ۔

ایہہ صُورت ہے بے صُورت تھیں ، بے صورت ظاہر صورت تھیں
ہر رنگ دے اس مورت تھیں وِچ وحدت پُٹھیاں جد گھڑیاں
سُبْحَانَ اللّٰہ مَا اَجْمَلَكَ مَا اَحْسَنَكَ مَا اَكْمَلَكَ
کھتے مہر علی کھتے تیری ثناء گُستاخ اکھیاں کتھے جا لڑیاں
اِس صُورت نوں مَیں جان آکھاں ، جان آکھاں کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں ، جس شان تھیں شاناں سب بنیاں

(فرمودہ پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ)

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ۔

جلوہ گر ہُندا جے نہ وچ صورت ، غماں والے غمخوار نہ ویکھ سکدے
جھاتی پا کے اپنے قلب اندر ، دل والے دِلدار نہ ویکھ سکدے
جا کے طور تے یار و کلیمؑ اللہ ، جلوہ ربّ غفار نہ ویکھ سکدے
یارِ غارؓ دیوانیہ غار اندر ، جا کے کلی مُختار نہ ویکھ سکدے

Marfat.com

عشقِ حبیب

چَن وچ کیہ داغاں نوں تکنا ایں صُورت چَن دی ویکھ تے نُور نوں تک
اُبو بکر صدیق ؓ دی اکھ لے کے کلیاں بہہ کے کدی حضورؐ نوں تک
نبیؐ پاک دے ہجر فراق اندر جیڑی روئی سی خشک کھجور نوں تک
اوہ دیوانیہ یار دا تک چہرہ قسماں کھاندا ای ربِّ غفور نوں تک

آیت:۔ وَالضُّحیٰ

ترجمہ:۔اے محبوب تیرے روشن چہرے کی قسم

شرح

چاند کو دو ٹکڑے کر دینے والا آمنہ کا چاند وہ چاند جو نورِ آفتابِ احدیت سے روشن ہو کر تمام جہانوں کے لئے رحمت اور سراپا نور ہے اُسے ابوبکر صدیق ؓ کی آنکھ سے دیکھ جس مالک ومختار کے اشاروں پر آفتاب رقص کرتا ہے جس کے ہاتھ میں وقت کی مہار ہے چاہے ایک لمحہ کو ہزار سال بنا دے اور چاہے تو ہزار سال ایک لمحہ میں گزار دے وہ پتھروں کو شعور بخشنے والا اُس کھجور کے خشک درخت کو جو آپ کی جُدائی میں خون کے آنسو بہا کر آہ وزاری کر رہا تھا جس کی پکار صحابہ نے بھی سُنی مخاطب ہو کر فرمایا اے ستونِ حنانہ تو کیوں رو رہا ہے کیوں آہ زاری کر رہا ہے تو کیا چاہتا ہے؟ ستونِ حنانہ عرض کرتا

Marfat.com

ہے آپ کی جُدائی میں میری جان جل گئی میں مر گیا غور طلب مقام ہے سوال کا جواب تو سوال کو سمجھ کر ہی دیا جاتا ہے۔ ستونِ حنانہ جو بے حس تھا۔ اُسے سوال سُن کر جواب دینے کا شعور کس نے بخشا بولنے کی طاقت کس نے عطا فرما دی بس یہ ایک بات سمجھ میں آ رہی ہے کہ ہر چیز نبیؐ کو پہچانتی ہے اور نبیؐ کے حواس ہر چیز کو پہچانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ اِسے جڑ سے اُکھاڑ کر زمین میں دبا دو یہ حشر کے دن آدمی کی صورت میں اٹھ کر میری انگلی پکڑے ہوئے جنت میں داخل ہوگا اور کتابوں میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ حضورؐ نے فرمایا ہو کہ میں خُدا سے پوچھ کر بتاتا ہوں اور یا صحابہ نے دریافت کیا ہو کہ کیا آپ کو وحی آئی ہے کہ نہیں۔ میرے مرشد بابا دیوان چشتی فرما رہے ہیں کہ تو اُس خشک درخت سے پوچھ تجھے شعور کی زبان کہاں سے ملی تو جواب ملے گا تُو میری بات کر رہا ہے ذرا تو اُس خالقِ کائنات کو دیکھ جو اُس محبوب کے عشق میں بے خود ہو کر قسمیں کھا رہا ہے۔ اے محبوب تیرے چہرے کی قسم تیری زلفوں کی قسم تیرے صحابہ کی قسم صحابہ کے گھوڑوں کی قسم گھوڑوں کے سموں کی قسم سموں سے نکلنے والی چنگاریوں کی قسم اور گردِ راہ کی قسم۔

کھاوے قسماں خُدا وی جہدے راہ دیاں
گلاں میتھوں کیہ پچھیں او ہدی چاہ دیاں
گلے مل کے خُدا وی سینہ ٹھاردا
پتہ پُچھ لے دیوانے کولوں یار دا

Marfat.com

ارے نادان ابوجہل کی آنکھ سے نہ دیکھ کہ میرا محبوب کھاتا ہے، پیتا ہے، بازاروں میں جاتا ہے، بچے جنتا ہے، بکریاں چراتا ہے، بیمار ہوتا ہے بس ابوبکر کی آنکھ سے دیکھ کہ وہ محبوب چاند کو توڑ کر کیسے جوڑتا ہے اور سورج اُلٹے پاؤں کیسے موڑتا ہے یہ تو میرا وہ محبوب ہے جو منہ پہ چادر اوڑھ لے تو ساری دنیا ظلمت کدہ بن جائے جب چہرہ انور کو کملی سے باہر نکالے تو جہاں روشن ہو جائے۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ؎

مکھ ویکھ حلیمہؓ پئی چُمدی اے، کدی چُمدی اے نال پیار دے پَیر
اس غار دی خاک توں جاں صدقے، جتھے لگ گئے شہ ابرارؐ دے پَیر
شان خاک دی عرش توں ہوئی اعلیٰ جتھے لگے خدا دے یارؐ دے پَیر
عرش اودوں دیوانیہ عرش ہویا جدوں عرش تے گئے سرکارؐ دے پَیر

پھر فرماتے ہیں ؎

قسم ربّ دی رَدّ بَلا ہو گئی جتھے آئے حبیبؐ خُدا دے پَیر
اوس جگہ دی خاک توں عرش صدقے جس جگہ اُتے سوہنا لادے پَیر
جنہاں نال جبرائیلؑ نہ دوڑ سکے اوہ تے ہین پیارے مجتبےٰؐ دے پَیر
پتھر ویکھ دیوانیہ موم ہُوندے جتھے لگ دے نے مصطفےٰؐ دے پَیر

Marfat.com

مقامِ مُصطفیٰؐ

خُدا کی قسم ہم رُسولِ خُدا کو خُدا نہ خُدا سے جُدا مانتے ہیں
لِکھا جیسے قرآں میں دستِ نبیؐ کو تو ہم عین دستِ خُدا مانتے ہیں
وہ جلوے حسیں رُوبرو جلوہ گر ہیں یہ نظریں بھی ان کی اسیرِ نظر ہیں
جو ابرو ہیں قوسین وا لیل زُلفیں، رُخِ مصطفیٰؐ والضحیٰ مانتے ہیں
پڑھو گر یہ قرآں میں ہے صاف لِکھا کہ لَا اقسِمُ اَنتَ حِلُ بِھٰذا
خدا نقشِ پا کی جو کھاتا ہے قسمیں جبھی تو حبیبؐ خدا مانتے ہیں
نبی گر عبادت ریاضت سے بنتے تو کرتے کئی زاہد نبوت کے دعوے
مگر ہم تو سجدوں میں سَر رکھ کے رونا حبیبؐ خدا کی ادا مانتے ہیں
جسے جو مِلا کملی والے کا صدقہ خُدا نے دیا ہے علیؓ بانٹتے ہیں
اے بندے خدا ہم رسولؐ خدا کو خُدا تو نہیں نا خدا مانتے ہیں
محبت کا انداز سب سے جُدا ہے خُدا بھی رخِ مصطفیٰؐ پر فِدا ہے؟
فرشتے تو کیا اولیاءؒ انبیاءؑ بھی انہیں رہنما پیشوا مانتے ہیں
یہ دیوانے سب کچھ خُدا کی عنایت یہ فقیر و امانت مقامِ رسالت
زبانِ نبیؐ پر کلامِ خُدا کو مقدس خُدا کی عطا مانتے ہیں ؟

Marfat.com

نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

رب ظاہراے نبی دا نور بن کے کنوں لبھنا ایں پریشان کیوں ایں
لکھیا صاف قرآن دے وچ پڑھ کے جان بُجھ کے بنیا نادان کیوں ایں
نبی پاک دے جسم نوں نور سُن کے ایڈا سجناں ہو یا حیران کیوں ایں
جے دیوانیہ نُور دا جسم کوئی نئیں دس لفظاں دے وچ قرآن کیوں ایں

آیت:۔ قَدْ جَاءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْر" وَّ کِتَاب" مُّبِیْن

ترجمہ:۔ تحقیق آیا تمہاری طرف اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب

شرح

اللہ تعالیٰ زمینوں اور آسمانوں کا نور ہے کس طرح نور ہے؟ حضور کا نور ہو کر نُور ہے کیونکہ نور یعنی روح حضور کا ہی مرتبہ ہے اور حق تعالیٰ ہی سے کائنات میں جاری وساری ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

طاقچے میں چراغ ہو، چراغ پر چمنی چڑھی ہو اور قندیل چمک دار ستارے کی مانند ہو وہ قندیل مبارک تیل زیتون سے جلائی گئی ہو اور نہ اُس کے لئے مشرق ہے نہ مغرب بس

حضور مرکز ہیں اور عالم دائرہ ہے تمام کائنات حضور سے فیض پا رہی ہے اِسی لئے تو حق تعالیٰ نے فرمایا ''الم نشرح لكَ صدرِك '' اے محبوب ہم نے تیرا سینہ کھول دیا وہ طاقچہ حضور کا سینہ مبارک ہے اُس پر قندیل حضور کا دِل مبارک ہے زیتون کے تیل سے اُسے جلایا گیا ہے دھواں نہیں دیتا گویا عیب سے پاک ہے ۔

چن وچ کی داغاں نوں تکنا ایں، صورت چن دی ویکھ تے نُور نُوں تک
ابو بکر صدیقؓ دی اکھ لے کے کلیاں بہہ کے کدے حضورؐ نوں تک

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وہ کمال حُسنِ حُضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

حضور کا فیض صرف مدینہ پاک تک ہی محدود نہیں بلکہ مشرق و مغرب حضور کے نور سے فیض یاب ہو رہے ہیں حضور رحمتہ العالمین ہیں حضور کا رحمت ہونا صرف مومنوں کے لئے ہی نہیں بلکہ کفر و اسلام دونوں فیض پا رہے ہیں ۔

منگتے تو رہے منگتے کوئی شاہوں میں دکھا دو
جس کو میری سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو

سمجھ لو کہ ہر چیز حضور کے نور سے ظہور پذیر ہے اور حسب قابلیت ذاتی فیض یاب ہو رہی ہے جو صورتیں ظہور میں آ رہی ہیں اُن کی استعداد و قابلیت مختلف ہے جیسے زیرو کا بلب اپنی استعداد کے مطابق روشن ہے اور 100 وولٹ کا اپنی استعدا کے مطابق روشن

Marfat.com

ہے۔مگر بجلی گھر ایک ہے۔

قابلِ غور مقام ہے کہ ایک ہی شاخ پر کانٹا بھی ہے اور پھول بھی جب کہ دونوں کی جڑ اور شاخ بھی ایک ہے دونوں ایک ہی جگہ سے فیض لے رہے ہیں میرے دادا مرشد جناب ابوالحقائق پیر سید امانت علی شاہ چشتی نظامیؒ فرماتے ہیں۔

تیری محفل میں یک جا کافر و دیندار بیٹھے ہیں

حضورؐ کا نور وہ نور ہے جسے آگ نہیں چھوتی وہ نفخے سے جلایا گیا ہے یعنی نُورٌ علیٰ نُور ہے۔ حق تعالیٰ جس کو چاہے اُس نور سے روشنی عطا فرما دے جن کو روشنی بہت کم ملی اُن کے متعلق علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

اپنے آپ کو حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں پیش کر دے یہی دین ہے اگر حضورؐ کا تابع نہیں ہوگا تو یہ تمام گمراہی ہے اگر تو صرف قرآن ہی نُور خیال کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ نور جسم نہیں رکھتا نور جسم سے پاک ہوتا ہے تو نادان غور کر قرآن کی بھی تو جسامت ہے تو حضرت بابا دیوان چشتی کتنے دِل کش انداز میں فرماتے ہیں۔

نبی پاک دے جسم نوں نور سُن کے ایڈھا سجناں ہویا حیران کیویں ایں؟
جے دیوانیہ نور دا جسم کوئی نئیں دس لفظاں دے وچ قرآن کیویں ایں؟

Marfat.com

حسرتِ دِل

اِلٰہی زندگی یوں ہی بسر ہو
نبیؐ کا درد ہو میرا جگر ہو

میری آہوں میں اتنا تو اثر ہو
یہاں تڑپوں مدینے میں خبر ہو

میرے مولا مجھے وہ دِن دِکھا دے
نبیؐ کا آستاں ہو میرا سر ہو

یہی بس آرزو ہے یا الٰہی
جمالِ یار ہو، میری نظر ہو

چلا جاؤں غبارِ راہ بن کر
جو قسمت میں مدینے کا سفر ہو

میری اُلفت مجھے کافر بنا دے
سوا تیرے کوئی دِل میں اگر ہو

بُلا لو آقا دیوانے کو در پر
یہ ہو کر آپ کا کیوں در بدر ہو

Marfat.com

دعوتِ فِکر

احمق یار دے ہین سب یارا احمق ، احمق منگدے نے احمق یار دی خَیر
احمق بے حضور نماز پڑھ کے، پئے منگدے نفس مکّار دی خَیر
سجدے وچ ابلیس دُعا کردا، دھوکے باز مکّار عیّار دی خَیر
دانہ سمجھ کے دام وچ پھسے پنچھی ، او دیوانیہ ہو وے شکار دی خَیر

آیت:۔ اِھْدِنَا الصِّراطَ الْمُسْتَقِیْم صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآ لِّیْنَ ○

ترجمہ:۔(یا اللہ) دِکھا مجھ کو سیدھا راستہ اُن لوگوں کا جن پر تیرے اِنعام ہوئے۔ نہ دکھا اُن لوگوں کا جن پر تیرا غضب ہوا۔

ہَتھاں اونہاں تے ایناں دا فرق ویکھو، کتھے پیر تے کتھے بے پیر دے ہَتھ
گل اودھوں دیوانیہ ہَتھ آوَے ، ہتھ آوَن جے کسے فقیر دے ہَتھ

شرح

دُنیا میں سب سے پہلا قتل عورت کی وجہ سے ہوا۔ قابیل حُسن پرست تھا حُسن پرستی کی مستی میں آکر اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا جیسے کہ قرآن پاک میں لِکھا ہے۔

Marfat.com

آیت:۔ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ ○

ترجمہ:۔پس رغبت دلائی اُس کو نفس اُس کے نے مار ڈالا بھائی اپنے کو۔

کیا تُو بھی قابیل کی طرح ظاہری حُسن پرست تو نہیں۔

حضرت مولیٰنا جلال الدین رُومیؒ فرماتے ہیں ؎

عِشقہائے کز پئے رنگ بود

عِشق نبود عاقبت ننگِ بود

رنگ ڈھنگ کا عشق فانی ہے اور آخرت کے لئے پریشانی کا باعث ہے ؎

عشق کہن دے نال نئیں عشق ہُندا ہون وچ ہندا اے صاحبِ حال دا عِشق

رنگ ڈھنگ دا عشق تے ہے فانی، لازوال ہُندا اے لازوال دا عِشق

راہوں بُھلیاں نوں باہوں آپھڑدا ، لجپال ہندا اے لجپال دا عِشق

جتھے عقل ہنیر یا چھڈ دی اے، اتھے دیوے دیوانیہ بال دا عِشق

نفسِ امارہ کے شکار قابیل کے نقش قدم پر چلنے والے اب بھی موجود ہیں ؎

ایہہ ازلاں دے دیوانے نامی گرامی

ایہہ جو جَعلی صُوفی ایہہ ''باوے'' سوامی

ایہہ بھنگی تے چرسی افیمی تمامی

شریعت دے باغی جہالت دے حامی

فقیری بہانہ ، ایہہ وِہلے لُٹیرے

ایماناں دے ڈاکو تکیاں چہ ڈیرے

Marfat.com

اِن مُردہ دِل لوگوں کی مختلف داستانیں ہیں دیکھئے حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم سے فرمایا کہ تم ''کم نہ تولو'' تو کم بخت قوم بولی ''قرآن بیان کرتا ہے۔

ترجمہ:۔ کہا انہوں نے ''اے شعیب کیا نماز تیری حکم کرتی ہے تجھ کو یہ کہ ہم چھوڑ دیں اس چیز کو عبادت کرتے تھے باپ ہمارے یا یہ کہ کریں ہم بیچ مالوں اپنے کے جو چاہیں'' یعنی شُعیبؑ کی قوم نے حکم نہ مانا۔ اُس قوم کی طرح کم تول کر دولت جمع کرنے کے عادی لوگ اب بھی موجود ہیں ؎

خدا دی محبت نہ الفت دے بُھکھے
ایہہ زر دے پجاری ایہہ دولت دے بُھکھے
عِزّت دے بُھکھے ایہہ شہرت دے بُھکھے
مریداں دی اَنی عقیدت دے بُھکھے
جیویں یارو باندر پئے نقلاں اُتارن
ایہہ کم بخت پئے روپ ولیاں دا دھارن

حضرت نُوح علیہ السلام کی قوم بُت پرست تھی۔ قوم نے اپنی خواہشات کے بُت بنا رکھے تھے اور حقیقت سے غافل تھی۔ اب بھی وہ قوم نام نہاد مسلمانوں کی صورت میں موجود ہے ؎

مُندریاں پا کے تے زلفاں ودھا کے
کینٹھے گلا بے دا زیور سجا کے

Marfat.com

پی لے پیالہ تے مستی چہ آ کے
کڈھ دے گالاں بڑا شور پا کے
شریعت دے مُجرم ، محروم گھڑے دے
مُریداں نوں دس دے نے نمبر دڑے دے

اب دیکھئے عاؔد کی قوم جُھوٹ بولتی تھی اُس قوم کی طرف حضرت ہُود علیہ السلام کو بھیجا گیا وہ جھوٹ بولنے سے باز نہ آئی۔ اُس قوم کے پیروکار آج بھی موجود ہیں۔

ہے پیشہ فقیری ''شاہ جی'' نے ذاتوں
تے ہو بیٹھے فارغ ایہہ صُوم و صلاتوں
اگاں لنگھے بیٹھے نے ایہہ پُل صراطوں
تے مُلّاں نئیں لنگھیا اجے پہلی جماعتوں
عقلاں توں اُچا ایناں دا مقام ایں
تے کھانا کما کے ایناں تے حرام ایں

اور پھر فرماتے ہیں۔

دولت دے بُھکھے ، ایہہ زر دے پُجاری
پِیراں دے پُتّر بن گئے جواری
سامان لے کے تے کر دے تیاری
لڑا کے بٹیرے تے کُتے شکاری

دِلدّر دے مارے ایہہ جاگے نہ سُتے
شیراں دی ماری پئے کھاندے نے کُتے

حضرت لُوط علیہ السلام کی قوم لونڈے بازی کرتی تھی خدا کے حکم کی نافرمان ہو کر تباہ و برباد ہوئی اُس قوم کی پیروی کرنے والے آج بھی موجود ہیں ۔

مستی نئیں اتری جدوں دی اے پیتی
تے نئیں جان دے اسیں کیہ اے پاکی پلیتی
قائم نماز اے جدوں دی اے نیتی
پڑھی وی کدی نئیں قضا وی نئیں کیتی
ساڈا تے ہر ویلے وضو اے تازہ!
تے پڑھنی نئیں آوندی نمازِ جنازہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نافرمان ہوئی اور بندر اور سُور کی شکل میں سزا ملی ۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کی برکت سے شکل نہیں بدلتی ورنہ ہم میں وہ لوگ موجود ہیں جو انسان کے روپ میں شیطان ہیں اور فقیری کا لباس پہن کر سادہ دِل لوگوں کو لوٹتے ہیں اور فرعون کی طرح خوشامد پسند بن کر اپنے کو خدا سمجھے بیٹھے ہیں ۔

اللہ کے چند بندے معبود ہی بن بیٹھے
لوگوں میں نظر آئی جب خُوئے جبیں سائی

❁❁❁

Marfat.com

جمالِ محمدؐ

نہیں دو جہاں میں مثالِ محمدؐ
جمالِ خدا ہے جمالِ محمدؐ
نظر سے غلاموں کو مولا بنا دے
یہ ہے ایک ادنیٰ کمالِ محمدؐ
زمانے کی بگڑی بنی جا رہی ہے
غلامی سے آقا بلالِ محمدؐ
محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
ظہور دو عالم مآلِ محمدؐ
نمازِ محبت ادا کر لی مَیں نے
جو سجدے میں آیا خیالِ محمدؐ
بڑا ناز ہے لوگ کہتے ہیں مُجھ کو
غلامِ غلامانِ آلِ محمدؐ
وہ صورت ہے دیوانے صورت خدا کی
قدو قامت و خط و خالِ محمدؐ

Marfat.com

ہستی دی مستی

چھڈ ہستی دی مستی نئیں چنگی ہُندی سچی ہووے محبت تے بڑی چیز اے
کُتا ولی دا ہووے تے جائے جنت نبی پاک دی نسبت تے بڑی چیز اے
چلو منیا رب دا غیر کوئی نئیں ، پیرِ کامل دی صورت تے بڑی چیز اے
جدھر ویکھیاں دیوانیہ پیر دِسے ایکی ملے جے جنت تے بڑی چیز اے

آیت:۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ O

ترجمہ:۔ ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کی حد کو جب تک نہ خرچ کرو کچھ ایک جس سے محبت رکھتے ہو۔

شرح

حضرت عمر فاروقؓ کی طرح تُو بھی اپنی خواہش کے ہاتھ سے اپنی ہستی کی تلوار کو پھینک دے تیری نجات ہو جائے گی۔ مگر جب تک محبوب کا حسن و جمال تیری انائے مقیّد کو جلا نہ دے تُو یہ مقام کیسے حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ کرے تیرے سامنے بھی محبوب کے جلوے بے نقاب ہو جائیں اور تیری ہستی موہومہ فنا ہو جائے۔ یہ بھی یاد رکھ جب تک تو خود اپنے ارادے نہیں بدلے گا تیری حالت کبھی نہیں بدلے گی۔ اللہ کرے محبوب کی نگاہ تیرے بُرے ارادوں کو بدل ڈالے۔ اے نادان دیوانے یہ بھی سمجھ لے کہ ایک دین

دنیا کا ہے اور ایک دین خدا کا ہے۔

خدا کا دین کیا ہے؟ وہ کام کرنا جس سے خدا راضی ہو جائے یہی دِین حضرت ابراہیم حنیف کا ہے۔ دنیا کے فائدے کے لئے آیات تلاش نہ کر یہ دنیا تو ایک کھیل تماشا ہے اِس میں دِل نہ لگا اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈال۔ اس ہلاکت سے مراد خودکُشی نہیں بلکہ قرآنِ پاک نے دنیا کی طرف رغبت کو موت کہا ہے بس تُو خدا کی یاد سے حیات تلاش کر۔

یادِ او سرمایہ ایماں بود
ہر گدا از یادِ او سلطاں بود

یہ نفسانی خواہشاتِ جو تیری ملکیت ہیں ان کو خدا کی راہ میں خرچ کر دے اِس سے بڑی اور کوئی خیرات نہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی یہی حکم مِلا تھا کہ میرے گھر کا طواف کرنے والوں کے لئے میرے گھر کو پاک اور صاف رکھ۔ بس تُو بھی اس خانہ خدا کو پاک اور صاف رکھ دیکھ حدیث پاک میں لِکھا ہے مومن کا دِل خدا کا گھر ہے اِس کو صاف رکھ۔

آئینہ دل چوں شود صافی و پاک
نقشہا بینی بروں از آب و خاک

تُو نے خانہ خدا میں جو خواہشات کے بُت سجا رکھے ہیں ان کو توڑ دے۔ دیکھ بابا دیوان چشتیؒ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

کر صاف توں وہڑا دِل دا
فیر ویکھ ماہی گھر مِل دا

مکّے جاویں پھر ٹُر آویں
جا کے گنگا غوطے کھاویں
کیوں دِل دریا نئیں ٹھل دا
فیر ویکھ ماہی گھر مِل دا

بس اپنی خواہشات کو خدا کی راہ میں ترک کر دے اس سے بڑی اور کوئی قربانی نہیں۔

دیکھ حق تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ''وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ'' (سورۃ ص آیت ۲۶)

ترجمہ:۔اور مت پیروی کر خواہشِ نفس کی کہ گمراہ کر دے تجھ کو راہِ اللہ سے۔

شرع نبیؐ دی نام تمیز دا اے مندا بول زبان چوں کڈی دا نئیں
اودیوانیہ ہتھاں وچ ہتھ دے کے بھاویں جان جاوے یار چھڈی دا نئیں

کِسی کے گھر مہمان بن کر تو اگر اپنی مرضی کرے گا تو تیرا کمینہ پن ظاہر ہوگا اور اگر میزبان کی مرضی کے مطابق چلے گا تو گھر والا تجھ پر خوش ہوگا۔

Marfat.com

آقا تیرے کرم کا

آقا تیرے کرم کا اب تو ملے سہارا
کوئی نہیں جہاں میں تیرے سوا ہمارا

○

دلبر ہے تو حسیں ہے، در پہ تیرے جبیں ہے
در سے نہ ٹال خالی کچھ بھیک دے خدا را

○

مجھے درد مل گیا ہے تیرے حسن کی بدولت
رہیں دونوں ہی سلامت سر میرا در تمہارا

○

تیری ذات بحرِ وحدت منجدھار میری ہستی
ڈولے بھنور میں کشتی اور دور ہے کنارا

○

دیوانہ تیرے در پر جب آ گیا بے چارا
مانا برا ہے لیکن، آخر تو ہے تمہارا

Marfat.com

جاہل فقیر

نہ حدیث ویکھی نہ قرآن پڑھیا، دعویٰ فقیر دا ایڈا ہنیر کیوں ایں
رَوپ دھار کے پیر فقر والا بچہ بلی دا بن گیا شیر کیوں ایں
صورت مومناں دی کم کافراں دے ایڈا ظلم کیوں ایں ہیر پھیر کیوں ایں
اوہ دیوانیہ دیس دی پاک دھرتی اُتے لگا پلیتی دا ڈھیرا کیوں ایں

آیت:۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ٥

ترجمہ:۔اے اللہ مجھے سیدھی راہ پر چلا راہ اُن لوگوں کی جن پر تو نے انعام فرمایا نہ کہ اُن لوگوں کی جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کی۔

شرح

روح خیال اور جسم کو جمع کریں تو انسان بنتا ہے۔جسے دل کہا جاتا ہے وہ گوشت کا لوتھڑا نہیں بلکہ وہ عالمِ خیال ہے وہ ہماری مثالی صورت ہے جو جسم اور روح کے درمیان برزخ ہے جیسے آسمان پر بادل آجائیں تو کرنیں زمین پر نہیں پڑتیں زمین کو جسم سمجھ لو خیال یعنی مثال کو فضا اور روح کو سورج اگر فضا صاف ہو تو کرنیں آسانی کے ساتھ زمین

Marfat.com

پر پہنچ جاتی ہیں تمہارا دل یعنی خیال صاف ہو تو روح کی تجلیات جسم پر صاف صاف آسانی کے ساتھ پڑتی ہیں تو تمھارا جسم جلوہ گاہ بن کر روح کے فیض کو قبول کر لیتا ہے رومی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں ۔

آئینہ دل چوں شود صافی و پاک
نقش یا بینی بروں از آب و خاک

جب دل کا شیشہ صاف ہو جائے تو تحت الثریٰ اور عالمِ بالا کے تمام نقوش صاف نظر آ جاتے ہیں میرے مرشد حضرت بابا دیوان چشتی کتنے حسین انداز میں اِس مقام کو بیان فرماتے ہیں۔

کر صاف توں وہڑا دل دا ، فیر ویکھ ماہی گھر مل دا
مکے جاویں پھر ٹر آویں ، جا کے گنگا غوطے کھاویں
کیوں دل دریا ئیں ٹھل دا فیر ویکھ ماہی گھر مل دا

کئی احمق اور جاہل قسم کے لوگ اِس گوشت کے لوتھڑے کو دِل خیال کرتے ہیں اور ضربیں لگا لگا کر رعشہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔بعض کا دِل پھٹ جاتا ہے اور مر جاتے ہیں یاد رکھو سینے پر زور دے کر دل کو ہلانا شعبدہ بازی ہے اِس دل کا کام تو جسم کو خون سپلائی کرنا ہے نہ کہ خدا تک پہنچانا۔نادان یہ گوشت کا لوتھڑا دل نہیں جو خُدا تک پہنچاتا ہے بلکہ وہ قلب ہے مُنقلب ہو جانے والی چیز جس میں انقلاب برپا ہو سکے تبدیل ہو جائے خوب سمجھ لو یہ گوشت کا لوتھڑا قلب نہیں اِس کا کام تو خون سپلائی کرنا

Marfat.com

ہے اگر اِس میں انقلاب آ جائے تو بائی پاس اپریشن کرانا پڑتا ہے ایسے جاہل شعبدہ باز پیروں فقیروں سے بچنا چاہیے جو زور زور سے سینہ ہلا کر اللہ ہو کی آوازیں نکال کر لوگوں کو حیرت زدہ کر کے مال لوٹتے ہیں۔ میرے مرشد بابا دیوان چشتی کتنے دلکش انداز میں فرماتے ہیں۔

بڑی نعت خوانی دی محفل سجا کے تے حق اللہ ہو دا بڑا شور پا کے
بڑے زور دے نال نعرے لوا کے تے اللہ دے ولیاں دا شجرہ سُنا کے
ایہہ دیں وتیج دے نے ایماں وتیج دے نے
ایہہ اللہ دے ولیاں دا ناں وتیج دے نے
کماؤے کوئی خون مُڑھکا وگا کے زیناں نوں واء کے ہلاں نوں چلا کے
کوئی بیوی بچیاں دی الفت بھلا کے بنے بہرہ ہوٹل دا انگلینڈ جا کے
ایہہ ہتھ نئیں ہلاؤندے ایہہ بانہہ نئیں ہلاؤندے
ایہہ بیٹھے پئے کرسی تے موجاں مناؤندے

انسان کا مقام تو کعبۃ اللہ سے بھی افضل ہے مسلمان کے خون کا قطرہ تو کعبے کی دیوار سے بھی زیادہ قیمتی ہے کعبۃ اللہ کو تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے بنایا تھا اور انسان کو خود خُدا نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے اے اللہ اے میرے مالک و خالق اے حامی و ناصر مجھے اُن کی راہ دکھا جو تیرے سچے ولی ہیں۔ اے میرے پروردگار مجھے ایسے پیروں فقیروں سے بچا جو انسان کے روپ میں شیطان ہیں۔

Marfat.com

مولینا جلال الدین رومیؒ فرماتے ہیں۔

چوں بسا ابلیس آدم روئے ہست
بس بہ ہر دستے نہ بائدداد دست

شیطان انسانوں کے روپ میں لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔میرے سرکار بابا دیوان چشتی نے فرمایا۔

نہ ویکھی حدیث اے نہ قرآن پڑھیا۔نشہ ویکھو پیری فقیری دا چڑھیا
جو بھُل کے کدے وی مسیتے نہ وڑیا۔اوہ طوطا فقیری دے پنجرے چہ تڑیا
فقیراں دی اوہ بولی جو بولدا سی
سنا کے گلاں جیاں نوں پھولدا سی

یادرکھو ہر عارف عالم ضرور ہوتا ہے مگر ہر عالم عارف نہیں ہوتا۔

بصیرت کے اندھے جو روشن ضمیری کا دعویٰ کرتے ہیں۔ان کے متعلق حضرت سطان باہوؒ فرماتے ہیں۔

علموں باجھ جو کرے فقیری کافر ہو مرے دیوانہ ہو

میرے بابا دیوان چشتی نے فرمایا۔

نہ حدیث ویکھی نہ قرآن پڑھیا دعویٰ فقیر دا ایڈھا ہنیر کیوں ایں
روپ دھار کے پیر فقیر والا بچہ بلی دا بن گیا شیر کیوں ایں

Marfat.com

صورت مومناں دی کم کافراں دے ایڈھا ظلم کیویں ہیر پھیر کیوں ایں

اوہ دیوانیہ دیس دی پاک دھرتی اُتے لگا پلیتی دا ڈھیڑا کیوں ایں

نمازِ تسبیح تو شیطان بھی پڑھتا تھا اور نمازِ عشق کا منکر تھا۔ جب حکم ہوا کہ آدمؑ کے آگے فنا ہو جا اور سجدہ کر دے تو وہ یہ کہہ کر بھاگ نکلا کہ مَیں آگ سے اور یہ مٹی سے بنایا گیا ہے۔ وہ آدم کی صورت کو آدم ہی کی صورت سمجھ کر اس کی عظمت کو نہ سمجھ سکا اس کو یہ خبر تک بھی نہ تھی کہ آدم کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا ہے۔ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ؎

میری خاطر عرش سجایا، دوہاں ہتھاں نال بنایا

رب ظاہر میں اس دا مظہر ، میرا ازلوں شان شہانہ

کملے لوکیں کہن دیوانہ ، میں تے رب دا ظاہر خزانہ

میرے بھیت نوں سمجھے کوئی عارف پیرِ یگانہ

جے تاں مینے سب کجھ رب دا، فیر ایہہ بندہ کتے نئیں لبھدا

فرضی نام تے صورت فانی ، میرا بنیا یار بہانہ

کملے لوکی کہن دیوانہ ، میں تے رب دا ظاہر خزانہ

پیتے سی جد شوق پیالے ، یار دے آیا وچہ خیالے

جو ''معلوم'' علِم تھیں پہلاں ، مَیں تاں یار پُرانا

کملے لوکی کہن دیوانہ ، میں تے رب دا ظاہر خزانہ

Marfat.com

حُسن ازل

جہاں تُجھ سے روشن تُو کیا خُوبرو ہے
تُو ہی دِل کی حسرت تُو ہی آرزو ہے

تیری ذات، ذاتِ خُدا کی ہے مظہر
تیرا نُور، نُورِ خُدا ہُو بہُو ہے!

مدینہ کے والی، مَیں آیا سوالی
تیرے در کا صدقہ میری آبرو ہے

وہی ہاتھ تیرا وہی ہے خُدا کا
کلامِ خُدا ہر تیری گفتگو ہے

مَیں اوّل نہ آخر نہ ظاہر، نہ باطن
کہیں مَیں نہیں ہر جگہ تُو ہی تُو ہے

تیرے نُور سے ہے ظہور دو عالم
ہر اِک پھُول میں بس تیری رنگ و بُو ہے

مَیں دیوانے کیوں نہ کہوں یا مُحمّدؐ
مُحمّدؐ کا جلوہ میرے رُو برو ہے

Marfat.com

عِرفانِ خودی

سن ذرا دنیا دے کماں وچ رُجیا
دُنیا نوں مورکھا توں جانیا نہ بجھیا
کیہ اے بھلا دنیا ایہہ موت اے نادادی اے
سپ دا ایہہ زہر اے یا دق دی بیماری اے
کھیل اے تماشا اے یا قصہ اے کہانی ایں
عیش اے آرام اے یا نشہ اے جوانی ایں

آیت:۔ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ط

ترجمہ:۔ہم دکھائیں گے نشانیاں ان کو آفاق وانفس میں یعنی جہانوں میں اور خود اُن کی جانوں میں یہاں تک کہ کھل جائے ان پر کہ وہی حق ہے۔

شرح

اللہ تعالیٰ کا ذکر اور عبادت کرنا فرشتوں کا کام ہے۔انسان کو تو حق تعالیٰ نے اپنے دیدار کے لئے پیدا فرمایا ہے۔دیکھ جیسے نماز کی ابتدا تلاشِ حق ہے۔اور انتہا وصالِ حق ہے اسی

Marfat.com

طرح کلمہ طیبہ غیر کی نفی سے شروع ہو کر ذات حق کے اثبات پر ختم ہوتا ہے۔

نفی جمع۔ تے ضرب تقسیم کر کے رہیا میں نہ جدوں حساب کیتا
کلمے وچ سبحان لا کہن بدلے میرے یار میرا انتخاب کیتا

دنیا کی زندگی ایک کھیل تماشا ہے بس جو شخص اپنی زندگی کو دنیا کی محبت میں ضائع کر رہا ہے وہی شیطان کا بھائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ''تو ہر طرف سے اپنا منہ موڑ کر میری طرف آ''

(سورۃ مزمل آیت ۸)

اکھیاں توں نانواں والی عینک اتار کے
میں نوں مٹا کے تے تو نوں وسار کے
خوشیاں تے غماں والے شیشاں نوں توڑ کے
ویکھ ذرا دنیا نوں حق نال جوڑ کے

نام اور صورت کے پردے میں وہ کون چھپا بیٹھا ہے جس کا نہ کوئی نام ہے نہ صورت۔

بدل اے تے مینہ کِتے قطرہ تے لہر اے
ندی اے تے نالہ کتے نہر اے تے بحر اے
پانی آپ اپنیاں صورتاں چہ پھس دا
خُود توں جدا ہو کے خود دل ای نس دا

دیکھ ہر شے اپنے اصل کی طرف لوٹتی ہے ادھر اُدھر کیا دیکھتا ہے ذرا اپنی طرف دیکھ اور

Marfat.com

غور کر خود تیری ذات ہی ہے جو طرفوں اور جہتوں سے پاک ہے کیونکہ تمام سمتیں تجھ سے ہی شروع ہوتی ہیں یہ دایاں، بایاں اوپر نیچے آگے پیچھے تمام طرفیں تیری ہی ذات سے پیدا ہوتی ہیں جہاں تُو خود ہے وہاں کوئی طرف یا جہت نہیں ہے۔

کیہ تکنا ایں اگے پچھے خاک اے
رب طرفاں تے جہتاں کولوں پاک اے
جھاتی اپنی جگہ تے کیویں نئیں مار دا
پتہ پُچھ لے دیوانے کولوں یار دا

بابا دیوان چشتی فرما رہے کہ خود تیری ذات ہی ذاتِ حق کی پہچان کا ذریعہ ہے جیسے کہ حدیث پاک میں لکھا ہے۔

حدیث:۔ ''مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ''

ترجمہ:۔ ''جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اُس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔''

تُو انگوٹھی کو غور سے دیکھ جو چاندی کی ہے۔ انگوٹھی کا اول آخر باطن ظاہر چاندی ہے اور یہ بھی دیکھ کہ چاندی سے انگوٹھی ہے انگوٹھی سے چاندی نہیں۔

سونے نوں تے سونے دی انگوٹھی پئی کھاندی اے
تے مٹی کِتے مٹی دی پیالی ہُندی جاندی اے
آب تے حباب والا جھگڑا نئیں مُک دا
اوہ کون ایں بھلا صورتاں تے نانواں اوہلے لُک دا

Marfat.com

اِسی پر حضرتِ عطار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

بنامِ اوکہ آں نامِ ندارد

بہر نامِ کہ خوانی سر برارد

اُس کے نام سے شروع کرتا ہوں جو ناموں سے پاک ہے اور پھر جس نام سے بھی پکارتا ہوں وہی سر نکالتا ہے۔

بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں ۔

رب صُورتاں تے نانواں وچ لُک دا، پیرا کھیاں توں پیر دے نوں چک دا

دِل نیناں والی تکڑی چہ تول دا، رب بندے دی زبان وچ بولدا

آپے اپنے نظاریاں نوں ٹول دا

نانواں صورتاں دا پاکے آپ بُرقع ، رہ کے سامنے فیر رُوپوش مَیں آں

جتھے تُوں جاویں اوتھے مَیں جاواں، تیرے نال تے دوش بدوش مَیں آں

رگِ جان توں وَدھ قریب ہو کے ، ہتھ پَیر تیرے چشم گوش مَیں آں

اپنے اندر دیوانیہ مارجھاتی دردسوز مَیں آں عقل ہوش مَیں آں

Marfat.com

صراطِ مستقیم

چھڈ شعبدے بازیاں باز آجا، لو ہیا تا کے جِیب نال چَٹی دائیں
رُوپ دھار کے پیر فقیر والا ایویں کِسے غریب نوں پَٹی دائیں
سِدھار راہ شریعت دا جائے جنت اگاں ٹری دا اے پچھان ہٹی دائیں
او دیوانیہ نبیؐ دی آل ولّوں ، مُنہ موڑی دائیں پاسہ وٹی دائیں

آیت:۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ (سورۃ بقرہ آیت نمبر16)

ترجمہ:۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے مول لی گمراہی بدلے ہدائت کے نہ فائدہ دیا سوداگری اُن کی نے اور نہ ہوئے راہ پانے والے۔

رب تے نئیں کردا ظلم انسان تے
توں وی نہ کر ظلم اپنی جان تے

(بابا دیوان چشتیؒ)

شرح

دیکھ تیرا نفس ایک ضِدی بچے کی مانند ہے کبھی کچھ مانگتا ہے کبھی کچھ اگر اس سے فراغت

Marfat.com

چاہتا ہے تو اسے کوئی کھلونا لے کر دے۔ اسے نہ مار، مارنے سے اور بھی زیادہ بگڑ سکتا ہے۔ اسے پیار کر اور امارہ سے لوامہ بنا اور لوامہ سے مطمئنہ دیکھ نفسِ امارہ تجھے برائی کی طرف لے جانا چاہتا ہے تُو اُسے تصورِ شیخ کا کھلونا دے کر مشغول کر دے اور اِسے سمجھا کہ ؎

یار آیا ای ویکھ بہار بن کے، مینوں چمن دی سَونھ گلزار دی سَونھ
جس جگہ حضورؐ دے قدم لگے، اوس گلی دی سَونھ بازار دی سَونھ
جیہے غارِ حرا چہ ڈنگ تے ڈنگ کھادا، یارِ غارؐ دے اوس پیار دی سَونھ
جبرائیلؑ دی پَیراں نُوں چُمدا ای، او دیوانیہ پروردگار دی سَونھ

نفسِ امارہ اگر نافرمان بچے کی طرح گستاخ ہو جائے تو اُسے عاق کر دے پھر بھی تنگ کرے تو قرآنی حکم کے مطابق اسے قتل کر دے۔ جیسے پیر خضر نے بچے کو مار ڈالا تھا۔ نفس کیا ہے؟ تیری جان ہے اس جان کو کسی کامل انسان پر قربان کرتا کہ وہ اِسے کاٹ کر روح کا پیوند لگا دے تجھے علمِ لدنی حاصل ہو جائے تجھے تیری کتاب پڑھنی آ جائے تیری بصارت کی آنکھ روشن ہو جائے اور پھر تو بھی یار کو بے نقاب دیکھ کر پکار اُٹھے ؎

طیبہ پاک دے پاک نظاریاں چوں، جلوہ صاف حضورؐ دا نظر آوَندا اے
جے کر کھلی بصیرت دی اَکھ ہووے، جلوہ اجے وی طُور دا نظر آوَندا اے
جس رُکھ نے نبیؐ دے پَیر چُمّے، اوہ رُکھ کھجور دا نظر آوَندا اے
او دیوانیہ نبیؐ دی ویکھ صُورت، چہرہ ربّ غفور دا نظر آوَندا اے

Marfat.com

ایک چیز ملتی ہی نہیں تو اس پر صبر کیسا صبر تو یہ ہے کہ اپنی خواہش کو ہلاک کر دے اور شکر یہ ہے کہ جو کچھ ملے اسے خرچ کر دے۔ توکل یہ کہ رضا سے قدم باہر نہ نکالے۔ حکم یہ کہ اسرار الٰہی سے واقف ہو اور محبت یہ کہ عشقِ الٰہی میں فنا ہو جائے یہ سب اوصاف تب ہی حاصل ہوں گے جب کوئی وقت کا فرید ملے گا۔

جے نئیں اپنے آپ دی خبر تینوں، اَیسے عِلم تے مان گُمان نہ کر
اپنی عقل نادان دا چھڈ گھیڑا ، ضائع اپنا دین ایمان نہ کر
ہناں پِیر دے راہ نئیں ہتھ آوَندا، اَیویں حق دا ظاہر عرفان نہ کر
او دیوانیہ ہتھاں وِچ ہتھ دے کے، کِسے غیر دے ول دھیان نہ کر

اگر تم اپنے سائے کو حرکت دینا چاہو تو کب حرکت کر سکتا ہے جب تک تم خود حرکت نہ کرو۔ جب تک آپ خود اپنے قلب کو کسی صاحبِ قلب کے پاس نہیں لے جاؤ گے یہ کیسے جاری ہوگا۔ بس کسی مرشد کامل کو تلاش کرو جو آپ کو مجاہدے سے مشاہدے تک پُہنچا دے۔

یارا چھڈ دے کجھ وی لبھنا نئیں ، ایناں پھرن پھراؤن دیاں عادتاں چوں
بھلا عِلم عرفان دی خاص دولت ، کدے لبھی اے زُہد عبادتاں چوں
کدے لبھے نہ وِرد وظیفیاں چوں تے نہ صدارتاں عیدِ میلادتاں چوں
او دیوانیہ ملے جے پیر کامل علمِ حق دا ملے ارادتاں چوں

فرعون نے اپنے جسم کے جہان میں خدائی کا دعویٰ کیا مگر جب تک موسیٰؑ کا روح پیدا نہ

Marfat.com

ہوا۔ فرعون کو شکست نہ ہوئی۔

یہ روح موسیٰؑ کیا ہے؟ مُرشد کامل ہے اس کے سوا تیرے فرعون نفس کو کون مارے گا اصل بات یہ ہے کہ تیرا نفس لمبی قید والے قیدی کی طرح جیل کا عادی ہو چکا ہے۔ اگر تُو جیل میں ہی مر گیا تو جب اُٹھے گا تو جیل میں ہی اُٹھے گا۔ تیرے اردگرد کئی دیواریں ہیں اور سب سے اونچی دیوار خود تیرا تن ہے اور دوسری دیواریں تیری خواہشات۔

جے تُوں ربّ رسولؐ دِی دید کرنی، کِسے ولی دے پَیر اں دی خاک ہو جا
وَلی رکھدا نئیں کِتے غَیر کوئی، تُوں وی غیر خیال توں پاک ہو جا
تینوں ملے گا فیر محبُوب تیرا، پہلاں وانگ رنجیٹڑے چاک ہو جا
دے کے جان دیوانیہ یار تائیں، ذرا خوف نہ رکھ بے باک ہو جا

پھر فرماتے ہیں۔

بناں پیر دے گل نئیں ہتھ آوَندی، بھاویں لکھ واری کعبے جا کے ویکھ
وَلی قلب دی اَکھ نال تکدا ای، لکھ اپنا آپ چُھپا کے ویکھ
نیوں اپنے آپ دی سمجھ آوَنی، گھوڑے عقل دے لکھ دوڑا کے ویکھ
کرم ہووے دیوانیہ گل بَن دی، بھاویں لکھ تُوں رُوپ وٹا کے ویکھ

❁❁❁

Marfat.com

مقصُود ومطلُوب

میری آل اولاد قُربان اُس توں، میرے دین ایمان دی گل کِیہ اے
جاناں ہون ہزاراں تے کراں صدقے، میری ایس اِک جان دی گل کِیہ اے
وَس چلّے تے پَیراں دی خاک ہوجاں، میری عزّت تے آن دی گل کِیہ اے
او دیوانیہ یار دی دِید جنّت ، چھڈ حُور غلمان دی گل کِیہ اے

آیت:۔ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَا اَوْلَادُ هُمْ ط اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّ بَهُمْ بِهَاط

ترجمہ:۔تُو ان کے اموال اوراولاد پر تعجب نہ کر اللہ اِن چیزوں سے اُن کو عذاب دینا چاہتا ہے۔

یہ جوزن وفرزنداوررشتہ داروں کوتُو دوست سمجھتا ہے یہ سب تیرے دشمن ہیں ۔

چند دُکھ نمانی جردی اے، ہُن دِسدا نہ کوئی دردی اے
کوئی دِل دا محرم نہ مِلیا ، ایویں یار بنایا لوکاں نوں

(بابا دیوان چشتی)

Marfat.com

شرح

تُو سانپ سے کتنا ڈرتا ہے؟ مگر وہ سانپ جو نفسِ امارہ کی صورت میں تیرے قلب پر ڈنگ مار رہا ہے رُوح کو ڈس رہا ہے، اس کا تُو کیوں دشمن نہیں۔ سانپ تو صرف جان لیتا ہے اور یہ موذی تو ایمان بھی لے جاتا ہے۔

بَد یار نالوں بد مار چنگا، ہُندا سچ، فقیر جو کہے جاندا اے
بَد مار جے لڑے تے جان لیندا، بد یار ایمان وی لَے جاندا اے
خطرناک شیطان جو وار کردا، ہووے کوئی فقیر تے سہے جاندا اے
او دیوانیہ مَرد جوان کِیہ اے، جیہڑا نفس شریر توں ڈھے جاندا اے

وہ عضو جو تجھے تکلیف دے رہا ہے تیرا جینا حرام کر رہا ہے تُو اِسے کاٹ کر پھینک دے۔ دیکھ ڈاکٹر کینسر زدہ عضو کو اس لئے کاٹ دیتے ہیں تا کہ جان بچ سکے۔ تجھے وہم اور دوئی کا روگ لاحق ہو گیا ہے۔ یہ وہ کینسر ہے جو صرف جان ہی نہیں بلکہ ایمان کا بھی دشمن ہے۔ تُو کوئی قابل سرجن تلاش کر جو تیرا اپریشن کر کے تیرے رگ و ریشہ سے وہم اور دوئی کے حجاب کو دور کر دے۔ پھر تو زلیخا کی طرح اللہ کے حضور یہ کہہ سکے کہ یہ سب کچھ تیرے ہی عشق میں فنا ہو چکا ہے۔ دیکھ یوسف علیہ السلام نے ہر حواس کی بات کو زلیخا سے دریافت کیا کہ تیرا حسن تیری جوانی تیری آنکھیں تیری زلفوں کی سیاہی یہ سب کچھ کہاں گئے کیا ہوا۔ تو زلیخا نے صرف یہی جواب دیا کہ اے یوسف علیہ السلام سب کچھ تیرے عشق میں فنا ہو چکا ہے۔ پھر یوسف علیہ السلام نے پوچھا اب تُو کیا چاہتی ہے۔

Marfat.com

زلیخا نے کہا اے اللہ کے نبی صرف آنکھ چاہتی ہوں کہ دیدار کرسکوں ۔

بابا دیوان چشتیؒ فرماتے ہیں ۔

جس اَکھ نے یار نوں تکیا نئیں ، مِٹ گئی اے ہو بے نشان گئی اے
غَیر وَل نئیں تکدی ربّ دی سُونھ ، جیہڑی یار نُوں اَکھ پچھان گئی اے
سوہنے یار دے ناز انداز اُتوں ، جند ازل توں ہو قربان گئی اے
کِیہ دیوانیہ یار نے اَکھ پھیری ، میرے جسم وچوں نکل جان گئی اے

مولا تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے ۔

آیت :۔ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ (سورۃ یوسف آیت نمبر 3)

ترجمہ :۔ ہم بیان کرتے ہیں تیرے اوپر آسان قصہ ۔

زلیخا کو ہر ایک شے دوبارہ مل گئی ۔ یہی نفی اثبات ہے اسی کو فنا و بقا کہا جاتا ہے اور اسی کو حقیقی سجدہ کہتے ہیں ۔ تُو بھی زلیخا کی طرح کوئی یوسف تلاش کر جو اپنے حسن و جمال سے تیری بشریت کی نفی کردے تو حواس کی قید سے آزاد ہو جائے ۔

قیامت کے روز حق تعالیٰ فرمائے گا میں نے زبان اپنی تعریف کے لئے عطا فرمائی اور تو کس کی تعریف کرتا رہا ۔ تجھے آنکھیں اپنا حسن و جمال دیکھنے کے لئے عطا فرمائیں اور تُو کیا دیکھتا رہا ۔ تجھے کان میری آواز سننے کے لئے دیئے گئے اور تُو کس کی آواز سنتا رہا ۔ تجھے دل اپنی محبت کے عطا فرمایا اور تُو دل کس سے لگا بیٹھا اور تجھے عقل اپنی معرفت کے لئے دی اور تُو کس کی پہچان میں گم رہا ۔ حتیٰ کہ ہر اعضاء کے متعلق دریافت کیا جائے گا

Marfat.com

کہ تم نے ان نعمتوں کو کہاں خرچ کیا۔ تو پھر تُو کیا جواب دے گا اللہ کرے تیری زبان سے وہی کچھ نکلے کہ جو زلیخا نے جواب دیا تھا۔

عزت آن ایمان تے جان اپنی، بازی لا کے پیار دی ہار گئی آں
تکھی نظر دے نال شہید ہو کے، قرض عِشق دا سِر وں اُتار گئی آں
ہستی اپنی دی بیڑی ڈوب کے تے، آون والیاں کُلہاں نُوں تار گئی آں
اودیوانیہ ذات اوقات اپنی، سیّد پیر دے پَیراں توں وار گئی آں

ایک عورت (زلیخا) عشق کی بدولت کمال درجے کو پہنچ گئی۔ عشق نے طور کو جلا دیا۔ عشق نے نمرود کی آگ کو ٹھنڈا کر دیا۔ جس میں عشق الٰہی نہیں وہ مردہ ہے۔

یاد رکھ جس انسان میں عِشق اِلٰہی نہیں وہ مردُود ہے
اور جو عشق کی آگ کو بجھائے وہ نمرود ہے

بس تو عشق الٰہی کی بھیک مانگ اور سجدے میں گر کر یہی دعا مانگ کہ کوئی یوسف ثانی مل جائے ورنہ۔

جے نئیں تینوں کوئی پیر فقیر ملیا، لنگھی عُمر جو سمجھ بیکار گئی اے
زندہ رہی اوہ سدا جہان اندر، جیہڑی جند محبوب توں وار گئی اے
پَیر پُٹ کے کدے نئیں پچھاں پَرتی، لنگھ عِشق دا جو بازار گئی اے
اودیوانیہ فلک نُوں چیر کے تے، نظر عاشقاں دی عرشوں پار گئی اے

Marfat.com

یکسُوئی

مَیں تے تک دا یار دے جلویاں نوں، کدے شر نہ خیر دے وَل ویکھاں
اک در محبوب دا چھڈ کے تے، ہوواں کافر جے غیر دے ول ویکھاں
جس شہر دے وچ محبوب وسے، میں تاں نِت اس شہر دے ول ویکھاں
ایہہ دیوانیہ کدے نئیں ہو سکدا، بحر چھڈ کے لہر دے ول ویکھاں

آیت:۔ وَاِذَامَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْارَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ٥ (سورۃ روم آیت نمبر 33)

ترجمہ:۔اور جب آدمیوں پر سختی آتی ہے تو اللہ کی طرف رجوع کر کے پکارتے ہیں۔ پھر وہ رحمت دیکھاتا ہے۔تو ایک فریق اپنے رب کا شریک ٹھہراتا ہے۔

جمال اپنا ہی دیکھنے کو ظہور میں جب وہ آگئے ہیں
نظر میں وہ ہیں نظر بھی وہ یہ دیکھ لینے سے کم نہیں ہے

شرح

ہر طرف سے بے سہارا ہو کر جب حاجرہؓ کی طرح آدمی خدا کی طرف بھاگتا ہے تو پانی پاؤں کے نیچے ہوتا ہے۔یا موسیٰؑ کی طرح سردی لگتی ہے تو آگ کی بجائے مشاہدہ کی

Marfat.com

گرمی سے سردی دُور کرتا ہے یعنی جب تک آدمی کو کوئی سہارا نظر آتا ہے وہ اللہ کی طرف یکسو ہو کر نہیں دیکھتا کوئی بھی بیمار آدمی ڈاکٹروں یا حکیموں سے مایوس ہو کر ہی اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ یا بیڑی ڈوبتی نظر آئے تو خدا کو پکارتا ہے ؎

جبکہ شکستہ پا تھا میں منزل یار دُور تھی

جب سے شکستہ دل ہوا سر ہے حریمِ یار ہے

دیکھ جب تک کنوئیں یا دریا کی آس ہوتی ہے پیاسا اللہ کی طرف یکسو نہیں ہوتا جب ہر طرف سے بے سہارا اور مایوس ہو جاتا ہے تو پھر زبانِ حال پکار اُٹھتا ہے اے محبوب اب تیرے سوا میرا کوئی سہارا نہیں میرا بازو پکڑ، اب تو مجھے صرف مایوسی کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آتا تو لجپال ہے مہربان ہے میری فریاد سُن ؎

اپنے پیار دے وِچ برباد کر کے، اُجڑے شہر نُوں فیر آباد نہ کر

قِسمت نال مَیں پیراں دی خاک بنیاں ہُن خاک دی خاک برباد نہ کر

کر کے نظر دے نال شکار مینوں، قیدی، زُلفاں دا رَکھ آزاد نہ کر

او دیوانیہ عِشق دے راہ پَے کے، اپنے لَباں نُوں سی فریاد نہ کر

بس تُو اپنی خواہش کو جو غیر اللہ ہے چھوڑ کر محبوب کی طرف رجوع کر اور سجدہ کر۔

ایک چڑیا کی ایک باز کے سامنے کیا حیثیت ہے باز کے سامنے چڑیا پر نہیں مار سکتی ؎

مَیں تاں کُجھ وی نئیں میرا کجھ وی نئیں، میرا دِل تُوں ایں دلدار تُوں ایں

سب نُور وجُود شہُود تیرا، سارے چمن دی یار بہار تُوں ایں

رگِ جان توں وَدھ قریب ہو کے، صورت وچ میری آشکار تُوں ایں
او دیوانیہ خود معشوق بن کے، آپے آپ اپنا عاشق زار تُوں ایں

اگر نمازی یہ جان لے کہ وہ کس کے سامنے سرگوشی کر رہا ہے تو غیر کی طرف کبھی توجہ نہ کرے۔

غیر کیا ہے؟ یہ تیرا تن خاکی ہے جس کے لئے تُو ہر وقت حیران و پریشان رہتا ہے۔

کیست بیگانہ تن خاکئ تُو
کز برائے شاکی و غمناکئ تُو
کارِ خُود کن کار بیگانہ مکُن
در زمین غیر خود خانہ مکُن

اپنا گھر غیر کی زمین پر نہ بنا۔ اِس غیریت کے وہم سے آزاد ہو جا دیکھ بابا دیوان چشتیؒ فرماتے ہیں۔

جہناں کِسے محبُوب نوں تکیا ای، کدے حُور قصُور وَل تکدے نئیں
یار اچھڈ کے یار دے جلویاں نُوں، اوہ تاں کدے وی طُور وَل تکدے نئیں
اپنے قلب اندر جھاتی پاؤن والے، کدے نیڑے تے دُور وَل تکدے نئیں
او دیوانیہ عقل دے دیکھ اَنّھے بشر ویکھدے نُور وَل تکدے نئیں

بس تُو باز کی طرح شکار ہو کر کِسی شکاری کے ہاتھ پر بیٹھ جا۔ دیکھ حضرت امیر خسروؒ فرماتے ہیں کہ صحرا میں ہم وہ ہرن ہیں کہ جو سر کو ہتھیلی پر رکھ کر شکاری کے انتظار میں ہیں

Marfat.com

کہ وہ کب آئے اور ہمیں شکار کرے تُو بھی کسی ایسے شکاری کی تلاش کر جو تجھے شکار کر کے تیرے مردہ دل کو زندہ کر دے۔

نگاہِ عشق سے زندہ ہیں بس شرابی ہیں
تیری نگاہ کے مارے کبھی مرے بھی ہیں

قرآن پاک میں نگاہ کو نیچا رکھنے کا حکم ہے۔ پھر کسی مُحسن کے سامنے آنکھ کیسے اونچی ہو سکتی ہے۔ اے اللہ ہم تیرا شکر کیسے ادا کر سکتے ہیں بس اپنی رحمت کے سائے کے نیچے رکھ اور ایسی آنکھ عطا فرما کر کہ جدھر بھی دیکھوں تو ہی نظر آئے۔

جے کر ویکھیں تُوں خسرُوؒ دی اَکھ لیکے ، تیرا پیر کامل ذیشان نُور اے
سُکیں تے پُچھ لے پیر سیالؒ کولوں، حضرت تونسویؒ پیر پٹھان نُور اے
خواجہ نُور محمدؒ دا نُور چمکے ، سَونھ ربّ دی فخرِ جہانؒ نُور اے
او دیوانیہؔ قُطب فرید نُور اے، خواجہ ہندؒ دا ویکھ سلطان نُور اے

پھر فرماتے ہیں۔

پیر نظامیؔ میرا دلبر جانی ، جنہوں ویکھے چَن شرماوے
لکھ لکھ عید ہووے کملی نُوں ، سوہنا جھات کدے جے پاوے
ہردم آس اُمید تتی نُوں ، ماہی جس راہوں لنگھ آوے
ہوکے خاک دیوانیہؔ میری اوہدی نال جُتی لگ جاوے

❁❁❁

Marfat.com

عرفان خودی

بندہ کِیہ اے کوان تے کِتھوں آیا، بِناں عارفاں دے ہُندا نُجھ نَیوں
جدوں ''اثر حلُول اِتّحاد'' کُفر اے، فیر قُرب کِیہ اے آوَندی سُجھ نَیوں
یارو نفی اثبات دی وِچ سینے ، بِناں پِیر کامِل پیندی بُجھ نَیوں
میرے وِچ دیوانیہ ربّ دی سَونھ، میرا کُجھ وی نئیں مَیں تاں کُجھ نَیوں

آیت:۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ○ وَّ یَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

ترجمہ:۔ ہر شے فانی ہے اور باقی رہنے والی ذات اللہ کی ہے جو بڑا عزت اور بزرگی والا ہے۔

مقامِ عشق میں عاشق معشوق میں فنا ہوتا ہے۔''اَلْآنَ کَمَا کَانَ ''ذاتِ حق کی شان ہے اور فنا ہونا مخلوق کا ضروری۔ اور یاد رکھو کہ حق و خلق میں حلُول یا اتحاد کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ بندہ خدا کے قریب بغیر حلول و اتحاد کے کیسے ہے یہ کوئی عارف و کامل مرشد ہی سمجھائے گا۔

شرح

یہ عالم ناسوت ہے، جسم تیری قبر ہے، نیند موت، قیامت تیری فنا، جب محشر میں دوبارہ آنکھ کھلے گی تو جس خیال میں تُو سویا ہوگا اُسی میں جاگ آئے گی اور جو اس جہان میں

اندھا ہے اُس جہان میں بھی اندھا اُٹھے گا۔ اب دیکھ کہ تُو محشر کے دن کس کے عِشق میں بھاگ رہا ہوگا۔ تُو قرآن کو صرف ثواب سمجھ کر نہ پڑھ بلکہ غور و فکر کر تُو اندھا نہ بن آنکھ کھول ذرا بیدار ہو تُو رات کی تاریکی سے دن کی روشنی کی طرف آ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان سُن ''وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ''

ترجمہ:۔ اور جو مطیع کرے مُنہ اپنا طرف اللہ کی اور وہ نیکی کرنے والا ہے پس تحقیق محکم پکڑا اُس نے کڑا مضبوط۔ بس تُو اللہ کی طرف مشغول ہو اور اِس رات میں جاگ۔

پس جو اپنا منہ اللہ کی طرف کرتا ہے وہی نیک ہے صالح ہے۔

جس دنیا میں تو زندگی گذار رہا ہے یہ عالم اجسام ہے دیکھ اس میں کیا ہو رہا ہے یہ نہ جان کہ کوئی شے تجھ سے باہر ہے اس جسم کا فنا ہونا ہی روح کا زندہ ہونا ہے یہ بھی تیرا اصل مقام نہیں یہ تو فرشتوں کا مقام ہے اور تُو حضرت انسان ہے مسجود ملائک ہے تُو اس خطرۂ ملکوتی سے گذر جا۔

کُھل جاندا جے راز فرشتیاں تے نِکی جہی خطا خرید لیندے
پرے سُٹ کے وِرد وظیفیاں نُوں دردمنداں دی ہاہ خرید لیندے
نعمت عِشق دی جے بازار مِلدی مُل دے کے شاہ خرید لیندے
او دیوانیہ ربّ جے مُل وِکدا، دولت مند خُدا خرید لیندے

تیری پیدائش عالم اجسام میں ہوئی ہے قبر تیری رات کا سونا ہے قیامتِ صغریٰ تیری فنا

Marfat.com

ہے عشقِ رسول تیری حیات ہے۔ عشق رسولؐ میں اس قدر فنا ہو جا کہ تیری ہستی کی بو تک نہ رہے مولانا روم نے فرمایا۔

ایں ثناء گفتن زمن ترکِ ثناء است
کہ ایں دلیلِ ہستی و ہستی خطا است

مقامِ عشق میں ثناء بھی ترکِ ثناء ہے کیونکہ ثناء بھی تو ثنا گو کے ہونے کی دلیل ہے اور محبوب کے سامنے اپنا ہونا ہی شرک ہے رومی فرما رہے ہیں۔

چیست توحیدِ خدا آموختن
خویشتن را پیشِ واحد سوختن

بابا دیوان چشتیؒ فرماتے ہیں۔

جے نہ ساڑ کے یار سواہ کر دے، دَس حُسن دا فیر کمال کِیہ اے
پردہ اُٹھے نہ خود حیران ہو کے، دَس یار دا فیر جمال کِیہ اے
آوے سمجھ دے وِچ تے دَس دیواں، بے مثل دی دس مثال کِیہ اے
او دیوانیہ حد دے وِچ آوَنا، بے حد نُوں دَس مُحال کِیہ اے

بَیتُ اللہ شریف کی چابی بھی تو کسی اِنسان کے ہاتھ میں ہے اگر تُو ذاتِ حق میں فنا ہونا چاہتا تو یہ طریقہ بھی تجھے مرشد عارف و کامل ہی سمجھائے گا۔

جب تم قربانی کا جانور بے عیب خریدتے ہو تو پھر خدا تمہیں کیسے قبول کرے گا۔ اپنے دل سے دنیا کی حرص نکال دے۔ یہ بھی یاد رکھ جو خود دنیا کا حریص ہے وہ تجھے حرص و ہوا

Marfat.com

سے کیسے پاک کرے گا وہ فقیر تلاش کر جس کا اپنا آپ اپنا نہ ہو۔ خوب سمجھ لے کچھ لوگ اولیا اللہ کا روپ دھار کر سادہ دل لوگوں کو لوٹتے ہیں ان کا اللہ رسول سے کچھ واسطہ نہیں ہوتا خبردار ایسے مکار لوگوں سے بچ۔ بابا دیوان چشتی فرماتے ہیں۔

بڑی نعت خوانی دی محفل سجا کے ، بڑا شور پا کے تے نعرے لوا کے
سُنا کے اللہ ہو تے سرنوں ہلا کے، پئے لُٹ دے غریباں نوں اُلّو بنا کے
ایہہ وِچ کار بَیٹھ دے نے بن کے قلندر
ویکھویں کیویں روٹی کماؤندے مچھندرے
خدا دی محبت نہ الفت دے بھکھے ، ایہہ زر دے پجاری ایہہ دولت دے بھکھے
عزت دے بھکھے ایہہ شہرت دے بھکھے ، مریداں دی اَنّی عقیدت دے بھکھے
جیویں یارو باندر پئے نقلاں اُتارن
ایہہ کم بخت پئے روپ ولیاں دا دھارن

پھر فرماتے ہیں۔

ذرا خضرؑ دے وانگ صورت بنا کے ، والاں تُوں واء کے ٹوپی سجا کے
تے اللہ دے ولیاں دا شجرہ سنا کے، ذرا ایویں رو کے تے اتھرو وگا کے
ایہہ ہتھ نئیں ہلاؤندے ایہہ بانہہ نئیں ہلاؤندے
غریباں دی پونجی تے موجاں مناؤندے

❁❁❁

طُوفانِ عشق

زلف یار دی جے پریشان دِسدی ، چاک عشقِ دا وی گریبان دِسدا اے
اَج ہستی دی مستی نئیں رہن لگی ، چڑھیا عِشق دا ایسا طُوفان دِسدا اے
تَرچھی نظر دے نال شہید کرنا ، سِر تے قاتل دا بڑا احسان دِسدا اے
او دیوانیہ قبر دے وچ جاکے میرے درد دا ہندا درمان دِسدا اے

آیت:۔ یٰاَیَّتُھَاالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً

ترجمہ:۔اے جان آرام پکڑنے والی پھر جا طرف رب اپنے کے کہ خوش ہے تو پسند کی گئی۔پس داخل ہو بیچ بندوں میرے کے۔

وجودِ عنصری کے لئے سات طبقاب ارضی ہیں جو نفسانی علم سے روشن ہیں۔وہ یہ ہیں۔
(۱) غصہ (۲) حسد (۳) تکبر (۴) بخل (۵) کینہ (۶) شہوت اور (۷) حرص وہوا۔
وجودِ ملکی کے لئے سات طبقات سماوی ہیں۔جو روحانی علم سے منور ہیں۔وہ مندرجہ ذیل ہیں۔(۱) محبت (۲) حلم (۳) صبر (۴) شکر (۵) توکل (۷) رضا اور حیا۔ یہ چودہ طبق انسان میں موجود ہیں۔حضرت سلطان باہوؒ نے فرمایا۔

چودہ طبق دلے دے اندر تنبو وانگوں تانے ہو

Marfat.com

شرح

تیرا اپنی حقیقت سے دور ہونا ہی دوزخ ہے۔اور اپنے قریب ہونا جنت۔نہ دوزخ تجھ سے دُور ہے نہ جنت تجھ سے دُور۔

روزِ ازل توں زُلف داہاں قیدی ، ایڈی سوہنی اوہ میری خطا کیہ اے

دوری دوزخ دیوانیہ دید جنت دس ہور جزا سزا کیہ اے

تیرا جسم ہی کبھی دوزخ بن جاتا ہے اور کبھی جنت یہ غمی اور خوشی ہی تو جنت اور دوزخ کی ہوائیں ہیں۔جب تم جنت اور دوزخ کی حقیقت سے واقف ہو گئے ہو تو پھر دوزخ سے دور ہونے کی کوشش کرو تا کہ جنت نصیب ہو۔روح جنت کا جزو ہے اور جسم دوزخ کا۔نفسِ امارہ کی خو کو بدل تا کہ تو اصحابِ کہف کے کتے کی مانند ہو کر جنتی ہو جائے۔

چھڈ ہستی دی مستی نئیں چنگی ہندی ، سچی ہووے محبت تے بڑی چیز اے

کتا ولی دا ہووے تے جائے جنت ، نبیؐ پاک دی نسبت تے بڑی چیز اے

ابوجہل کے بغض اور حسد نے اپنی جنس کو خود اپنی طرف کھینچا اور جنت خود اپنی جنس کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔

کوئی سمجھیا نہ اس مسلے نوں ، جاوے ہر شے اپنے اصلے نوں

میتھوں اپنے نفرت کردے رہئے ، تے میں پیار سکھایا غیراں نوں

یہ حسد یہ بغض یہ کینہ یہ غصہ یہ شہوت سب آگ ہیں اور آگ کبھی جنت میں نہیں جائے گی۔ہر شے اپنے اصل کی طرف جاتی ہے۔آگ تو دوزخ کا دوسرا نام ہے۔اپنی

Marfat.com

عادتیں بدلو یہ نہ کہو کہ عادتیں نہیں بدلتیں بلکہ عادتوں کے بدلنے کا سلسلہ تو ازل سے ہی جاری وساری ہے دیکھو پیوند کاری سے تبدیلی آجاتی ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کسی عارف وکامل کی صحبت سے عادتیں نہ بدلیں۔ تیری عادت سے ہی تیرے اصل ٹھکانے کا پتہ چلتا ہے۔ کُلُّ شَیْءٍ یَّرْجَعُ اِلٰی اَصْلِہٖ یعنی ہر شے اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔ حسن حقیقی کے جلوے جب عاشق کو خود اپنی طرف کھینچتے ہیں تو بے ساختہ زبان حال سے بول اُٹھتا ہے ؎

کِسے مَست اَلست نے تکیا ای، مستی روزِ اَلست دی چڑھی ہوئی اے
میرے سامنے طور دے ہین جلوے، میری اَکھ محبوب نال لڑی ہوئی اے
مینوں حشر تے نشر دا خوف کوئی نئیں، گنّی گھُٹ کے سیّد دی پھڑی ہوئی اے
مُلّاں پڑھن دیوانیہ پوتھیاں نوں، میں تے اَکھ فقیر دی پڑھی ہوئی اے

فرمایا حضورؒ نے جو چیز برتن میں ہوتی ہے وہی باہر نکلتی ہے۔ دُکان دُکان ہی ہے چاہے بھوسے کی ہو یا ہیرے جواہرات کی انسان ،انسان ہی ہے چاہے دوزخی ہو یا جنتی، شاہی محل سے مسجد کا مقام بلند ہے پھر بلند مقام رکھتے ہوئے بھی وہ ناقصوں کی محتاج کیوں ہے اس لئے کہ خدمت کر کے وہ بخشش کے حق دار بن جائیں یاد رکھو فقیروں کو استغنا کا مقام عطا فرما کر بھی محتاج صرف اس لئے بنا دیا جاتا ہے تا کہ ناقص لوگ فقیروں کی خدمت کر کے کامل ہو جائیں۔

Marfat.com

اگر کچھ مرتبہ چاہے تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

یہ تیرا تن بھی ایک برتن کی مانند ہے یہ تو نے خود سوچنا ہے کہ اس برتن میں کیا ہونا چاہیے۔ سب سے بہتر تو وہی تن ہے جو دوئی کے وہم سے خالی ہو کر پکار اُٹھے کہ اے محبوب میرا اب مجھ میں کچھ نہیں سب کچھ تیرا ہے۔ میری نماز میرا روزہ میرا جینا میرا مرنا سب کچھ تیرے لئے ہے۔ جب بھی اللہ کے محبوبؐ نے فرمایا یہی فرمایا کہ میرے لئے میرا اللہ ہی کافی ہے۔ تاریخ اُٹھا کر دیکھو کہ جب بھی صحابہؓ نے حضورؐ سے مانگا تو حضورؐ سے حضورؐ ہی کو مانگا۔

ملیا سوہنے محبوب دا عشق مینوں بھلا اس تو ودھ عطا کیہ اے
لکھ وار حضورؐ توں ہو واں صدقے میں نئیں جان دا ہور دُعا کیہ اے

ظاہری صورت شریعت کے مطابق کر بھی لو اگر دل نجس ہے۔ تو کیا فائدہ کیونکہ مولا کریم نے کافروں کو نجس فرمایا ہے۔ یہ جو ظاہری صورت نظر آ رہی ہے۔ صرف مومن ہی کی نہیں بلکہ اس صورت پر تو کافر بھی ہیں۔ بس مومن کی صورت دل پر منحصر ہے جو دل ماسوئی اللہ سے پاک ہو گیا پس وہی دل ہے۔

میری آل اولاد قربان اُس توں ، میرے دین ایمان دی گل کیہ اے
جاناں ہون ہزاراں تے کراں صدقے ، میری ایس اک جان دی گل کیہ اے
وس چلے تے پیراں دی خاک بن جاں، میری عزت تے آن دی گل کیہ اے
او دیوانیہ یار دی دید جنت ، چھڈ حور غلمان دی گل کیہ اے

Marfat.com

حضُورِ قلب

کامِل پیر جے کرم دی نظر کر دے، تیرا سجناں قلب حضُور ہو جائے
اکھاں سامنے طُور دے ہون جلوے، دل عِشق دے نال بھرپُور ہو جائے
لَہر بَحر توں وَکھ نہ نظر آوے، وہم دُوئی دا دل چوں دُور ہو جائے
چمکے دل دیوانیہ نُور بن کے سارا جسم تیرا نُور و نُور ہو جائے

آیت:۔ وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ

ترجمہ:۔تابعداری کراُس شخص کی جورجوع کرتا ہے میری طرف۔

مرشد کامل ہمیشہ ذاتِ حق میں واصل رہتا ہے اِس لئے اُس کا حکم اور اللہ کا حکم ایک ہے۔مولٰینا روم فرماتے ہیں۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
اونشیند در حضورِ اولیا

ترجمہ:۔جوخدا کے قریب ہونا چاہتا ہے وہ ولیوں کے قریب بیٹھے۔

شرح

دل کی صفائی قربِ حق کے لئے آسان راستہ ہے جو اللہ کے ذکر اور نبیؐ کے عشق سے

Marfat.com

مردے زندہ کئے کوڑھے تندرست کئے اس نام پاک کو اس پر دوست بن کر لاکھ بار پڑھا لیکن اس پر کچھ اثر نہیں ہوا۔ اس لئے جاہل سے دور بھاگنا ہی بہتر سمجھا۔

احمق یار دے ہین سب یار احمق، احمق منگدے نے احمق یار دی خیر
احمق بے حضور نماز پڑھ کے پئے منگدے نفس مکار دی خیر

مولا تعالیٰ فرماتا ہے ہم جسے ہدایت دینا چاہتے ہیں تو اس کا سینہ کھول دیتے ہیں اور جسے گمراہ کرنا چاہتے ہیں اس کا سینہ تنگ کر دیتے ہیں سینہ کھل جائے تو سمجھو دل میں خدا کا نور آ گیا روشنی آ گئی دل دوئی کے وہم سے خالی ہو گیا خدا سے محبت ہو گئی۔ جس خدا کو وہ اپنے سے دور آسماں پر سمجھتا تھا اسے اپنے دل میں اور شاہ رگ سے بھی قریب سمجھنے لگا۔ سب سے اچھا وہی ہے جو خدا کا بندہ ہے ورنہ اس جہان میں کئی قسم کے بندے ہیں کوئی حرص کا بندہ ہے کوئی غرور کا کوئی غصّے کا بندہ ہے کوئی شہرت کا کیونکہ جو جس چیز کی خواہش رکھتا ہے وہ اسی کا بندہ ہے تیرے جسم نے چور کی طرح زمین میں چُھپ جانا ہے اب جسم کو فانی سمجھ کر اس کی محبت ترک کر دے روح سے محبت کر روح اللہ کا نور ہے نبیؐ کا ظہور ہے نبیؐ کی محبت سے دِل کو زندہ رکھ بیدار رکھ۔

جاگن والیا رات نوں خوش بختا، جاگے دل وی تیراتے ہور گل اے
قلب وِچوں کجھ یار دا کھوج مِلدا اے، ویکھیں چار چو فیراتے ہور گل اے
اپنی ہستی دی مستی دا قلب وچوں، ہووے دُور ہنیراتے ہور گل اے
جدھر ویکھیں دیوانیہ ہر پاسے، دِسّے یار دا چہرا تے ہور گل اے

حضورؐ کے عشق سے ہی ہم گمراہی سے نکل سکتے ہیں۔ حضور ﷺ کو دیکھ کر ہی صحابہؓ کا سینہ صدر ہوا اِسی کا نام جہادِ اکبر ہے۔ پس جنہوں نے جہادِ اکبر سے اپنے دل کو صاف کرلیا وہی شہید ہیں وہی غازی ہیں۔

ذاکر ذِکر مذکور دا کرے ہر دم، نظر آوے مذکور تے ہور گل اے
جلوہ اجے وی طور تے نظر آوَندا اے، تکدا ہوے کوئی طور تے ہور گل اے
رگِ جان توں رَبّ قریب وَسّے، رہوے آپ کوئی دُور تے ہور گل اے
بختاں نال دیوانیہ ہون سجدے، پر ہووے قلب حضور تے ہور گل اے

بدخیال کو دل سے دور کر کے دل میں نیک خیال پیدا کر دینے والا ہی اللہ کا ولی ہے جیسے خضر علیہ السلام نے بدلڑکے کو مار کر نیک لڑکے کی بنیاد رکھی تھی تو بھی اپنے بدنفس کو قتل کر دے۔ مگر یہ جسم آڑے آجاتا ہے روح کی حقیقت کو نہیں سمجھتا۔

اللہ ہُو دے ذکر دی ضرب لا کے، اپنے نفس شریر نوں مار کے ویکھ
ویکھاں کیویں نئیں یار دی دِید ہُندی اپنے قلب نوں ذرا سنوار کے ویکھ
بَھیڑی عقل نادان دا چھڈ کھیڑا، رُوپ سوہنے محبُوب دا دھار کے ویکھ
جے توں چاہویں دیوانیہ سَدا جینا جِند جان محبوب توں وار کے ویکھ

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو زندہ دل لوگوں کے ہم نشیں ہو کر زندہ ہو گئے۔

Marfat.com

ہوتی ہے جب دل ذکرِ حق سے پاک اور صاف ہو جاتا ہے تو پھر یار کے جلوے نظر آنے لگتے ہیں مگر جب تک محبت کا غلبہ نہ ہو دل سے دوئی کا داغ صاف نہیں ہوتا۔ محبت کا غلبہ اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ محبوب محبت نہ کرے اور محبوب اس وقت محبت کرتا ہے جب ہم اُس سے محبت کریں۔ بس اپنے دل کی جہت اپنے محبوب کی طرف ہونی چاہئے ہم محبوب سے جیسی محبت کریں گے ویسا ہی محبوب ہوگا۔ جس نے محبوب کو قریب جانا اس کے لئے قریب ہے اور جس نے دُور سمجھا اُس کے لئے دور۔

نیڑے ہووے ایمان تے ہے نیڑے ہووے دُور ایمان تے دُور دسدا اے
نظر آوَندا نئیں عقل دے انّیاں نوں آکھاں ہون تے نُور ضرور دسدا اے

دل کا ایک حصہ نُورانی ہے اور ایک ظلمانی جب آدمی دوئی اور وہم کا شکار ہو جائے تو دل میں شک اور وسوسے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں جبھی تو مولا تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے وسوسے ڈالنے والوں سے خدا کی پناہ مانگو خواہ وہ جن ہوں یا انسان۔ ابلیس کی کئی شکلیں ہیں۔ جیسے کہ مولینا رومیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ پر بھاگے جا رہے تھے کسی نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں عیسیٰ ہوں پوچھنے والے نے پوچھا آپ بھاگے کیوں جا رہے ہیں آپ کے پیچھے تو کوئی نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں ایک جاہل سے دور بھاگا جا رہا ہوں۔ پوچھنے والے نے پھر پوچھا تم وہی عیسیٰ ہو جو مردوں کو زندہ کرتے ہو اور جس کے دم سے کوڑھے تندرست ہو جاتے ہیں؟ فرمایا ہاں پھر پوچھنے والے نے پوچھا آپ احمق سے کیوں بھاگ رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جس نام پاک سے میں نے

Marfat.com

پند و نصیحت

بیوی نیک اولاد تے مال دولت تینوں ملے تے شکر گذار کے ویکھ
تے جہڑا رب رسُولؐ توں دُور رکھے بھیڑے نفس شریر نوں مار کے ویکھ
ویکھاں کیویں نئیں مولا دی دید ہُندی، جند جان محبوب توں وار کے ویکھ
دِلوں دوئی دیوانیہ دُور کر کے کملی والےؐ نوں دِلوں پکار کے ویکھ

آیت:۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○

ترجمہ:۔تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

شرح

محبُوب کے ہر ستم میں لاکھوں کرم چُھپے ہوتے ہیں ذرا دیکھ ذرا غور کر کہ جب ماں بچے کو غُسل دیتی ہے تو وہ روتا کیوں ہے؟ اِس لئے کہ وہ گرم یا ٹھنڈے پانی کو محسوس کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ اُس پر ظلم ہو رہا ہے ماں ظلم تو نہیں کرتی مگر بچہ اپنی لاعلمی اور نادانی کی وجہ سے روتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اُس پر ظلم ہو رہا ہے۔ حالانکہ ماں کا مقصد بچے کو تندرست اور آسودہ حال رکھنا ہے۔مولینا رُومیؒ فرماتے ہیں۔

ایں بلائے دوست تطہیر شما است

Marfat.com

دوست کو دوست کا مصیبت کی کمند ڈال کر اپنی طرف کھینچنا بھی تو اُس کی مہربانی اور شفقت ہوتی ہے ورنہ دوست دوست پر ظلم کب کرتا ہے۔ قرآن پاک میں صاف لکھا ہے ''اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا'' اور جس ذات پاک کو ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت ہو وہ کسی پر کیوں ظلم کرے گا بابا دیوان چشتیؒ فرماتے ہیں۔

مینوں کرم یا ستم نال غرض کوئی نئیں، تیری ہر ادا وِچ مزہ آوَندا اے
جنہوں ویکھ کے جوش وچ آوے رحمت، مینوں ایسی خطا وِچ مزہ آوَندا اے
آوے لُطف جو عشق دی چوٹ کھا کے، نہ دوا شفا وِچ مزہ آوَندا اے
او دیوانیہ زُلفاں دا وہ قیدی، فیر ویکھ سزا وِچ مزہ آوَندا اے

ماں کی مہربانی اور شفقت کو سمجھ بچہ نہ بن نادانی چھوڑ دیکھ یہ جوانی یہ دولت یہ صحت حق تعالیٰ نے تجھے تحفے دیئے ہیں اور تو اِن نعمتوں سے دِل لگا بیٹھا ہے اور نعمتیں عطا کرنے والے کو بھول ہی گیا ہے دوست، دوست کو تحفہ اس لئے تو عطا نہیں کرتا کہ وہ تحفے کی محبت میں دوست کو ہی بھول جائے۔ دیکھ حدیث قدسی میں لِکھا ہے کہ ''نعمت ایک وحشی جانور ہے اس کو شُکر کی زنجیروں سے جکڑے رکھو''۔

تحفہ ملنے پر دوست کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ دیکھ حق تعالیٰ فرماتا ہے ''تم میری کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے''۔ یہ فرزند یہ دولت یہ صحت حق تعالیٰ کی طرف سے تمہیں اس لئے نعمتیں عطا ہوئی ہیں کہ تم حق تعالیٰ کی مہربانی اور احسان سمجھو اس لئے نہیں کہ احسان فراموش ہو جاؤ۔ قرآن پڑھ کر دیکھو حق تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ جو نعمتوں کا کفر کرتے

Marfat.com

ہیں ہم ان سے نعمتیں چھین بھی لیتے ہیں۔

بچے کو کم عقلی کی وجہ سے بچہ کہتے ہیں۔ کم عقلی چھوڑ جوان بن دیکھ جب تم جوان ہو کر بھی کام بے عقلی کا کرو گے تو پھر مجرم ہو گے نافرمان ہو گے۔

یاد رکھو اللہ کی ہر صفت اللہ کی ذات سے ہے ذات صفت سے نہیں۔ صفت تم سے پوشیدہ ہو سکتی ہے ذات نہیں ہو سکتی۔ بات تو صرف اتنی ہے کہ تم بچے کی طرح دیکھتے ہو اور دیکھتے بھی ہو مگر جانتے نہیں۔

اجے تِیک بے ہوش نے طُور والے، چڑھیا مستی دا ایسا خُمار دِسدا اے
پَر جے کُھلی بصیرت دی اَکھ ہووے، ذرّے ذرّے دے وِچ دلدار دِسدا اے
مُنہ چُک کِیہ اُتاں ول تکنا ایں، سوہنا یار تے سِر بازار دِسدا اے
او دیوانیہ رب دے عارفاں نُوں جدھر تکدے نے اُودھر یار دِسدا اے

جب یہ دنیا یہ فرزند و زن یہ مال دولت تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب نہیں بنیں گے تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ذاتِ حق کے جلوے بے نقاب نہ ہوں حضورؐ نے جس دنیا کو مردار کہا ہے وہ یہی غفلت ہی تو ہے یار سے غفلت میں گذری ہر گھڑی مُردہ ہے۔ تم غفلت چھوڑ کر اُس محبوبِ حقیقی کی طرف رجوع تو کرو اگر تم کمزور بھی ہو گے تو وہ تمہیں خود اپنی طرف کھینچ لے گا۔

Marfat.com

بحضور فرید گنج شکرؒ

ایویں تے نئیں اوس دا عاشق ہوندا گلیاں وچ شہید اے
رب اَگے ویکھو سجدے پے کے جنے جنت لئی خرید اے
اللہ دی سونھ جھوٹ نئیں سجناں اوہدی دید خُدا دی دید اے
میں عاجزؔ تے اوہ جگ دا والی نام اُس دا پیرِ فریدؒ اے

عاجزی

موت اونہوں تے کدے نئیں مار سکدی جنہوں عشق دے ناگ نے ڈسیا ای
اوہدے وچ تے اوس دا کجھ وی نئیں جہدے لوں لوں وچ یار وسیا ای
عاشق کدے وی نیّوں رہائی چاوندا جیہڑا زلفاں دے جال وچ پھسیا ای
عاجزؔ عاجزی نال خُدا مل دا مینوں پیرِ دیوانؔ نے دسیا ای

شہید محبت

سورج اگے شبنم وانگوں اپنا آپ مٹا لینا واں
یار دی خاطر بن کے جوگی عشق دا ناگ لڑا لیناں واں
من اپنے وچ جھاتی پا کے یار دا درشن پا لینا واں
دید دی خاطر عاجزؔ ہو کے اپنی خاک اُڑا لینا واں

دیدارِ محبوب

جے تُون رَب رسولؐ دی دید کرنی ، خادم ہو کے کِسے دربار دا رَوَ
تیر رَب رسُول قرآن اِک اے، تُوں وی یار ہو کے اِکّو یار دا رَوَ
غیر حق دا نئیے شِرک ہُندا ، حق حق دا وِرد پُکار دا رَوَ
دِلوں دُوئی دیوانیہ دُور کر کے، یار تک دا رَوَ سینہ ٹھار دا رَوَ

آیت:۔ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ٥ (سورۃ مائدہ آیت نمبر 56)

ترجمہ:۔اور جوکوئی دوست رکھے اللہ کو اور رسول ﷺ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے پس تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہیں غالب۔

شرح

اگر دل کی حضوری نہیں تو نماز نہیں پہلے دل کی حضوری تلاش کر بیمار شخص کو کھانے پینے سے کیا پہلے علاج کرائے ایسے ڈاکٹر یا حکیم سے جو بیماری کی صحیح تشخیص کر کے نسخہ تجویز کرے۔اگر تیرا دل بے حضور ہے تو بصیرت کا اندھا ہے تو کسی قابل سرجن سے اپریشن کرواتا کہ تجھے محبوب کا دیدار ہو جائے۔

کِسے پیر فقیر دے وچ قدماں چار دن تے یار گزار کے ویکھ
ویکھاں کیویں نئیں تینوں مراد ملدی منگن والیاں روپ دھار کے ویکھ
اپنی جھولی دے وچ عقیدتاں دے سچے پیار دے پُھل کھلار کے ویکھ
تیری ہووے دیوانیہ آس پوری میرے خواجہ نوں دلوں پکار کے ویکھ

تُو مکان کی چھت پہ چڑھ کر پکار شاید تجھے کوئی کامل حکیم مل جائے۔ ''فِیْ قُلُوْ بِهِمْ مَرَضٌ'' ''ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ (سورۂ بقرہ آیت ۱۰) اگر تو ان بیمار لوگوں میں شامل ہے اور حکیم نہیں ملتا تو پھر کوئی ایسا مریض ہی تلاش کر جو علاج کروا کر تندرست ہو گیا ہو لوگوں سے پوچھ مت گھبرا یہ مت سوچ کہ کوئی تجھے لوٹ لے گا بلکہ جانے سے پہلے خود ہی لُٹ جا تا کہ لٹ جانے کا اندیشہ نہ رہے۔ ہر چیز کو قربان کر دے جیسے قرآن پاک میں لکھا ہے ''وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا'' (سورۂ مزمل آیت ۸) اور یاد کر نام اپنے رب کا سب کچھ چھوڑ کر۔

جے توں رب رسولؐ دی دید کرنی کسے ولی دے پیراں دی خاک ہو جا
ولی رکھ دا نئیں کتے غیر کوئی تو نویں غیر خیال توں پاک ہو جا

یاد رکھو! محبت کی تلوار سے موت نہیں حیات ملتی ہے۔

تیری نگاہ کے مارے کبھی مرے بھی ہیں

محبوب کی محبت میں مٹنے والا کب مرتا ہے وہ تو زندہ ہو جاتا ہے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ (سورۂ بقرہ آیت ۱۵۲) ترجمہ:۔ مت کہو واسطے

ان کے کہ مارے جاتے ہیں بیچ راہ اللہ کے کہ مُردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں۔ وہ تو محبوب کی اداؤں پر مرمٹنے والے ہیں میرے حضور بابا دیوان چشتی فرمارہے ہیں۔

اسیں مارے یار اداواں دے ، سر ایویں دوش قضا واں دے
خیر یار دی در در منگنے آں، لوکی پچھدے نے جتھوں لنگنے آں
تسیں عاشق کہڑیاں تھاواں دے، اسیں مارے یار اداواں دے

میرے محبوب سید کے ہاتھ میں تو وہی تلوار ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے حصہ میں آئی تھی نفس شریر کا سر تو اسی ذوالفقار سے ہی کاٹا جاسکتا ہے۔ جس کے پاس وہ تلوار ذوالفقار نہیں وہ نفس کا سر کیسے کاٹ سکتا ہے۔ ظاہری کافر تو لوہے کی تلوار سے قتل ہوسکتا ہے مگر اس باطنی کافر نفس کو ذوالفقار ہی قتل کرسکتی ہے۔

بڑا کم ایں مارنا کافراں نوں ، اپنے نفس نوں مارنا ہور گل اے
چنگا کم نہیں کسے تے بوجھ بننا ، سروں بوجھ اُتارنا ہور گل اے
خوش ہونا خوشامدی گل سن کے ، مندا بول سہارنا ہور گل اے
باہروں تن دیوانیہ صاف چنگا اندروں من سنوارنا ہور گل اے

کوشش کر کوئی مرد مجاہد، کوئی ذوالفقارِ ربانی تجھے مل جائے جو تیرے نفسِ امارہ کو قتل کر دے۔ اگر یہ نہیں ہوسکتا تو اُس کے کسی غلام سے مل جس کو وہ قاتل ملا ہو جو قتل کر کے زندہ کردے جس کے ہر ستم میں ہزاروں کرم چُھپے ہوں۔ حضرت بابا دیوان چشتیؒ نے ایک نسخہ کیمیا لکھا ہے۔

Marfat.com

گنہگار گناہواں نوں یاد کر کے، اپنے نفس نوں کوہوے تے بَن دی اُوگل
اُٹھے رات نُوں اللہ داناں لیکے، گلّیاں بَہہ کے رووے تے بَن دی اُوگل
کسے مرد فقیر دے دَر اُتّے، صدق نال کھلووے تے بَن دی اُوگل
بھاویں عمل دیوانیہ ہون چنگے، کرم یار دا ہووے تے بَن دی اُوگل

بابا دیوان چشتی اپنا حال یوں بیان فرماتے ہیں۔

اَج کل سُہانیاں ہَین راتاں، دِن بڑے ای کیف وسُرور دے نے
کامِل پیشوا دی مُست نظر وِچوں، مینوں نظر آوَندے جلوے طُور دے نے
مَیں تے کُجھ وی نئیں میرا کُجھ وی نئیں، سب میرے تے کرم حضورؐ دے نے
نُور ونُور دیوانیہ قلب میرا، قلم نُور دا اے حرف نُور دے نے

❁❁❁

ہر کہ خواند شجرۂ پیرانِ چشت

اُو بماند جاوداں اندر بہشت

شجرہ شریف

چشت اہلِ بہشت نظامیہ

اے خداوندا تو ذاتِ کبریا کے واسطے
رحم کر مجھ پر محمدِؐ مصطفیٰ کے واسطے

میں ہوا ہوں سخت زار اس بندِ محنت میں اسیر
کھول دے مشکل علی المرتضیٰؓ کے واسطے

حضرتِ خواجہ حسن بصریؒ نام لاتا ہوں شفیع
شیخ عبدالواحدؒ اہلِ بقا کے واسطے

فضل کر مجھ پر طفیلِ خواجہ ابن عیاضؒ
شاہِ ابراہیم بلخیؒ بادشاہ کے واسطے

حضرتِ خواجہ حذیفہؒ کے لیے تو رحم کر
بوہیرا لبصریؒ صاحبِ ہدیٰ کے واسطے

خواجہ ممشادؒ کی خاطر میرا دل شاد کر
شیخ بواسحاق ؒقطبِ چشتیہ کے واسطے

Marfat.com

خواجہ ابدال احمدؒ بومحمدؒ مقتدیٰ

خواجہ بویوسفؒ صاحبِ صفا کے واسطے

خواجہ مودودحقؒ اور خواجہ حاجی شریفؒ

خواجہ عثمانؒ اہلِ اِقتدا کے واسطے

والئ ہندوستان خواجہ معین الدین حسنؒ

شیخ قطب الدینؒ قطب الاتقیاء کے واسطے

کام گر شیریں طفیلِ خواجہ گنج شکرؒ

اور نظام الدینؒ محبوب الاولیاء کے واسطے

دل کو روشن کر طفیلِ شاہ نصیر الدین چراغؒ

اور کمال الدینؒ کمالِ اصفیاء کے واسطے

دُور کر ظلمت سراج الدینؒ ودُنیاکے واسطے

اور علم الحقؒ و دین علم الہدیٰ کے واسطے

حضرتِ محمود راجنؒ سرورِ دنیا و دیں

اور جمال الدین جمنؒ صاحب ہدی کے واسطے

شیخ حسنؒ اور خواجہ شیخ محمدؒ کے طفیل

حضرت یحییٰ مدنیؒ مقتدیٰ کے واسطے

Marfat.com

فضل کر مجھ پر طفیلِ شاہ کلیم اللہؒ ولی
اور نظام الدینؒ مقبولِ خدا کے واسطے

دین و دنیا کا وسیلہ پیرِ عالم فخر دینؒ
حضرتِ خواجہ نور محمدؒ راہ نما کے واسطے

حضرتِ خواجہ سلیمانؒ دوجہاں کے دستگیر
قبلہ حاجاتِ کعبہ مدعا کے واسطے

کرم کر مجھ پر طفیل خواجہ عالی جناب
شیخ شمسؒ الدین شمسِ چشتیہ کے واسطے

فیض بار و قطبِ عالم طوطئ باغِ سیال
حضرت خواجہ معظمؒ بے ریا کے واسطے

پیشوا و رہنما و ہادی نورِ ھدیٰ
حضرتِ نادر علی شاہؒ اولیاء کے واسطے

منزلِ مقصود کا مجھ کو دکھا دے راستہ
حضرتِ امانت علی شاہؒ پیشوا کے واسطے

بخش دے اپنی محبت قطع کردے ماسوا
خواجہ عبدالرحیم چشتی راہنما کے واسطے

❁❁❁

Marfat.com

کامل پیر ٹھاں

بحضور حضرت پیر ٹھاں خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

کامل پیر ٹھاں خواجہ شاہ سلیمانؒ — میں تیرے قربان خواجہ سلیمانؒ
صدقہ حضرت گنج شکرؒ دا — خواجہ نظامؒ دے عالی دردا
مشکل کر آسان خواجہ شاہ سلیمانؒ — میں تیرے قربان خواجہ سلیمانؒ
فخر جہاںؒ سرکار دا صدقہ — اپنے پیر مہارؒ دا صدقہ
توڑ زمان تران خواجہ شاہ سلیمانؒ — میں تیرے قربان خواجہ سلیمانؒ
نور محمدؐ دا ایہہ نور اے — شمسؒ و قمر وچہ عین ظہور اے
تیرا ہے سب فیضان خواجہ سلیمانؒ — میں تیرے قربان خواجہ سلیمانؒ
خواجہ معظمؒ نور شمسؒ دا — نادر علی شاہؒ دے وچہ وسدا
سب تیرا احسان خواجہ سلیمانؒ — میں تیرے قربان خواجہ سلیمانؒ
نادر علی دا فیض روحانی — مرشد کامل پیر نظامیؒ
توں سب دا سلطان خواجہ سلیمانؒ — میں تیرے قربان خواجہ سلیمانؒ
یار دیوانہ کرے پکاراں — جے گھر آویں سب کجھ واراں
غوث جہان جہاں خواجہ شاہ سلیمانؒ — میں تیرے قربان خواجہ سلیمانؒ

خلاصہ

حق دِی پہچان

سُن ذرا دُنیا دے کماں وِچ رُجیا
دُنیانُوں مُورکھاتُوں جانیانئیں بُجھیا

کِیہ اے بھلا دُنیا ایہہ موت اے ناداری اے
سَپ دی ایہہ زہر اے یا دق دی بیماری اے

کھیل اے تماشہ اے یا قصّہ اے کہانی ایں
عیش اے آرام اے یا نشہ اے جوانی ایں

کِیہ اے بھلا دُنیا جے جاننا مُحال اے
تے عارفاں دا دَس دینا اَدنیٰ کمال اے

ہُندا اے کمال تے زوال وِچ ای ہُندا اے
سوال دا جواب تے سوال وِچ ای ہُندا اے

تِن وِچہ تِن پاکے چھ جو بنائے نے
تے آپے ای تُوں دس بَھلا چھ کِتھوں آئے نے

Marfat.com

سوال دا سوال ای جواب بَن جاندا اے
پر اَکھاں داوی دیکھیا تے خواب بن جاندا اے

سونے نوں تے سونے دی انگوٹھی پئی کھاندی اے
تے مِٹی کِتے مِٹی دی پیالی ہُندی جاندی اے

آب تے حُباب والا جھگڑا نئیں مُک دا
اوہ کون اے بھلا صُورتاں تے ناواں وچ لُک دا

بَدل اے تے مِینہ کِتے قطرہ تے لہر اے
ندی اے تے نالہ کِتے نہر اے تے بحر اے

پانی آپ اَپنیاں صُورتاں چہ پھَس دا
خُود توں جُدا ہو کے خُود وَل اِی نَس دا

نہر وِچ لہر، نہر بحر وِچ پاوَنی نئیں
پِیر توں بغیر گل کِسے سمجھا وَنی نئیں

قطرہ یا لہر اے یا نہر اے یا بحر اے
کیہڑی چیز پانی دی جو عَین اے یا غیر اے

اِسماں تے صِفتاں تے فِعلاں دا حجاب اے
قطرہ نہ لہر اے حباب اے نہ آب اے

Marfat.com

اکھیاں توں نانواں والی عینک اُتار کے
مَیں نوں مِٹا کے تے تُوں نوں وَسار کے

خوشیاں تے غماں والے شِیشیاں نُوں توڑ کے
ویکھ ذرا دُنیا نوں حق نال جوڑ کے

''شے'' کوئی ''وجود'' توں بغیر کُجھ ہُندی نئیں
بحر توں بغیر جیویں لہر کُجھ ہُندی نئیں

شے وَکھ ہون دا نئیں دعویٰ کر سَکدی
آپے جِی سکدی نئیں آپے مَر سَکدی

کر کے جُدا دس دھاگے کولوں گنڈھ نُوں
برف توں پانی نُوں تے مِٹھے کولوں کھنڈ نُوں

کدے وِی جُدا نئیں تُوں ہندا اُس ماہی توں
بھلا کیویں دُور ہووے حرف سیاہی توں

رَب رگِ جان توں قریب تینوں یاد نئیں
تیرے نال رب دا ''حلول اِتحاد'' نئیں

دَس کِناں فاصلہ ای تیرا تیری جان وِچ
شک والی گل نیوں پڑھ لے قرآن وِچ

Marfat.com

کِیہ تکیں اُتاں وَل اُتاں وَل خاک اے
رب سوہنا طرفاں تے جہتاں کولوں پاک اے
تَیرے وِچ دَس کون سُن دا تے بول دا
اُتاں وَل تکنا ایں خُود نوں نئیں ٹول دا

اَنہیاں مِثال تیری بالکل اَکھ دی
سب نوں تے ویکھدی تے خُود نوں نئیں تکدی
یارا کِنوں لبھنا ایں یار تیرے نال اے
دَساں تینوں بالکل تیری ایہہ مثال اے

جیویں پئی دیوار آکھے سُورج نُوں لڑ کے
کیویں تُوں کھلوتا ہویا ایں سِر اُتے چڑھ کے
مَیں کِیہ بھلا جاناں تینوں چانن کِیہ تیرا اے
جے اِک پاسہ روشن تے دوسرا ہنیرا اے

اگوں آکھے سُورج کوئی جھگڑا نہ جھیڑا اے
دَس ایہہ ہنیرا بھلا میرا اے کہ تیرا اے
سارا ایہہ ہنیرا بس تیرے ہون نال اے
تے ہویاں کُجھ یار دا تے مِلنا محال اے

Marfat.com

دعویاں دے نال پتہ لگ دا نئیں پیار دا
جدوں تک یارا جان یار توں نئیں وَار دا

اَکھاں جد ویکھیا اے صُورتاں نُوں ویکھیا
صُورتوں بغیر رب کِسے وی نئیں ویکھیا

رب نُوں بے صُورتی چہ متّیا شیطان نے
اوہو گل کہندے ہُن جَھلّے اِنسان نے

صُورتاں بے صورتی چوں آیاں نے جہان وچ
دھوکھا تینوں لگدا ای ''حق دی پہچان'' وِچ

پھرایویں دَر دَر ٹکراں مار دا
پتہ یارا پُچھ لے دیوانے کولوں یَار دا

ہونا بس اِک ذاتِ حق دا رَوا اے
ہوکے کُجھ کرنی ثناء وی خطا اے

تیرا ہونا یارا تینوں کنڈیاں چہ رول دا
نئیں تے رب بندے دی زبان وچ بول دا

شرع نبی پاکؐ دی تے نام اے تمیز دا
دس کِیہ مقابلہ اے چیز تے ناچیز دا

Marfat.com

شرع نبی پاکؐ دی تے اللہ دا قانون ایں
توڑے جو قانون اوہ تاں وَڈّا مجنون ایں
نبیؐ دا جہان وِچ نُور ساڈی جاں ایں
قَسم خُدا دِی نال جاں دے جہاں ایں

ہتّھ ویکھ رب دا ای ہتّھ سَرکارؐ دا
ہتّھاں نال رب یارا روڑیاں وِی ماردا
یارا مُنہوں بولیا حضورؐ دا قرآن ایں
شک رکھے جیہڑا اوہ تے پکّا بے ایمان ایں

ہتّھ یارا نبیؐ دا خُدا دا ہتّھ جان لَے
سِروں لے کے پَیر تک یَار نُوں پچھان لَے
پتہ یارا کر نہ بے صُورتی چوں رَب دا
صُورتوں بغیر رب کدے وی نئیں لبھدا

رات اے معراج دی حجاب سَب دُور نے
رَب سوہنا اکھاں نال ویکھیا حضورؐ نے
اللہ پاک صُورتاں تے نانواں وِچ لُک دا
پیر سوہنا اکھیاں توں پردے نُوں چُک دا

Marfat.com

ہر جگہ ویکھ تیرا رب تیرے نال اے
اِک جگہ ہونا وی تے دوہاں دا مُحال اے

کوئی وی نہ آکھے یارو نبی نُوں خُدا اے
تے ویکھے جیہڑا دوایہوی اَکھ دی خطا اے

نبیؐ نہ خُداء نہ خُدا توں جُدا اے
نبیؐ دی رضا نال رب دی رضا اے

جے تاں یارا تینوں بڑا شوق اے دیدار دا
مُکھ ویکھ رب دا ای مُکھ سرکارؐ دَا

کِتے ضِد نِد نہ کوئی مِثل مثال اے
عین غیر والا تیرا وہم تے خیال اے

تُوں صُورتاں دے سوہنے رنگاں ڈھنگاں تے نثار ایں
کِسے دا تُوں یار ایں تے کِسے توں بیزار ایں

خار نال پیار اے تے خار گلزار اے
پُھل نال تینوں نئیں جے پیار تے اوہ خار اے

دِل وِچوں دُوئی والے گنڈ یاں نُوں پُٹدے
اِکھیاں توں او ہلے کِتے دُور جا کے سُٹدے

Marfat.com

بوٹے اِک نال گنڈے پُھل دا وجود اے
ساری گلزار وِچ اِک دا نمُود اے

دَساں تینوں مسئلہ ایہہ شرتے کِیہ خیر اے
مہربان رَب نوں نہ کِسے نال وَیر اے

تیرے دُکھ وِچ تیرے دُکھ دی دَوا اے
تیرے ہون تک ای جزا تے سَزا اے

دَساں کِیہ اے فرق جُدائی تے خُدائی دا
کُجھ وی نئیں کڈھی دا تے کُجھ وی نئیں پائی دا

نقطہ جُدائی والا اُتاں وَل رَکھ لے !
وَیکھ لَے خُدا نوں خُدائی نوں وی تک لے

مَنّ لے خُدا کِسے شے توں جُدا نئیں
تے گھیر لوے جس نوں خیال اوہ خُدا نئیں

کون تینوں دسدا دیوانیہ چہدا نام ایں
اوہ سَیّد نظامیؒ دے غلاماں دا غلام ایں

Marfat.com

بحضور خواجہ خواجگان حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

پیر پٹھان رحمۃ اللہ علیہ

میرا کامل پیر پٹھان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ ○ میرا کامل پیر پٹھان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ
صورت عین شریعت سوہنی ○ دلبر تے ذی شان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ
میرا کامل پیر پٹھان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

نور محمد رحمۃ اللہ علیہ چمکاں مارے ○ روشن جس توں چن ستارے
ویکھ حدیث قرآن پکارے ○ ظاہر شان رحمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ
میرا کامل پیر پٹھان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

اوخود نور وجود شہود اے ○ ھُوالسَّاجِدُ وَالمَسْجُوْد اے
آپے حامد تے محمود اے ○ ویکھ "ھُوَ فِی شَانٍ" تونسوی رحمۃ اللہ علیہ
میرا کامل پیر پٹھان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

میں اک حرف تے یار سیاہی ○ صاف حدیث قرآن گواہی
دسیا ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ماہی ○ ایہ حق دا عرفان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ
میرا کامل پیر پٹھان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

میں دیج میرا رہیا نہ کائی ○ جے رب رہندا اے ہر جائی

Marfat.com

پیر سیال توں سن کے آئی ایہ حق دا فرمان تونسوی رح
میرا کامل پیر پٹھان تونسوی رح

نسبت پاک نظامی میری توں لجپال تے ہیں لج تیری
لاج رکھو خواجہ اجمیری صدقہ فخر جہاں تونسوی رح
میرا کامل پیر پٹھان تونسوی رح

میری جان دی جان سلیماں میرا دین ایمان سلیماں
عزت غیرت آن سلیماں جند میری قربان تونسوی رح
میرا کامل پیر پٹھان تونسوی رح

حضرت پیر سیال رح دا صدقہ گنج شکر رح لجپال دا صدقہ
پاک نبی دی آل دا صدقہ رکھدا مان تران تونسوی رح
میرا کامل پیر پٹھان تونسوی رح

عالی نسب گھرانہ اس دا شیدا کل زمانہ اس دا
ہینوں کہن دیوانہ اس دا سب جس دا فیضان تونسوی رح
میرا کامل پیر پٹھان تونسوی رح

Marfat.com

استغاثہ بارگاہ گنج شکرؒ

رہے سلامت یہ بابِ جنّت رہے سلامت یہ آستانہ
سلام لے کر تمہارے در پر غلام آئے ہیں عاجزانہ

تمہارے بندوں کا آسرا ہی تمہارا در ہے تمہارا در ہے
بتاؤ آخر کہاں ملے گا تمہارے دَر کے سوا ٹھکانہ

بُرے ہیں ہم یا بھلے ہیں خواجہ تمہارے ہیں جیسے بھی ہیں خواجہ
تمہارے در پر پڑے ہیں ہم تو تمہارا دستور ہے نبھانا

ہے آج مستوں کی بھیڑ ساقی تمہارے مستوں کی خیر ساقی
دے اپنی مستی کی خیر ساقی ہمیں بھی تھوڑی سی مے شبانہ

سمجھ گیا ہوں تمہارے در پر سیاہ کاروں کی حاضری کیوں
تلاش کرتی ہے رحمتِ حق تیرے اشاروں کا ہی بہانہ

ہے شور کیسا یہ بحر و بر میں ہے ذکر کس کا یہ ہر چمن میں
مکاں میں تیری ہے یاد تازہ ہے لامکاں میں تیرا فسانہ

تیرا نظامی تیرے ہی در سے تیرے کرم کی ہے بھیک مانگے
عطا ہو ایسی کہ جیسے تو ہے تمام تعریف میں یگانہ

Marfat.com

استغاثہ بارگاہِ غریب نواز

میرے لجپال میری لاج کو پالو خواجہ
آپ کا ہوں مجھے دامن میں چھپا لو خواجہ
یوں تو میں قابلِ دربار نہیں ہوں لیکن
لوگ کہتے ہیں مجھے تیرا نبھا لو خواجہ
خاکِ اجمیر ہے سرچشمۂ فیضِ عالم
اپنے در سے مجھے خالی نہیں ٹالو خواجہ
آپ ہیں بحرِ کرم قطرۂ ناچیز ہوں میں
دامنِ موج میں قطرے کو سما لو خواجہ
کچھ نہیں مانگتا گر مانگتا ہوں تو اتنا
آپ کا میں ہوں مجھے اپنا بنا لو خواجہ
لوگ مجھ کو نہ کہیں آپ کا ہو کر ہے خراب
میری بگڑی ہوئی تقدیر بنا لو خواجہ
میں نظامی ہوں مجھے قطبِ زماں کا صدقہ
شیخ عثمانؒ کے لئے مجھ کو سنبھالو خواجہ

Marfat.com

استغاثہ بہ بارگاہِ داتا گنج بخشؒ

میرے داتا تیرا کرم چاہتا ہوں
میں تجھ کو ہی تیری قسم چاہتا ہوں

فقط تیری نظرِ کرم چاہتا ہوں
نہ دولت نہ جاہ و حشم چاہتا ہوں

میری زندگی کا ہے سرمایہ کافی
تیرا درد تیرا ہی غم چاہتا ہوں

میری تنگ جھولی سے نسبت ہی کیا ہے
کھلا تیرا دستِ کرم چاہتا ہوں

ہے جتنی کہ وسعت کرم میں تمہارے
نہ اس سے زیادہ نہ کم چاہتا ہوں

تیری خاکِ در ہے میرا تاجِ شاہی
تیرے در پہ سر اپنا خم چاہتا ہوں

نظامی تیرے در پہ حاضر ہے داتاؒ
نگاہِ کرم دم بدم چاہتا ہوں

Marfat.com

درود شریف

محمدؐ جانِ حق ہیں اور حق جانِ محمدؐ ہیں
ہمیں یہ ناز ہے کہ ہم غلامانِ محمدؐ ہیں
صَلّی اللہ عَلَیکَ یا رَسُولَ اللہ وَسلم عَلَیکَ یاحبیبَ اللہ

نزولِ رحمتِ حق ہے مدینے کی فضاؤں میں
خُدا خود ہو گیا ظاہر محمدؐ کی اداؤں میں
صَلی اللہ عَلَیکَ یا رَسُولَ اللہ وَسلم عَلَیکَ یاحبیبَ اللہ

محمدؐ سب سے اوّل اور آخر میں محمدؐ ہے
حقیقت میں خُدا خود آپ ظاہر میں محمدؐ ہے
صَلی اللہ عَلَیکَ یا رَسُولَ اللہ وَسلم عَلَیکَ یاحبیبَ اللہ

ملی جبریلؑ کو حق سے جو دربانی محمدؐ کی
زہے قسمت ملی مجھ کو ثنا خوانی محمدؐ کی
صَلی اللہ عَلَیکَ یا رَسُولَ اللہ وَسلم عَلَیکَ یاحبیبَ اللہ

خدا ہی جانتا ہے شان شاہانہ محمدؐ کا
یہی پڑھتا ہے ہر دم ہے جو دیوانہ محمدؐ کا
صَلی اللہ عَلَیکَ یا رَسُولَ اللہ وَسلم عَلَیکَ یاحبیبَ اللہ

Marfat.com

نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ دو عالم مہرِ مجسّم صلّی اللہ علیہ وسلم
نورِ مکرّم روحِ معظم صلّی اللہ علیہ وسلم
تاجِ نبوّت فخرِ رسالت عرش کی زینت فرش کی دولت
مظہرِ وحدت رہبرِ اعظم صلّی اللہ علیہ وسلم
سب سے اوّل سب سے افضل حسن کی مشعل اکمل واجمل
احمدِ مرسل ہادیٔ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم
ذاتِ خدا کے کامل مظہر سیّد و سرور ساقیٔ کوثر
شافعِ محشر مونس و ہمدم صلّی اللہ علیہ وسلم
نورِ ہدایت جانِ حقیقت معدنِ رحمت شافعِ اُمّت
قاسمِ جنّت رونقِ آدم صلّی اللہ علیہ وسلم
قبر میں جا کر حسرت و ارماں دیکھ ہی لیں گے روکا در پر
مالِ ذی شان آئیں گے جب دم صلّی اللہ علیہ وسلم
دیوانے کی آس ہو پوری دیکھے صورت نوری نوری
جلوہ طوری حسنِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

استغاثہ بارگاہِ غریب نواز

میرے لجپال میری لاج کو پالو خواجہ
آپ کا ہوں مجھے دامن میں چھپالو خواجہ
یوں تو میں قابلِ دربار نہیں ہوں لیکن
لوگ کہتے ہیں مجھے تیرا نبھالو خواجہ
خاکِ اجمیر ہے سرچشمۂ فیضِ عالم
اپنے در سے مجھے خالی نہیں ٹالو خواجہ
آپ ہیں بحرِ کرم قطرۂ ناچیز ہوں میں
دامنِ موج میں قطرے کو سمالو خواجہ
کچھ نہیں مانگتا گر مانگتا ہوں تو اتنا
آپ کا میں ہوں مجھے اپنا بنالو خواجہ
لوگ مجھ کو نہ کہیں آپ کا ہو کر ہے خراب
میری بگڑی ہوئی تقدیر بنالو خواجہ
میں نظامی ہوں مجھے قطبِ زماں کا صدقہ
شیخ عثمانؒ کے لئے مجھ کو سنبھالو خواجہ

Marfat.com

سلام

بارگاہ غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

السلام اے مطلعِ انوارِ چشت — السلام اے رہبرِ اہلِ بہشت
السلام اے رازدارِ ھَلْ اَتیٰ — السلام اے سترِ سرِّ اولیاءؒ
السلام اے نفخۂ جانِ جہاں — السلام اے رازدارِ کُن فکاں
السلام اے نفخۂ جاں آفریں — السلام اے سرورِ دُنیا و دیں
السلام اے ساقیٔ جامِ الست — السلام اے از جمالِ یار مست
السلام اے پیکرِ حسن و جمال — السلام اے ماحیٔ کفر و ضلال
السلام اے نورِ جاں نورِ بصر — السلام اے چشتیاں را تاجِ سر
السلام اے خواجۂ سنجر ولی — ناز پروردہ حسینؓ ابنِ علیؓ

ہو قبول اب تو نظامی کا سلام
آپ کا ہے یہ غلامانِ غلام

Marfat.com

درودِ پاک

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔ صَلِّ عَلٰی طَبِیْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

آج محفل میں تو یوں ہوگا بیاں شانِ حضورؐ
جیسے ہر صورت میں خود حق ہے ثنا خوانِ حضورؐ
آپؐ ہیں جانِ جہاں اور ہے خدا جانِ حضورؐ
پھر نہ کیوں مل کر کہیں ہم سب غلامانِ حضورؐ

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔ صَلِّ عَلٰی طَبِیْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

ہو رہا ہے دم بدم فیضانِ حسانِ حضورؐ
دو جہاں میں ذرہ ذرہ ہے ثنا خوانِ حضورؐ
یہ پڑھے جبریلؑ بھی ادنیٰ سا دربانِ حضورؐ
پھر نہ کیوں مل کر کہیں ہم سب غلامانِ حضورؐ

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔ صَلِّ عَلٰی طَبِیْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

Marfat.com

صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمدؐ　　صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ حبیبنا صلِّ علیٰ محمدؐ　　صلِّ علیٰ طبیبنا صلِّ علیٰ محمدؐ

عین فرمانِ خدا ہے جب کہ فرمانِ حضورؐ
نورِ حق سمجھے ہوئے جن کو کہ پہچانِ حضورؐ
سامنے یہ بیٹھ کر کہتے تھے یارانِ حضورؐ
پھر نہ کیوں مل کر کہیں ہم سب غلامانِ حضورؐ

صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمدؐ　　صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ حبیبنا صلِّ علیٰ محمدؐ　　صلِّ علیٰ طبیبنا صلِّ علیٰ محمدؐ

اے خدا ہم پر بھی ہو جائے یہ احسانِ حضورؐ
ہو مدینے کی گلی اور لب ثنا خوانِ حضورؐ
بس ہمارے ساتھ ہو دیوانہ مہمانِ حضورؐ
پھر نہ کیوں مل کر کہیں ہم سب غلامانِ حضورؐ

صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمدؐ　　صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمدؐ
صلِّ علیٰ حبیبنا صلِّ علیٰ محمدؐ　　صلِّ علیٰ طبیبنا صلِّ علیٰ محمدؐ

درود شریف

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

تُو غفور ہے تُو رحیم ہے۔ تیری ذات نُورِ قدیم ہے
جو زبانِ حق ہے زباں تیری صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

تُو ہی نُور و علم و شہود ہے۔ تُو ہی بے نمو کی نمود ہے
تیری ہر جگہ جلوہ گری صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

جہاں آگیا تیرا نقشِ پا وہ مقامِ عرشِ بریں ہوا
ہے تجھی کو زیبا یہ سروری صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

تیرا بولنا ہی قرآن ہے۔ تُو ہی بے نشاں کا نشان ہے
نہیں حد کوئی تیرے عروج کی صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

اے حبیبِ خالقِ دو جہاں مَیں بھی دیکھ لوں تیرا آستاں
میری حسرتِ دل ہے یہی صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

یہی وِرد ہے جو کرے خُدا۔ پڑھے کیوں نہ دیوانہ تیرا
ہے رضا خُدا کی رضا تیری صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

Marfat.com

سلام بہ بارگاہِ سیّد الانامؐ

یا نبیؐ سلام علیک　　یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک

شاہبازِ لامکاں ہو　　رازدارِ کُنْ فکاں ہو
تاجدارِ مُرسلاں ہو　　دست گیرِ بیکساں ہو
یا نبیؐ سلام علیک　　یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک

باعثِ کون و مکاں ہو　　بادشاہِ دو جہاں ہو
رنگ و بوئے گلستاں ہو　　چارۂ دردِ نہاں ہو
یا نبیؐ سلام علیک　　یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　صلوٰۃ اللہ علیک

دولتِ ایمان و دیں ہو　　زینتِ عرشِ بریں ہو
راحتِ قلبِ حزیں ہو　　رحمت اللعالمین ہو

Marfat.com

آپؐ ہیں نورِ مجسّم باعثِ ایجادِ عالم
جانِ جاں ہیں رُوحِ اعظم فخرِ عیسیٰؑ نازِ آدمؑ
یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

مظہرِ ذاتِ خدا ہو حاکمِ ہر دوسرا ہو
شافعِ روزِ جزا ہو منبعِ جود و سخا ہو
یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

ہو سلام آلِ عبا پر علی مولا مرتضیٰؓ پر
حضرتِ غوثؒ الورا پر خواجگانِ چشتیہ پر
یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

عشق کا افسانہ ہوں میں حسن کا پروانہ ہوں میں
غیر سے بیگانہ ہوں میں آپؐ کا دیوانہ ہوں میں

Marfat.com

سلام

السّلام اے نقشِ حُبّ ذُوالجلال
السّلام اے پیکرِ حُسن و جمال
السّلام اے لامکاں کے شہسوار
السّلام اے امرِ کُن کے رازدار
السّلام اے پیشوائے انبیاء
السّلام اے مظہرِ ذاتِ خُدا
السّلام اے سرورِ دُنیا و دیں
السّلام اے رَحمَۃ اللعالمین!
السّلام اے نُورِ جاں نُورِ بصر
السّلام اے قادرِ شقُ القمر
السّلام اے شاہد ربِّ کریم
السّلام اے نُورِ حق جانِ کلیم
السّلام اے راحتِ جاں السّلام
عرض کرتا ہے یہ دیوانہ غلام

○

اے خدا کے لاڈلے پیارے حبیبؐ
سبز گنبد کی زیارت ہو نصیب

سلام

مصطفےٰؐ جانِ عالم پہ لاکھوں سلام
حضرتِ روحِ اعظم پہ لاکھوں سلام

انبیاءؑ جن کے در پر سلامی ہوئے
فخرِ عیسیٰؑ و آدمؑ پہ لاکھوں سلام

عرش نے جس کے نعلوں کو بوسہ دیا
اس مکرّم معظّم پہ لاکھوں سلام

وقت گذرا ہے جو آپؐ کی یاد میں
ایسے ہر لحظہ و دم پہ لاکھوں سلام

ہر مرض ہو گیا دُور پی کر جسے
صاحبِ آبِ زم زم پہ لاکھوں سلام

عُمر بھر روئی جو عاصیوں کے لئے
آپؐ کی چشمِ پُرنم پہ لاکھوں سلام

جس کی ہر مسکراہٹ پہ بخشش نثار
ان لبوں کے تبسّم پہ لاکھوں سلام

عرض ہے یہ نظامی کی اللہ سے
بھیج محبوبِ اکرمؐ پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم چار یار حاجی خواجہ قطب فرید رح

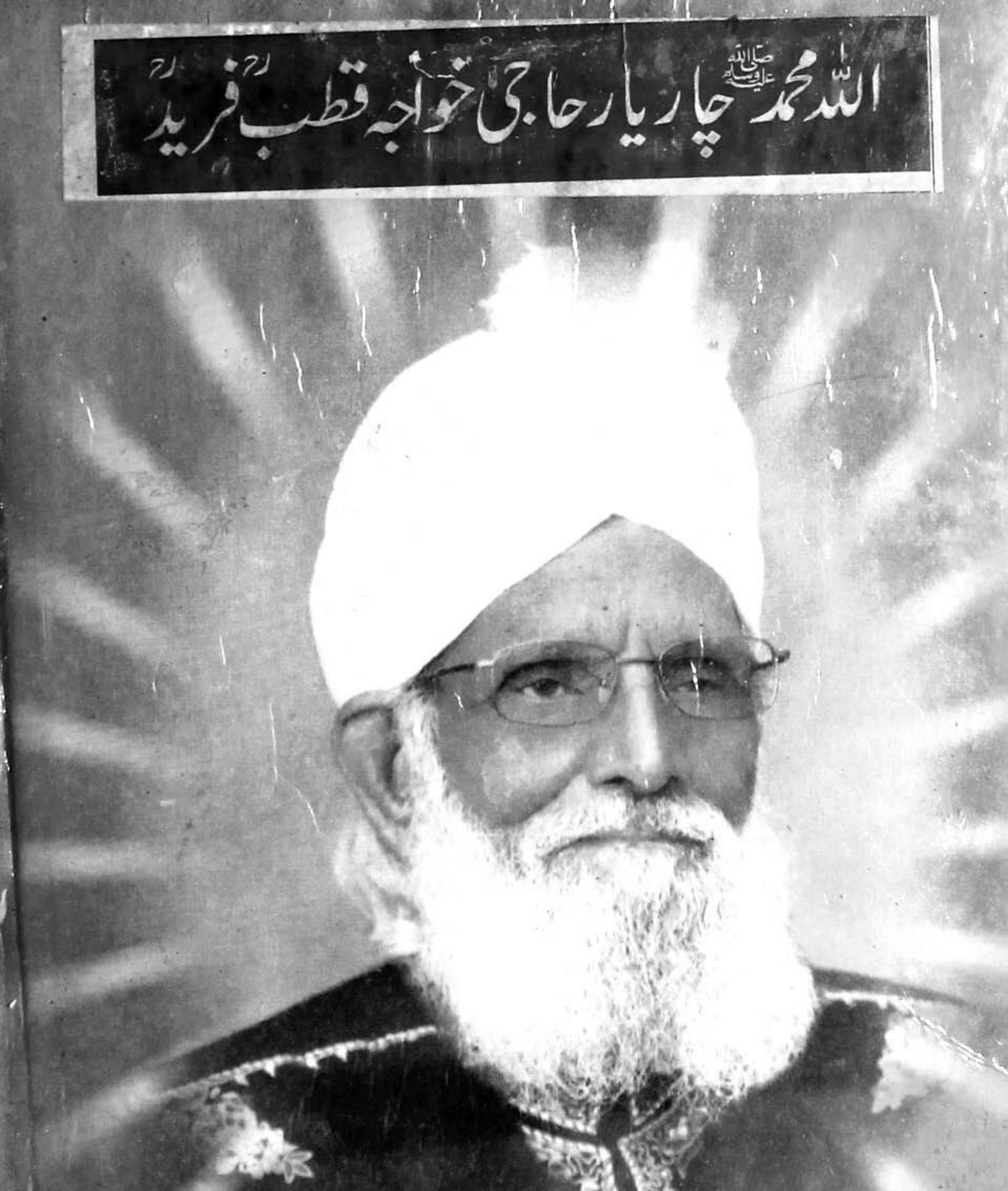

صوفی عبدالرحیم دیوانہ نظامی

المعروف

بابا ابوالعرفان دیوان چشتی باغبانپوری

مصنف: حق دی پہچان